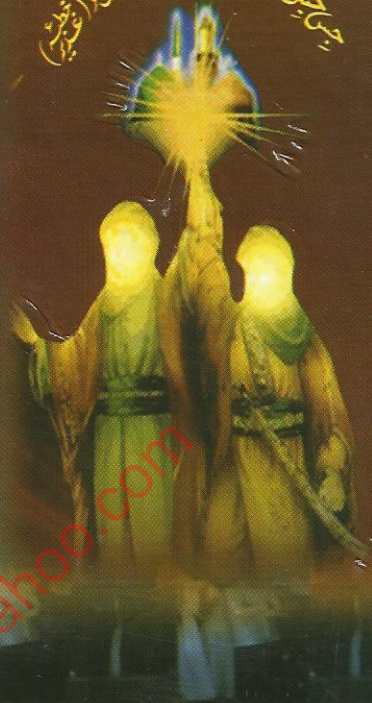
روشن حقائق

(اوراختلافِ امت)



اگر ایک ایک شیعہ کتاب کو دریا برد کر
دیا جائے تب بھی اکابرین اہلسنت کی صحیح و
معتبر کتب سے شیعہ مذہب کے واحد
حق ہونے کو ثابت کر دیا گیا ہے ،
کچھ نہیں تو خاموش عمارتیں ، ویران
قبرستان اپنی زبان میں ان واقعات
کو بیان کر رہے ہیں !!!

شیعت کا انسائکلو پیڈیا

تالیف: سید ابن شہیدؒ

ناشر: مرکز مہدی 14 خورجہ بلند شہر انڈیا 0001412
www.shia-faqt.haq.org

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حُسینؑ

نذر عباس

خصوصی تعاون:

رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

روشن حقائق

(اور اختلافِ امت)



جلد 3

تالیف: سید ابنِ شہیدؒ

ناشر مرکز مہدی 14 خورجہ بلند شہر انڈیا 0001412
www.shia-faqt.haq.org

خلافت الٰهیه اور

کردار صحابه

آپ کے کیئے ہوئے اعتراضات کے جوابات

اے حبیب آپ تو فقط ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے (سورۃ رعد، ۷)

اور ہم نے ہر چیز کا علم امام مبین کو عطا کر دیا ہے (سورۃ یسین ۱۲)

اور یہ پوچھتے ہیں کہ کیوں ہمارے رب کی طرف سے کوئی نشانی نہیں آئی، کہہ دو انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کر رہے ہیں (سورۃ یونس ۲۰)

علماء دیو بند کا اعتراض نمبر ۱

فرمائیے امامت امارت اور خلافت میں مفہوم کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

جواب نمبر ۱: ۔ ہمارے نزدیک مسئولہ الفاظ کے مفہوم مندرجہ ذیل ہیں ۔

امامت: ۔ دین و دنیا میں پیشوائی کا نام ہے ۔ جو دلائل و شرائط اجراء نبوت و ارسال رسل کے ہیں وہی نصب امام کے بھی ہیں یعنی نبی شریعت کا اجراء کرتا ہے اور امام اس کی حفاظت و نگہداشت کرتا ہے ۔

امارت: کسی امر میں حکم چلانے کو امارت کہتے ہیں یعنی حاکم بننا نیز یہ لفظ ریاست واسٹیٹ

کے معنی میں بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

خلافت :۔ایک کام میں کسی جگہ ہونا،کسی کے بعد باقی رہنا یا کسی کے بعد آنا یعنی کسی کا جانشین بنانا یا ولی عہد ہونا،خلیفہ مقرر ہونا،خلافت کہلاتا ہے۔

سوال نمبر۲:۔

کیا امام بھی پیغمبر کی طرح منصوص ہوتا ہے یا امام کا انتخاب دینی اعتبار سے ممتاز اشخاص کرتے ہیں۔اگر آئمہ کرام بانصِ قرآن منصوص ہوتے ہیں تو اس قسم کی آیت کی نشان دہی فرمائیے جس میں آئمہ کرام کی تعداد اور اشخاص کی تصریح ہو۔

جواب نمبر۲:۔امام کا پیغمبر کی مانند منصوص و معصوم ہونا ضروری ہے۔اور جس طرح اُمت نبی و رسول کو منتخب نہیں کرسکتی اسی طرح افراد امت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اپنی صوابدید کے مطابق کسی کو امام چُن لیں۔چونکہ آئمہ کرام منصوص ہوتے ہیں لہٰذا نصِ قرآن ملاحظہ فرمائیے سورۃ مزمل آیت نمبر ۱۵ میں ہے کہ تحقیق ہم نے تمہاری طرف ایک رسولؐ بھیجا۔تم پر شاہد جس طرح ہم نے فرعون کی جانب ایک رسول (حضرت موسیٰ) بھیجا تھا۔آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسالت مآبؐ حضرت موسیٰؑ کے مثیل تھے۔ لہٰذا اُمتِ رسولؐ مقبول کو بھی اُمتِ موسیٰ سے مماثلت حاصل ہے۔قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمت موسیٰ کے اماموں کا تقرر خود خدا نے کیا۔چنانچہ ارشاد ہے۔ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی۔پس آپ کو تو شک نہیں ہوسکتا اس میں اور ہم نے کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت قرار دیا۔ ۃ۔۲۴ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ط وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ہ اور اُن (بنی

اسرائیل) میں ہمارے امر سے ہدایت دینے والے امام ہم نے ہی بنائے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے ہیں۔ (سورہ سجدہ نمبر۲۴، پارہ نمبر۲۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اُمتِ موسیٰ میں آئمہ کا تقرر اللہ نے خود کیا تھا ان آئمہ بنی اسرائیل کی شان بھی معلوم ہوگئی کہ ان کے تمام احکام و ہدایت خدا کی مرضی کے مطابق اسی کے امر سے ہوتے تھے یعنی ان سے غلطی و حکم خدا کی نافرمانی کبھی ہو ہی نہیں سکتی تھی یعنی جس طرح تقرر آئمہ کا اعلان فرمایا اسی طرح عصمت کا اظہار بھی کر دیا گیا۔ اللہ کی سُنّت تبدیل نہیں ہوتی لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ اُمتِ محمدیہ کے آئمہ کا تقرر بھی سنت اللہ کے مطابق منجانب خدا ہی ہونا چاہیئے۔ بصورت دیگر اُمت آخری کی فوقیت برقرار نہ رہے گی۔ اب جبکہ آئمہ کا منصوص ہونا بانص قرآن ثابت ہو گیا آئمہ کرام کی تعداد کی تصریح ملاحظہ فرمایئے۔ "اور خداوند عالم نے بنی اسرائیل کا عہد و پیمان لیا اور ان میں بارہ (۱۲) نقیب مقرر کیے۔

۱ نقیب کے معنی ترازو کی زبان یعنی عدل، قول کا بڑا آدمی جو قوم کے حقوق و مفادات کی حفاظت کرے سردار۔ جو لوگوں کے نسبوں سے واقف۔ اور خدا نے (بنی اسرائیل سے) کہا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے ہو۔ اور میرے مقرر کردہ رسولوں پر ایمان رکھو۔ اور خدا کو قرض حسنہ دو تو میں تمہارے گناہوں کو تم سے اتار دوں گا اور تم کو داخل کر دوں گا ان بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں ہوں گی۔ پس جو اس عہد کے بعد منکر ہوا تو وہ راہ سے دور بھٹک گیا۔ (سورۃ مائدہ نمبر۱۲) اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے اس بات کا اعلان فرمایا ہے کہ قوم موسیٰ میں نقباء کی تعداد بارہ (۱۲) تھی۔ اس قوم سے ان کی پیروی کا عہد لیا گیا ہے۔ تائید کی صورت میں جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اور کفر و مخالفت پر ہلاکت کا پیغام دیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعد نزول آیۂ مجیدہ یـا ایھا الـذین اٰمنوا اطیعو اللہ و اطیعو الرسو ل و ا ولی الامر منکم ۔یعنی اے مومنو! اللہ کی اطاعت کرو، اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اولی الامر کی ۔ میں پیغمبر خدا سے پوچھا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کو تو پہچان لیا۔ اُن کی اطاعت و فرمانبرداری بھی کی لیکن حضورؐ میں نے "اولی الامر" کو نہیں پہچانا۔ جس کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا وہ میرے جانشین ہیں وہ میرے بعد تم پر حاکم و متصرف، نگران و متولی بنائے گئے ہیں۔ ان میں کا پہلا میرا بھائی علیؑ ہے۔ اس کے بعد میرا بیٹا حسنؑ بن حسینؑ (امام زین العابدینؑ) پھر محمدؑ بن علیؑ (امام محمد باقرؑ) اے جابرؓ! جب تو میرے اس فرزند کو پائے تو میرا اسلام پہنچا دینا۔ پھر جعفرؑ بن محمدؑ (امام جعفرؑ صادق) پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) پھر علیؑ بن موسیٰ (امام علی رضاؑ) پھر محمدؑ بن علی التقیؑ (امام محمد تقیؑ) پھر علیؑ بن محمد التقیؑ (امام علی نقیؑ) پھر حسنؑ بن علیؑ (امام حسن عسکریؑ) پھر م، ح، م، د بن حسنؑ المہدی (امام آخر الزماںؑ) میرا یہ فرزند آخری زمانہ میں زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کر دے گا۔ جس طرح ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہو گی۔ (ینابیع المودۃ علامہ سلیمان قندوزی ص ۳۶۹ اور شواہد النبوۃ ص ۱۹۵) منقولہ بالا روایت سے اشخاص کی تصریح بالترتیب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا امام کا معصوم و منصوص ہونا اور آئمہ کرام کی تعداد (۱۲) اور حقیقی آئمہ اثناعشر کے نام قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔

سوال نمبر ۳: نیز نہج البلاغہ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے

"جواب"

انہ با یغی القوم الذین با یعو ابو بکر و عمر عثما
ن علـی مـا با یعو ھم علیہ فلم لکن للشا ھدان

یختا رد ولا للغائب ان یرد انّما الشوریٰ للمہاجرین (والانصار) دارالانصار فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان اللہ رضی۔

بلاشبہ میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنھوں نے ابوبکر وعمر وعثمان کے ہاتھ پر کی تھی بالکل انہیں شرائط پر جن شرائط پر ان سے بیعت ہوئی۔ پس موجود رہنے والے حضرات کو اختیار کا حق نہیں اور غائب کو رد کرنے کا بلاشبہ مشورہ مہاجرین وانصار کا حق ہے۔ پس اگر وہ کسی شخصیت پر متفق ہو کر اسے امام نامزد کرلیں تو اس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے۔

جبکہ امام عالی مقام نے واضح کردیا ہے کہ مہاجرین وانصار کے مشورے سے ہی امامت کا انعقاد ہوتا ہے۔

جواب نمبر۳:۔ اسی کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ دلیل ہمیشہ مسلمات خصم سے پیش کی جاتی ہے اس لئے معاویہ کے خلاف حضرت امیرؑ نے گذشتہ حکومتوں کے حالات کو دلیل بنا کر حجت قائم فرمائی۔ آپؑ نے معاویہ کو کہا کہ جس طرح تم لوگوں نے خلفاء ثلاثہ کو امام مانا کہ مہاجرین وانصار نے ان کی تائید کی اسی طرح مجھے بھی ان ہی لوگوں نے تسلیم کیا ہے لہٰذا حسب دستور سابقہ اور اپنے عقیدہ کے مطابق تم بھی میری اطاعت قبول کرلو۔ یہ ایسی دلیل تھی جس سے انکار نہ ہوسکتا تھا۔ اور حضرتؑ نے مخالف ہی کے مسلمات سے استدلال کرکے اپنا موقف ثابت کیا۔ نہ کہ آپ نے اصول شوریٰ کو درست تسلیم فرمایا۔ بلکہ حضرت امیرؑ نے معاویہ کے عقیدے کو بھی بیان کردیا کہ اس نے اور دیگر لوگوں نے اجتماعی خلافت کو

رضائے الٰہی سمجھ کر قبول کیا تھا۔

﴿سوال نمبر ۴﴾:۔ جب امیرالمومنینؑ نے یہ تصریح کر دی ہے کہ امام کو منتخب کیا جاتا ہے تو فرمائیے آپ لوگ امامتِ منصوصہ کا اعلان کیوں کرتے پھرتے ہیں؟

جواب نمبر۴:۔ مذکورہ بالا بات صرف عقیدہ معاویہ کے مطابق اس کے اپنے ہی اصول پر حجت قائم کرتی ہے۔ حضرت امیرالمومنینؑ خلافت و امامت کو اپنا حق سمجھتے رہے اور انہوں نے کبھی اجماع و شوریٰ وغیرہ کو درست خیال نہ فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپؑ کی بیعت ہوئی تو آپ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے اس کے اس احسان پر کہ حق اپنی جگہ پر لوٹ آیا۔ بتائیے اگر انتخاب امام کا حق اُمت کو حاصل تھا تو پھر جناب امیرؑ نے ایسا ارشاد کیوں فرمایا؟ لہٰذا جناب حیدر کرارؑ نے یہ تصریح قطعاً نہیں فرمائی ہے کہ امام منتخب کیا جاتا ہے۔ مگر صرف اتمام حجت کی خاطر معاویہ کے خلاف اس کے مذہب کے مطابق دلیل بیان کی ہے۔ حالانکہ ہم نے سوال نمبر۲ کے جواب میں ازروئے قرآن ثابت کر دیا ہے کہ امام کا تقرر خداوند عظیم کرتا ہے۔ لہٰذا امامتِ منصوصہ کا اعلان ہم اس لئے کرتے پھرتے ہیں کہ یہ اعلان خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب المبین میں کیا ہے۔

﴿سوال نمبر ۵﴾:۔

حضرت امام عالی مقام نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ منتخب خلیفے میں خدا تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔ تو آپ ان خلفاء پر ناراض کیوں ہیں؟

جواب نمبر ۵:۔ حضرت علیؑ نے معاویہ کے عقیدے کو بیان کیا ہے کہ اس نے اجتماعی خلافت کو رضائے الٰہی سمجھ کر قبول کر لیا تھا لہٰذا اب اسے کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئیے۔ کہ لوگوں نے اجتماعی طور پر حضرت کو خلیفہ مان لیا تو تم کیسے میری خلافت کے باغی ہوتے ہو۔ رضائے الٰہی سمجھ کر کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ چونکہ معاویہ اور اس کے ساتھیوں کا مذہب یہ تھا کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ ہم عرض کر چکے ہیں کہ فریق مخالف کو اس ہی کے عقائد و مسلمات سے قائل کرنا یہ کبھی دلیل نہیں ٹھہرا کرتا کہ دلیل پیش کرکے قائل کرنے والا بذاتِ خود بھی اس مسئلہ سے اتفاق رکھتا ہو۔ لہٰذا امام معصوم کا یہ ارشاد معاویہ اور اس کے متبعین کے لئے تو حجت ٹھہر سکتا ہے لیکن "امام" کی ذاتی رائے نہیں ہو سکتا چونکہ اجتماعی منتخب خلفاً منصوص و معصوم نہیں تھے لہٰذا ہم ان سے مفاہمت نہیں رکھتے کیونکہ بدترین دشمنان دین ابوسفیان و ہندہ کے بیٹے اور یزید کے والد کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

﴿سوال نمبر ۶﴾:۔ اگر امامت آئمہ کرام کے لئے دربار خداوندی سے منصوص ہوتی ہے تو یہ ایک صفت ہے جس طرح نبوت کسی نبی سے غصب نہیں کی جا سکتی۔ فرمائیے امامت کس طرح غصب ہو سکتی ہے؟

جواب نمبر ۶:۔ کسی جھوٹے خدا کا خدائی کا دعویٰ کرنا، کسی کاذب کا دعویٰ نبوت کر دینا عین ممکن اور ثابت ہے۔ جس طرح ان دعووں سے خدائی و نبوت غصب نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹے امام کے دعوے سے امام حقیقی کی امامت غصب نہیں ہو سکتی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی بھی شخص نے کسی امام معصوم کی امامت غصب کر لی بلکہ ہماری شکایت یہ ہے کہ لوگوں نے ایسے افراد کو امام تسلیم کر لیا یا ایسے لوگ خود امام بن بیٹھے جو درحقیقت امامِ منصوص و معصوم نہ تھے۔

﴿سوال نمبر ۷﴾:۔ جب امامت غصب نہیں ہوسکتی تو فرمایئے وہ کون سی چیز تھی جسے (جو) خلفاً ثالثہ نے ان سے غصب کر لی؟

جواب نمبر ۷:۔ امامت عہدۂ خداوندی ہے جسے چھینا نہیں جا سکتا۔ امام عادل و برحق کی موجودگی میں حکومت کا حق اسی کو حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا چونکہ جناب امیر علیہ السلام معصوم و منصوص امام ہیں لہٰذا حکومت کا حق اُن کو تھا لیکن حضرات ثلثہ نے ان کا یہ حق غصب کر لیا اور حکومت پر فائز ہو گئے۔ لہٰذا شے مقبوضہ حکومت دینوی قرار پائی۔

﴿سوال نمبر ۸﴾:۔ جب امامت منصوص ہوئی تو مغصوب نہ ہوئی۔ تو خلفاً ثلثہ پر غصب کا الزام لگانا خلاف عقل و نقل نہیں؟؟؟

جواب نمبر ۸:۔ بلاشبہ منصوص امامت نا قابلِ غصب ہے۔ خلفاً ثلثہ پر غصب کا الزام منصوص امام کے حقوق کو پامال کرنے کی بنا پر لگانا عقل و نقل سے پوری طرح ثابت ہے۔ اور یہ سارے اثبات کتب اہلسنت میں موجود ہیں۔

﴿سوال نمبر ۹﴾:۔ کیا منصوص خلیفہ بھی کسی غیر منصوص خلیفے کے ہاتھ پر بیعت کرسکتا ہے۔

جواب نمبر ۹:۔ نہیں

سوال نمبر ۱۰: اگر بیعت نہیں کرسکتا تو احتجاج طبرسی صہ ۵۳ کی اس عبارت کا کیا جواب ہے۔ **ثمہ تناول ید ابی بکر فبایعہ**۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی؟؟

جواب نمبر ۱۰:۔ علمائے امامیہ نے مذکورہ روایت کو درست تسلیم نہیں کیا ہے۔ بحث میں مسلّمات لائے جاتے ہیں نہ کہ مردود اقوال۔ اگر اس قول کو صحیح مانا گیا ہوتا تو پھر شیعہ سُنّی اختلاف ہی ختم ہو جاتا۔

سوال نمبر ۱۱: اگر انہوں نے بطورِ تقیہ بیعت کی تو فرمائیے کیا حضور علیہ السلام نے اس طرح عمل کیا؟

جواب نمبر ۱۱:۔ اولاً تو حضرت امیرؑ کا بیعت نہ کرنا مکمل طور پر ثابت ہے لیکن اگر بالفرض محال یہ مان لیا جائے کہ انہوں نے تشدد اور دباؤ کے تحت بیعت کرلی یا کسی اور مصلحت کی بنا پر ایسا کرلیا تو بھی یہ عمل خلافِ سُنّتِ رسول نہیں ہوگا۔

سوال نمبر ۱۲: اگر نہیں کیا تو کیا امام خلافِ پیغمبر کوئی عمل کرسکتا ہے؟

جواب نمبر ۱۲:۔ امام پیغمبرؐ کے خلاف کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ وہ محافظِ سُنّت ہوتا ہے۔ لیکن مسئولہ عمل قطعاً عملِ رسولؐ کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ کتب صحاحِ اہلسنت میں کافی احادیث ملتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ظالم حاکموں کی اطاعت قبول کر لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ مثلاً مسلم شریف میں ہے کہ سلمہ جعفی نے رسول اللہ کی خدمت میں سوال کیا کہ یا حضرت کیا حکم ہے آپ کا اگر

ایسا شخص حاکم بن بیٹھے جو اپنے حقوق تو ہم سے وصول کرے لیکن ہمارے حقوق ہمیں نہ دے۔ سرورِ کائنات نے فرمایا کہ ان کی بات سنو، ان کی اطاعت کرو کیونکہ وہ اپنے فرائض کے جوابدہ ہیں اور تم اپنے فرائض کے (صحیح مسلم جلد نمبر ۲ صہ ۱۲۰) پس سُنی روایت کے مطابق الزام بیعت کی صورت میں بھی مذہب شیعہ محفوظ و مضبوط رہتا ہے۔ حالانکہ حضرت علیؑ نے قطعاً بیعت نہیں کی ہے۔

سوال نمبر ۱۳:۔ اگر حضرت علیؑ مرتضیٰ نے تقیہ پر عمل کر کے ناحق خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو سیدنا حسینؑ نے اپنے باپ اور بھائی سیدنا حسنؑ کے خلاف کیوں کیا؟

جواب نمبر ۱۳:۔ حضرت امیر المومنینؑ نے کسی ناحق خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی ہے البتہ آپ نے اپنا حق تلوار سے طلب نہیں فرمایا ہے۔ اسی طرح امام حسن علیہ السلام نے کسی بھی ناحق خلیفہ کی بیعت نہیں کی بلکہ مفادِ امت کے پیشِ نظر چند شرائط عائد کر کے معاویہ کو حکومت کرنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ اگر اس صلح کو بیعت سمجھا جائے تو جہالت ہوگی کیونکہ صلحنامہ کے شرائط از خود ثابت کرتے ہیں کہ معاویہ خلیفہ برحق نہیں تھا۔ باقی رہ گئی بات امام حسین علیہ السلام کی کہ انہوں نے خاموشی اختیار کرنے کی بجائے جہاد کیوں فرمایا تو یہ معاملہ بھی ہم آپ کے امام مُسلم ہی سے حل کروا دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنی صحیح میں روایت نقل کی ہے کہ راوی اس کی اُم المومنین اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم پر چند فرمانروا مسلط ہوں گے جو برائیوں کا ارتکاب کریں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ ہم نے ان سے برسرِ پیکار ہوں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں تب تک نہیں۔ (صحیح مُسلم جلد نمبر ۲ صہ ۱۲۲) پس چونکہ یزید ملعون علانیہ فاسق و فاجر تھا منہیات شرعیہ کو رواج دے رہا تھا۔ لہٰذا امامؑ برحق کے لئے ضروری ہوا کہ اس

کے خلاف بمطابق سنّتِ رسولؐ جہاد فرمائیں۔ نیز یہ کہ امام حسین علیہ السلام نے بھی اتمام حجت کی خاطر کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا کہ جنگی حالات پیدا نہ ہوں مگر تاریخ گواہ ہے کہ یزیدی انتظامیہ نے امن وامان کی تمام راہیں مسدود کر دیں اور امامؑ کے معاملہ درپیش کی نوعیت ہی جداگانہ ہے لہٰذا اس کا تقابل ان کے والد گرامی قدر اور برادرِ صدر سے نہیں کیا جا سکتا ہے۔

﴿سوال نمبر ۱۴﴾:۔ نیز ان حضرات میں سے کون حق پر تھا؟

جواب نمبر ۱۴:۔ تمام آئمہؑ برحق، حق بجانب تھے۔

﴿سوال نمبر ۱۵﴾:۔ اگر آیت میں عترت رسول مقبولؐ مراد لی گئی ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ آپ حضرات ان کو معصوم سمجھتے ہیں اور اس میں ظلمات سے نکالنے اور نور ایمان میں لے آنے کا ذکر ہے جو کہ اول زمانہ میں غیر معصومیت پر دلالت کرتا ہے۔

جواب ۱۵:۔ اگر آیت میں عترت رسولؐ بھی مراد لے لی جائے تو بھی مانع معصومیت نہیں ہے کیونکہ نور محمدؐ بہر حال مخلوق نور ہے اور خلقت سے قبل ان کا وجود نہ تھا جبکہ اللہ خالق موجود تھا۔ ظلمات کے معنی صرف گمراہی نہیں بلکہ حقیقی مطلب تاریکی ہے۔ عترت کے لئے ایمان میں لانے کا سوال ہی نہیں جبکہ خود رسولؐ نے حضرت علیؑ کو روزِ خندق فرمایا کہ یہ کُل ایمان ہے۔ پس جس نے علیؑ کو چھوڑ دیا کُل ایمان کو چھوڑ دیا اور ایمان سے اپنے سارے رشتے منقطع کر لئے خواہ کوئی صحابی ہو یا تابعی۔

﴿سوال نمبر ۱۶﴾:۔ امام کیوں منتخب کئے گئے اس کی علت غائی کیا ہے؟

جواب نمبر ۱۶:۔ اس کا جواب خداوند کریم نے قرآن حکیم میں یوں دیا ہے "ان میں ہمارے امر سے ہدایت دینے والے امام ہم نے ہی بنائے" (سورۂ سجدہ نمبر ۲۴، پ ۲۱) یعنی امام امر الٰہی سے ہدایت دیتا ہے۔ یہی اس کی علّتِ غائی ہے۔

﴿سوال نمبر ۱۷﴾:۔ اگر خدا تعالیٰ نے ان کو اس لئے منتخب فرمایا ہے کہ لوگوں کے ایمان کا تحفظ فرما سکیں تو فرمائیے امام حسن عسکریؑ سے لے کر آج تک جب تمہارے مذہب کے مطابق امام مہدیؑ غار میں غائب ہیں تو آپ لوگوں کی رہنمائی کون کر رہا ہے؟

جواب نمبر ۱۷:۔ امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آج بھی ھدایت پر جلوہ افروز ھیں اور مکمل رھنمائی پردہ غیبت میں فرما رھے ھیں۔ واضح ھو کہ ھمارا یہ عقیدہ نہیں ھے کہ وہ کسی غار میں چھپے بیٹھے ھیں بلکہ ھمارا ایمان ھے وہ بند و بست قدرت کے مطابق اپنے فرائض منصبی خوش اسلوبی سے ادا فرما رھے ھیں مگر مشیت ایزدی ھے کہ ھماری ظاھر بین نگاھوں کو ان تک رسائی نہیں ھو سکی۔ حالانکہ کتبہ مستند سے قوی شواھد کی روشنی میں یہ بات ثابت ھوتی ھے کہ بعض حضرات نے شرف ملاقات و زیارت کی سعادت حاصل کی ھے۔

﴿سوال نمبر ۱۸﴾:۔ اگر اس وقت بحیثیت امام دنیا میں کوئی موجود نہیں تو اعلاً کلمتہ الحق کی ذمہ داری کن پر عائد ہوتی ہے۔ معصومین پر یا غیر معصومین پر۔ اگر معصومین پر عائد ہوتی ہے تو وہ غائب ہیں اگر غیر معصومین پر تو خلفاً پر اعتراض کیسا؟

جواب نمبر ۱۸۔ بفضل خدا ہمارے امام دنیا میں موجود ہیں کیونکہ حدیث رسولِ مقبولؐ ہے کہ زمین کبھی حجتِ خدا سے خالی نہ ہوگی لہٰذا سلسلہ ہدایت جاری ہے اور یہ منصب صرف معصوم کے لئے مخصوص ہے۔ جس طرح خداوند عالم غائب ہوتے ہوئے بھی نظامِ خداوندی چلاتا ہے اسی طرح اس کا مقرر کردہ ہادی معصوم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہوئے بھی اپنے فرائض بجالاتا ہے۔ ہدایت دینے کی ذمہ داری کسی غیر معصوم پر عائد نہیں کی جاسکتی۔ اُن خامیوں کی روشنی میں غیر معصوم خلیفوں پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ خلفاً غیر منصوص تھے لہٰذا دین کے شرعی احکام میں ان کے نام نہاد اجتہاد کی وجہ سے کافی تعبیر و تبدیل ملتا ہے ویسے قرآن کی آیت ہے اے ایمان والوں تقویٰ اختیار کرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ کے حکم سے صادقین میں سے کسی ھادی کا ہونا لازم آتا ہے دوم اگر کوئی ھادی برحق موجود نہ ہو تو عدل الٰہی کے خلاف ہوگا۔

﴿سوال نمبر ۱۹﴾:۔ سُنا ہے کہ آپ حضرات اثباتِ امامت کے لئے انی جاعلك للناس اماماً سے دلیل قائم کیا کرتے تھے۔ اگر واقعی یہ آیت امامت ابراہیمی کے لئے مثبت ہے تو فرمایئے کہ آپ آئمہ کی تعداد بارہ (۱۲) حضرات میں کیوں بند کرتے ہیں۔ کیا اس لحاظ سے آپ کے امام تیرہ (۱۳) نہ ہوئے؟

جواب نمبر ۱۹:۔ ہم اب بھی عقیدۂ امامت میں یہ آیت پیش کرتے ہیں اور حضرت ابراہیم کو

"امام للناس" تسلیم کرتے ہیں کہ لیکن تیرھواں امام اس لئے نہیں مانتے کہ آئمہ اثناعشر حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے نائب ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کو ان آئمہ میں شمار نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے آئمہ اثناعشر جناب خلیل اللہ علیہ السلام کے بھی امام ہیں کیونکہ آپ جناب بھی محمدؐ کے اُمتی ہیں اور حضرت محمدؐ کا مقام بے انتہا بلند و بالا جس کے سبب ان کے جانشین افضل ترین ہیں، اگر آپ حضرات مقام ختم رسالت کو سمجھ لیتے تو اس طرح کے اعتراض نہ کرتے۔

﴿سوال نمبر ۲۰﴾:۔ فرمایئے یہ امامت جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے اور وہ امامت جس کا تصور آپ کے ذہن میں موجود ہے ایک ہے یا مختلف؟

جواب نمبر۲۰:۔ مفہوم کے لحاظ سے ضرور فرق ہے جس طرح نبوت محمدیہ اور نبوتِ خلیلیہ میں فرق ہے اسی طرح امامت ابراہیمؑ اور امامتِ اثناء عشر میں فرق ہے کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی امامت انسانوں تک محدود ہے جب کہ آئمہ اہل بیت رسول العالمین ﷺ کی نیابت کے عہدہ پر فائز ہیں۔

﴿سوال نمبر ۲۱﴾:۔ اگر ایک چیز ہے تو کیا آپ اس امامت کے قائل نہیں جو روزِ اول سے ہوتی ہے اور یہ امامت وہی نہیں جو ابراہیم علیہ السلام کو اب عطا ہو رہی ہے تو پھر دعویٰ وحدت کہاں گیا؟

جواب نمبر۲۱:۔ کچھ اقدارِ مشترکہ کی بنا پر یہ امامت وہی ہوسکتی ہے جو ابراہیمؑ کو عطا ہوئی لہٰذا دعویٰ وحدت برقرار رہتا ہے۔ مثلاً یہ کہ امام کا تقرر خود خدا کرتا ہے۔ امام معصوم ہوتا ہے۔ یہ عہد ظالم یعنی مشترک و فاسق کو نہیں پہنچتا۔

﴿سوال نمبر ۲۲﴾:۔ نیز یہ امامت تو امتحان کی کامیابی کے بدلے میں مل رہی ہے اور جو امامت اس طریقہ سے حاصل ہوا سے کیسی کہا جاتا ہے حالانکہ جو امامت آپ مانتے ہیں وہ وہبی ہے جواب درکار ہے؟

جواب نمبر ۲۲:۔ ہمارے عقیدے کے مطابق امام پیدائشی امام ہوتا ہے۔ لیکن فطری اصول کے مطابق قدرت اتمام حجت کی خاطر امتحان لیتی ہے جس میں امام کامیاب ہوتا ہے اور اس امتحان کا مقصود علاوہ دیگر باتوں کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ شرطِ امامت سے آگاہی ہو جائے کہ کسی بھی میدانِ آزمائش میں ناکام رہ جانے والا شخص دعوئ امامت نہیں کر سکتا۔ پس جو بھی نام نہاد خلیفہ مسائل میں لاجواب رہ جائے اور کسی دوسرے سے ہدایت لینے کا محتاج ہو ہرگز حقدارِ امامت نہیں ہے اسی لئے خطیب سلونی نے اعلان فرمایا کہ "جو مرضی آئے پوچھو کہ علیؑ زمین کی نسبت آسمانی راہوں سے زیادہ واقف ہے"۔

علم امام کو کسی علم سے کوئی علاقہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ کسی دنیوی مکتب یا عام بشر سے تعلیم حاصل نہیں کرتا بلکہ اس کا کسبِ علم براہ راست علمِ سرمدی سے مربوط ہوتا ہے۔ ایسے علم کو علمِ لدنی کہا جاتا ہے۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی امامت کو کسبی کہا نہیں جا سکتا ورنہ وہ طریقہ کسب بیان کر دیا ئے؟ واضح ہو کہ لدھیانوی صاحب کے نزدیک اس امامت سے مراد نبوت ہی ہے اور فیصلہ جمہور یہ ہے کہ کسب و جدوجہد سے نبوت حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ پس بمطابق شیعہ امامت اور بقول اہل سنّت نبوت اگر وہبی نہ مانی جائے تو حضرات کو انکارِ نبوت کرنا ہوگا اور تسلیم کرنا پڑے گا کہ کسب ذاتی سے نبی یا رسول بن جانا ممکن ہے جب کہ اہل اسلام کے نزدیک یہ امر محال ہے۔ اس لئے اتفاق کرنا پڑے گا کہ وہ امامت خلیلی

کسی نہیں بلکہ وہبی تھی۔ اور انعقادِ امتحان شناختِ معیارِ تعلیم شرط کی غرض سے ہوا۔

﴿سوال نمبر ۲۳﴾:۔ جس طرح جاعِل" کا صیغہ اس آیت میں موجود ہے اسی طرح واجعلنا للمتقین میں بھی موجود ہے۔ فرمایئے اگر "جاعل" سے مزعومہ امامت مراد ہے تو "واجعلنا" سے ویسی مراد کیوں نہیں لی جاسکتی؟

جواب نمبر ۲۳:۔ ایسی مراد لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ ہمارے نزدیک کوئی اعتراض نہیں ہے تو معلوم نہیں حضرت صاحب نے کیوں سوال کیا؟

﴿سوال نمبر ۲۴﴾:۔ اگر امامت بارہ (۱۲) اماموں میں بند ہے، تو واجعلنا للمتقین اماماً کا کیا جواب ہے جبکہ اس میں سب مسلمانوں کو امامت کی درخواست کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب نمبر ۲۴:۔ قرآن مجید کے منقولہ الفاظ سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہے کہ سب مسلمانوں کو امامت کی درخواست کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آیت موصوفہ اس طرح ہے۔ سورۃ ۲۵

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا یعنی اور وہ لوگ جو (ہم سے) عرض کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہم کو متقین کا امام بنا (الفرقان نمبر ۷۴) آیت سے چند مخصوص ہستیوں کی دعا گوئی کی تصدیق ہورہی ہے نہ کہ حکم دیا جارہا ہے۔ کہ تمام مسلمان امام بننے کی دُعا کریں۔

چونکہ حکم کا ہونا ہی ثابت نہیں ہے لہٰذا اعتراض بے بنیاد ہے مگر یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ اس کے مخاطب و مراد حضرات اہلبیتؑ ہیں جیسا کہ امام جعفرؑ صادق نے فرمایا کہ " اس سے مراد ہم اہلبیتؑ ہیں"۔ (تفسیر قمی) نیز کتب اہلسنت سے ثابت ہے کہ یہ آیت اہل بیت کی شان میں ہے۔ جیسا کہ دیلمی نے لکھا ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالمؐ نے فرمایا کہ پروردگار نے مجھ کو علیؑ کی نسبت وحی بھیجی ہے کہ وہ امام المتقینؑ ہے۔ (ارجع المطالب ص ۲۰)

﴿سوال نمبر ۵۲﴾:۔ اگر امام المتقین کا لقب سیّدنا علیؑ سے مختص ہے تو پھر ان آیات میں عام مسلمانوں کو درخواست کی تلقین کا کیا معنی؟؟

جواب نمبر ۵۲:۔ عام مسلمانوں کو درخواست کی تلقین قطعاً ثابت نہیں ہے۔ اور لقب امام المتقین حضرت علی علیہ اسلام کے لئے مخصوص ہے جس کا ثبوت کتب سُنیہ میں موجود ہے۔ مثلاً عبداللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے تھے شب معراج جب ہم اپنے پروردگار کے پاس پہنچے تو خدا نے مجھے علیؑ کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ سیّد المسلمین، امام المتقین، اور قائد المحجلین۔ (ارجح المطالب بحوالہ مستدرک حاکم، حلیہ ابونعیم، مناقب ابن مردودیہ وابن بانع ۲۰) پس چونکہ یہ لقب خود حضورؐ نے بحکم خدا حضرت امیرؑ کو عطا فرمایا اور کسی دوسرے شخص کو یہ لقب آنحضرت نے نہیں بخشا لہٰذا مختص ہے۔ امام المتقین، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ اسلام سے۔

﴿سوال نمبر ۶۲﴾:۔ اور اگر یہ لقب مختص نہیں تو اذان میں

بالخصوص ذکر کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب نمبر۲۶:۔ عرض کردیا ہے کہ یہ لقب مخصوص ہے حضرت امیر علیہ اسلام کے لئے لہٰذا اس تخصیص کے لئے اذان میں ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ یہ لقب بارگاہ رسالتؐ سے کسی دوسرے شخص کو نصیب نہ ہوا۔

﴿سوال نمبر ۲۷﴾:۔ اذان میں جب بارہ اماموں کی امامت آپ کے نزدیک منصوص ہے کے اسماء گرامی ذکر کیوں نہیں کیے جاتے؟؟

جواب نمبر۲۷:۔ ایک لاکھ چوبیں ہزار نبیوں کی نبوت کی منصوص ہے لیکن اذان میں صرف محمد صلی علیہ وآلہ وسلم کی نبوتؐ ورسالت کی گواہی دی جاتی ہے۔ جو وجہ اس دیگر انبیاء کے اسماء گرامی کے ذکر کرنے کی ہے وہی وجہ دیگر آئمہ کے نام نہ لینے کی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ حضور سیّد المرسلین ہیں لہٰذا صرف آپ کا ذکر پورے سلسلہ رسالت کی شہادت کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح حضرت علی علیہ اسلام سیّد الآئمہ ہیں۔ لہٰذا آپ کا ذکر پورے سلسلۂ امامت اثناء عشر کیلئے محیط ہے۔

﴿سوال نمبر ۲۸﴾:۔ کیا آپ کسی برحق امام سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے اذان میں اس اہمیت کے ساتھ ولایت علی کا ذکر کیا ہو؟

جواب نمبر۲۸:۔ جی ہاں، ملاحظہ فرمائیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ جب بھی **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کہوں تو ولایت علیؑ کا اقرار بھی کیا کرو۔ (بحار الانوار جلد نمبر۱۸ صفحہ نمبر۱۶۴، احتجاج طبرسی ۲۴، رسالہ اذانیہ ۵ وغیرہ)

﴿سوال نمبر ۲۹﴾:۔ کیا آئمہ کرام کا مسلک منصوصیت امامت کے متعلق یہی تھا کہ سب امام منصوص نصب القرآن ہیں؟

جواب نمبر ۲۹:۔ جی ہاں۔

﴿سوال نمبر ۳۰﴾:۔ اگر امامت ابراہیمی اور امامت آئمہ کرام ایک نہیں تو پھر استدلال کیسا؟

جواب نمبر ۳۰:۔ تقویت دلیل کے لئے۔

﴿سوال نمبر ۳۱﴾:۔ پیش کردہ آیت میں وارد ہے کہ جب ابراہیم علیہ اسلام نے عرض کیا کہ یا اللہ کیا میری اولاد میں سے بھی کوئی امامؑ بنیں گے تو دربار ربوبیت سے جواب ملا یہ میرا وعدہ ظالموں سے نہیں یعنی ظالم امام نہ بن سکیں گے۔ تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اماموں کے علاوہ اُن کی اولاد آپ کے نزدیک درجہ امامت فائز ہے یا نہ۔ اگر فائز ہے تو بارہ اماموں میں حصر کی کیا وجہ ہے؟

جواب نمبر ۳۰:۔ آئمہ اثناء عشر علیہم السلام کے علاوہ اولاد ابراہیمؑ میں اُمتِ مسلمہ میں بعداز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کوئی دوسرا شخص امام معصوم و منصوص نہیں ہے۔ آئمہ برحق کے لئے حصر کی ظاہری وجہ یہ بھی ہے کہ شرطِ امامت سے آگاہی ہو جائے کہ کوئی ظالم فرد امام نہیں ہو سکتا ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے۔

سوال نمبر ۲۳:۔ اگر وہ وصفِ امامت سے متصف نہیں تھے تو فرمایئے کہ انہوں نے کون سے ظلم کا ارتکاب کیا؟

جواب نمبر ۲۳:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے سلسلے مشہور ہیں۔ حضرت اسحاقؑ کی اولاد اور حضرت اسرائیلؑ کی اولاد۔ آپ کی ساری اولاد نہ ہی امام ہوئی اور نہ ہی صالح و نیکوکار مثلاً یہ کہ بنی اسرائیل کے اولادِ ابراہیمؑ ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے اور جناب یعقوبؑ کے فرزندوں کی داستان مشہور ہے اور قصہ یوسفؑ میں ان کے بھائیوں کا ظلم کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت اسمٰعیلؑ سے جو سلسلہ اولادِ ابراہیمؑ جاری ہوا اُن میں ظالم لوگ گزرے ہیں مثلاً ہم حضورؐ کے حقیقی چچا ابولہب کی مثالِ ظلم پیش کرتے ہیں حالانکہ ابولہب کے اولادِ ابراہیمؑ ہونے سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر ۳۳:۔ فرمایئے اس رتبہ امامت کو آپ رتبہ نبوت کا عین سمجھتے ہیں یا غیر۔ اگر عین سمجھتے ہیں تو جاعلک کا مفہوم کیا ہے؟

جواب نمبر ۳۳:۔ رتبہ امامت و رتبہ نبوت میں فرق ہے۔ جبکہ دونوں بارگاہ خداوندی سے عطا ہوتے ہیں۔ ہم پہلے سوال کے جواب میں وضاحت کر چکے ہیں کہ نبی شریعت کا اجراء کرتا ہے اور امام اس کی نگہداشت کرتا ہے۔ نبی صاحب نبوت ہوتے ہوئے بھی امام ہوسکتا ہے لیکن چونکہ تکمیل شریعت کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن نہیں ہے لہٰذا دین اکمل و جامع کے محافظ کو امام کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۴:۔ اگر غیر ہے تو پھر ابراہیم علیہ السلام میں آپ

ایسی دوصفتوں کا اجتماع تسلیم کرتے ہیں جن کو حضور علیہ السلام میں تسلیم نہیں کیا کرتے؟

جواب نمبر ۳۴:۔ ہم حضورؐ کو امام الانبیاء تسلیم کرتے ہیں اور آپ کی امامت ورسالت ونبوت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔

﴿سوال نمبر ۳۵﴾:۔ اگر دونوں صفتوں سے حضور علیہ السلام موصوف ہیں تو وصفِ امامت کی تصریح قرآن پاک سے ثابت کیجئے؟

جواب نمبر ۳۵:۔ تلاوت فرمایئے سورہ آلِ عمران نمبر ۶۸۔

۶۸۔ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ

یعنی بے شک حضرت ابراہیم کے والی وہ لوگ تھے جنھوں نے ان کا اتباع کیا اور نبی ﷺ اور صاحبان ایمان اور اللہ مومنین کا ولی ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے ہوا کہ ذریت ابراہیمؑ ان کی وراثت نبوت وامامت کے لئے سزاوارترین وہ ہیں جو کہ ان کے مطیع ہیں اور حضور ختم المرسلینؐ اولی ہیں اور وہ اولی ہے جو کہ ایمان دار ہیں اور خدا اولی مومنین ہے۔ یعنی اولی الناس کہ حاکم، سردار، پیشوا وامام بعد حضورؐ اور آپؐ کے بعد تابع فرمان نبی ہیں۔

﴿سوال نمبر ۳۶﴾:۔ اگر تصریح دکھانے سے آپ عاجز ہیں تو ابراہیم علیہ السلام کا رتبہ افضل الانبیاء سے زیادہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ فرمایئے کیا جواب ہے؟

جواب نمبر ۳۶:۔ ہم نے عاجز رہنے والے لوگوں کو امام ہی نہیں مانا۔

﴿سوال نمبر ۳۷﴾:۔ فرمایئے جس امامت کی بشارت خالقِ کائنات نے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو دی۔ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اسی کے متعلق اپنی اولاد کے استحقاق کے سلسلے میں سوال کیا یا کسی اور امامت کے سلسلے میں؟

جواب نمبر ۳۷:۔ اسی امامت کے مکمل سلسلہ کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہ خداوندی میں سوال کیا۔

﴿سوال نمبر ۳۸﴾:۔ اگر وہی امامت ان کی مراد تھی تو کیا ابراہیم کے نزدیک ان کی پوری مستحق امامت نہ ٹھری اور ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک امامت کا حصر معین افراد میں غلط نہ ٹھرا؟

جواب نمبر ۳۸:۔ حضرت ابراہیم نے جس امامت کی دعا فرمائی اس میں پوری طرح ذریت شامل نہ تھی کیونکہ سرداری و پیشوائی سب کیلئے نہیں ہو سکتی تھی بلکہ یہ دعا عمومی الفاظ میں مخصوص تھی اور خود خداوند نے عہد کیا کہ یہ منصب کسی ظالم کیلئے نہ ہوگا۔ خدا نے دعا قبول کر لی اور عہد فرمایا کہ یہ عہد تیری یہ اولاد کے عادل افراد کو ملے گا تو پھر اس حصر سے ابراہیمؑ کا ناخوش ہونا یا اُسے غلط سمجھنا آنجناب کی غلط سوچ ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ تمام ذریت کے لئے تمنا نہیں کی بلکہ "ومن ذریتی" عرض کیا ہے۔

﴿سوال نمبر ۳۹﴾:۔ اگر خدانخواستہ دوسرے قسم کی امامت تھی تو کیا

ابراہیم علیہ السلام خداوندی حکم کے سمجھنے سے قاصر نہ رہے۔ تشریح درکار ہے۔

جواب نمبر ۳۹:۔ امامت منصوص ہی مراد تھی لہٰذا درکار تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔

﴿سوال نمبر ۴۰﴾:۔ امامت مطلق اور مطلق امامت کے درمیان مفہوم کی حیثیت سے کیا فرق ہے؟

جواب نمبر ۴۰:۔ ہمارے ہاں ان اصطلاحوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جبکہ ہم صرف منصوص امامت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ چونکہ یہ تقسیم آپ کے ہاں ہے لہٰذا مفہوم کا فرق دیکھنے کے لئے اپنے امام جناب شاہ محمد اسمٰعیل شہید بریلوی کی کتاب "منصب امامت" کا دوبارہ مطالعہ فرمائیں جہاں سے آپ نے یہ سوال اخذ کیا ہے۔ ہمارے لئے مفہوم بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔

﴿سوال نمبر ۴۱﴾:۔ فرمایئے قرآنی اصطلاحات کی روشنی میں آپ کی مزعومہ امامت کا کیا مقام ہے؟ کیا یہ لفظ گمراہ فرقے کے مقتداؤں پر بھی استعمال ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۴۱:۔ ہمارے اعتقاد کردہ امام کو تائید قرآن حاصل ہے۔ باقی لفظ امامِ حقیقی اور امام کاذب کیلئے استعمال ہوسکتا ہے۔ جس طرح لفظ الٰہ یا ولی وغیرہ خداؤں اور جھوٹے معبودوں کے لئے وارد ہوا ہے۔

﴿سوال نمبر ۴۲﴾:۔ اگر نہیں ہوسکتا تو قاتلوا آئمتہالکفر

(التوبہ) کا کیا جواب ہے۔جبکہ اس آیت میں کفار کے پیشواؤں پر ایسے خاص الخاص لقب استعمال کیا گیا ہے؟

جواب نمبر ۴۲:۔ اپنی معنی مفہوم کے اعتبار سے یہ لفظ بلا لحاظ نیک و بد استعمال ہوا ہے۔لیکن اصطلاح اسلام میں اس کے معنی خاص ہو گئے ہیں لہٰذا یہ معنی عام سے معنی خاص ہو گئے ہیں لہٰذا یہ معنی عام سے معنی خاص کی طرف اس طرح مشہور ہو گیا ہے کہ ہمارے ہاں امام سے مراد امامِ معصوم لی جاتی ہے۔اگر لفظی استعمال پر آئیں گے تو پھر شاید ہی کوئی ایسا لفظ بچ سکے جو نیک و بد دونوں گروہوں کے لئے استعمال نہ ہوا، لفظ حدیث کے معنی دعام بات ہوتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں اس سے مراد قولِ رسول ہے۔لیکن قرآن میں یہی لفظ گمراہوں کی فضولیات پر استعمال ہوا ہے۔اسی طرح ملت، دین، سنت، وغیرہ دونوں وارد ہوئے ہیں۔دور نا جائیے تھوڑے عرصے کی بات ہے کہ وزیر اعظم بھارت آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو کو عربوں نے "رسول امن" کہہ دیا تھا۔فرمائیے کیا نہرو پر اس لفظ کا استعمال حضورؐ کے لئے باعث قدح (نعوذ باللہ) ہو سکتا ہے؟

﴿سوال نمبر ۴۳﴾:۔ اگر کیا گیا ہے تو تخصیص نہ رہی جواب درکار ہے؟

جواب نمبر ۴۳:۔ کسی لفظ کی تخصیصِ لفظی معنی کی محتاج نہیں ہوتی ہے بلکہ خصوصیت اصطلاحی معنوں سے متعلق ہوا کرتی ہے۔

﴿سوال نمبر ۴۴﴾:۔ امام کا لقب ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے یا غیر ذوی کے لئے۔اگر ذوی العقول کے لئے ہوتا ہے تو توریت شریف کو خدا تعالیٰ نے اس

لقب سے ملقب کیوں فرمایا۔ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً و (ہود)؟

جوب نمبر ۴۴:۔ موقع محل وسیاق کے مطابق لفظ امام ہر مطلوبہ مقام پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور اپنے لغوی معنی کے لحاظ سے اس لفظ کا مفہوم سمجھا جا سکتا ہے ذوی عقل کی کوئی قید نہیں ہے۔ البتہ مذکورہ آیت میں امام سے مراد توریت شریف نہیں ہے۔ کیونکہ آیت اس طرح ہے۔ **افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ** حاصل آیہ یوں ہے کہ جو شخص منجانب خدا خلائق پر برہان وحجت کے ساتھ نامور ہوا (نبی) اس کے لئے ایک شاہد کا ہونا جو اُسی میں سے ہو (امام) لازمی ہے۔ اور اسی شاہد یعنی امام کو خدا نے امام ورحمت فرمایا ہے۔ علمائے اہل سنت کی کثیر تعداد نے تسلیم کیا ہے کہ یہ آیت رسول مقبولؐ اور جناب امیرؑ کی فضیلت میں اتری۔ دیکھئے فرائد السمطین تفاسیر واحدی، ثعلبی، خصائص طبری، ابونعیم، مناقب ابن مغازلی وغیرہ۔

سوال نمبر ۴۵:۔ ذیل کی آیت میں امام کا لفظ شاہراہ پر استعمال کیا گیا۔ اگر واقعہ راستے کو بھی امام کہا جاتا ہے تو تخصیص کا تخیّل قطعاً خلافِ عقل ٹھہرا؟

جواب نمبر ۴۵:۔ **وان کان اصحاب الایکۃ لظلمین** اور بلاشبہ بستی والے ظالم ہیں **فانتقمنا منھم وانھما لبامام** پس ہم نے ان سے انتقام لیا بے شک دونوں بستیاں شاہراہ پر واقع ہیں۔

جواب نمبر ۴۵:۔ آپ کا اعتراض خلافِ عقل ہے کیونکہ ایک کثیر المعنی لفظ معنی لغوی مفہوم کے تحت مطالب میں استعمال ہو سکتا ہے اور ایسا استعمال کبھی اصطلاحی معنیٰ خاص کے لئے مضر نہیں ہو سکتا

ہے۔ ورنہ کوئی مثال پیش کیجئے۔

﴿سوال نمبر ۴۶﴾:۔ فرمائیے یوم ندعو کل اناس باما مھم میں جن آئمہ کرام کا تذکرہ کیا گیا یہ وہی آپ کے آئمہ کرام ہیں یا ان کے علاوہ کوئی اور ہیں؟

جواب نمبر ۴۶:۔ عرض یہ ہے کہ یہاں آئمہ برحق و آئمہ ناحق سب مراد ہیں۔

﴿سوال نمبر ۴۷﴾:۔ اگر صرف بارہ امام مراد ہیں تو پھر اناس کے مفہوم کو صرف حضور علیہ السلام کی اُمت سے خاص کرنا پڑے گا حالانکہ حشر کے دن آدم علیہ السلام کی پوری اولاد نیز ہر طبقے کے لوگ جمع ہوں گے جن میں آئمہ اخیار بھی ہونگے اور آئمہ اشرار بھی فرمائیے باماھمہ سے مراد کون سے آئمہ مراد ہیں؟

جواب نمبر ۴۷:۔ ہاں ہر طرح کے امام سچے اور جھوٹے مراد ہیں۔ اور ہر کوئی جس جس امام کا ماموم ہو گا اس کے ساتھ بلایا جائے گا۔

﴿سوال نمبر ۴۸﴾:۔ آپ کے مسلکی اصول کے پیش نظر اماھمہ سے مراد انبیاء علیہم السلام بھی لئے جا سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب نمبر ۴۸:۔ لئے جا سکتے ہیں۔

﴿سوال نمبر ۴۹﴾:۔ اگر باماھمہ سے مراد انبیاء علیہم السلام نہیں تو امتناع وجوہ بیان فرمائیے؟

جواب نمبر ۴۹:۔ کوئی امتناعی وجہ نہیں ہیں۔

﴿سوال نمبر ۵۰﴾ :- اور اگر انبیاء ہی مراد ہیں تو ان کو ترک کر کے بارہ امام کیوں مراد لئے جاتے ہیں؟

جواب نمبر ۵۰:۔ صرف انبیاء کرامؑ ہی مُراد نہیں ہیں بلکہ اُمتِ محمدؐیہ کے بارہ معصوم و منصوص آئمہؑ بھی ان میں شامل ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ملّتِ مسلمہ کے حقیقی آئمہ اثناعشر کی امامت نصوص قطعہ سے ثابت ہے۔

﴿سوال نمبر ۵۱﴾ :-

کیا جملہ انبیاء علیہم السلام کی اُمتوں کے آئمہ صرف یہی ہیں؟

اور قیامت کے دن سب کو ان کی طرف منسوب کر کے بلایا جائے گا۔ کیا اس ثبوت متفقہ طور پر اہلِ سنت و اہلِ تشیع کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر ہے تو پیش کیجیے؟

جواب نمبر ۵۱:۔ ہمارے آئمہ اثناءعشر صلواۃ اللہ علیہم نہ صرف آدم تا عیسیٰ علیہم السلام کی اُمتوں کے امام ہیں بلکہ آنحضرت کے علاوہ تمام انبیاء کے بھی امام ہیں اور اس کا سب سے بڑا اور متفقہ ثبوت اہلسنت و اہل تشیع یہ امر ہے کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے امامؑ برحق کے پیچھے بحیثیت مقتدی نماز ادا کریں گے۔ جب انبیاء کرام جو امام بھی ہیں ہمارے سلسلہ امامت کے آخری امام کی امامت تسلیم کریں گے تو یہ بات از خود ظاہر ہے کہ پیروکاران بھی ہمارے ائمہ کی طرف آئیں گے۔ مشہور حنفی عالم مولوی محمد صلح چشتی اپنی کتاب مناقب مرتضوی کے باب اول میں منقبت نمبر ۲۷ اس طرح نقل کرتے ہیں کہ تمام "انبیاء نے معراج میں جناب رسولِ خدا سے کہا ہم

سب لا الہ الا اللہ کی شہادت پر اور آپ کی نبوّت اور علی ابن ابی طالب کی ولایت (امامت) کے اقرار کرنے پر مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی طرح میثاق امامت کی تاکید روز الست سے کتب فریقین میں ثابت ہے۔

﴿سوال نمبر ۵۲﴾:۔ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ قیامت کے روز حضرت علی مرتضٰی سے لے کر امام مہدی تک سارے ہدایت یافتہ لوگ ان کے پیچھے اٹھائے جائیں گے تو اس سے جمع انبیاء علیہم السلام کی ہتک نہیں کیونکہ تبلیغ کر کے امت تو حضور جمع فرمائیں اور قیامت کے دن لے جائیں آئمہ کرام؟

جواب نمبر۵۲:۔ بلکل کوئی ہتک نہیں کیونکہ جب انبیاء اپنے میثاق کے مطابق آئمہ معصومین کی امامت تسلیم کرتے ہیں تو پھر ایفائے عہد باعث عزت و تکریم ہو گا نہ کہ باعث ہتک۔ کسی فوجی کرنیل کے تحت فوج کے دستہ کا اپنے کسی جرنیل کی قیادت میں مارچ کرنا کبھی بھی کرنیل کو ہتک نہیں ہوا کرتا۔

﴿سوال نمبر ۵۳﴾:۔ مرۃ العقول شرح الفروع والاصول مطبوعہ ایران میں ہے کہ امام ام سے مشتق ہے اور ام عربی میں ماں کو کہتے ہیں۔ جناب کے نزدیک یہ تفسیر حق و صداقت پر مبنی ہے یا نہیں؟

جواب نمبر۵۳:۔ یہ تفسیر ہمیں مرۃ العقول میں کہیں نظر نہیں آسکی ہے اگر تکلیف کر کے حوالہ مکمل لکھتے تو اس پر اظہار خیال کیا جاتا۔ تاہم یہ بات درست ہے کہ "امام" "امہ" سے مشتق ہے نہ

کہ "اُمّ" کے معنی ماں ہوتے ہیں جبکہ اُمّ کا مطلب قصد کرنا، پیشوا، امام ہونا، اور دماغ میں ہارنا ہونا ہوتا ہے۔ تمام کتاب لغت دیکھی جاسکتی ہیں۔ مگر ذاتی رائے کے مطابق اگر یہ تفسیر تسلیم بھی کر لی جائے تو مضر نہیں ہیں۔

﴿سوال نمبر ۵۴﴾:۔ اگر حق وصداقت پر مبنی ہے تو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال؟

جواب نمبر ۵۴:۔ یہاں نہ یہ ہی کوئی احتمال ہے اور نہ ہی ابطال استدلال کی گنجائش ورنا ثابت کیجیے۔

﴿سوال نمبر ۵۵﴾:۔ اگر یہ تفسیر صحیح نہیں تو عدم صحت پر دلائل بیان فرمایئے؟

جواب نمبر ۵۵:۔ اوّلاً تو تفسیر مذکورہ حولہ کتاب میں موجود ہی نہیں لہٰذا عدم صحت کا اوّل ثبوت عدم موجود ہے مگر چونکہ حقیر نے اس تفسیر کو باعثِ ضرر نہیں تسلیم کیا لہٰذا ایسے دلائل کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتا ہوں۔

﴿سوال نمبر ۵۶﴾:۔ نیز تقدیر تسلیم جب سلسلہ نسب والد سے چلتا ہے تو والد کے نام سے قیامت کے دن کیوں پکارا جائے گا؟

جواب نمبر ۵۶:۔ یہ سوال ہماری ناقص سمجھ سے باہر ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ شاید معترض سے سہو ہو گیا ہے والدہ کے بجائے والد لکھا ہے۔ تاہم اگر حسب فہم سوال ہے تو جواب یہ ہے کہ اللہ ستار العیوب ہے لہٰذا والدہ کے نام سے اٹھائے گا تاکہ غیر احلالی لوگوں کا پردہ فاش نہ ہو ممکن ہے کسی مشہور

ہستی کا حرام زادہ ہونا نشر ہو جاتا۔

﴿سوال نمبر ۵۷﴾:۔ اگر امام کا معنی شاہراہ لیا جائے جیسا کہ گزر چکا ہے اور یوں پکارا جائے اے فلاں مسلک والو تو اس میں کیا حرج ہے؟

جواب نمبر ۵۷:۔ شیعان اہل بیتؑ کو تو اس میں جرح نہیں کے کہ شیعہ کے اصلاحی معنی یہ پیرورکارانِ علیؑ و فاطمہؑ ہیں لیکن ایسی صورت میں سُنیوں کے لئے افتراق ہو گا کہ کہا جائیں گا، مالکیو! شافعیو! حنبلیوں! حنفیو! وہابیو! چکڑالویو وغیرہ۔

﴿سوال نمبر ۵۸﴾: آیت کے سیاق وسُباق سے پتہ چلتا ہے کہ اس آیت میں امام کا اطلاق اعمالناموں پر کیا گیا ہے۔ فرمایئے کیا رائے ہے؟

جواب نمبر ۵۸:۔ لفظ امام کا اطلاق اعمالناموں پر ہونا ہمارے مذہب کے لئے باعثِ نقصان نہیں ہے۔

﴿سوال نمبر ۵۹﴾:۔ قرآن مجید میں ہے **وجعلنا همه آئمةیهدون بامرنا**۔ ضمیر ھمہ کا مرجع بیان فرمایئے؟

جواب نمبر ۵۹:۔ آیت کے لفظ یو ہیں "**وجعلنا هم آئمة یهدون بامرنا**" اور ضمیر "**همه**" اولاد یعقوب علیہ السلام یعنی بنی اسرائیل کی طرف راجع ہے۔

﴿سوال نمبر ۶۰﴾:۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن حضرات کو اہل

تشیع امام منصوص مانتے ہیں کیا ان کو دنیا میں سلطنت اور تمکین فی الارض (قوت) نصیب ہوئی یا نہیں؟؟

جواب نمبر ۶۰:۔ شیعوں کے اکثر آئمہ طاہرین کو نہ ہی سلطنت وقوت حاصل ہوئی اور نہ ہی ظاہری حکومت۔ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

﴿سوال نمبر ۶۱﴾:۔ اگر ہوئی تو اسرار خلاف واقع ہے الا ماشاءاللہ اور اگر نہیں ہوئی تو ارادہ خداوندی کا کیا مطلب رہا؟

جواب نمبر ۶۱:۔ ارادہ خداوندی کا مطلب اگلے اعتراض کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں

﴿سوال نمبر ۶۲﴾:۔ اگر ارادۂ الٰہی خداوندی میں بدا تسلیم کر لیا جائے تو پھر احسانِ امامت توریت اور تمکین سب کی نفی ہوگی۔ فرمائیے کیا جواب ہیں؟

جواب نمبر ۶۲:۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس موقعہ پر ارادۂ الٰہی میں بداء تسلیم کریں یا احسان امامت توریت شریف اور تمکین وغیرہ کی نفی کریں۔ لہٰذا اعتراضات کے مکمل جواب سے قبل ہم منقولہ آیات کو سیاق وسباق کے ساتھ دوبارہ لکھتے ہیں۔

۲۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ ۳۔ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۴۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

الْمُفْسِدِيْنَ ٥ ﴿٥﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ
الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْ
عَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْ
نَ ٥ (القصص ۲ تا ٦)

(اے رسولؐ) یہ واضح و روشن کتاب ہے۔ ہم تمھارے سامنے موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ قومِ مومنین (کے نفع کے لئے) ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں۔ بے شک فرعون نے زمین میں بہت سر اُٹھایا تھا۔ اور اس نے وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ کر دیا تھا اور اُن ہی (گروہوں) میں سے ایک گروہ کو عاجز کر دیا تھا کہ اُن کے بیٹوں کو ذبح کرا دیتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ بلاشبہ وہ فسادیوں میں سے تھا اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین پر کمزور کر دیے گئے اُن پر احسان کریں اور ان کو امام بنائیں اور ان کو وارث بنائیں اور ان کو زمین پر پوری قوت عطا کریں۔ اور فرعون اور ھامان اور دونوں لشکروں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیزیں دکھائیں جس سے یہ لوگ ڈرتے تھے۔

خداوندِ حکیم نے ان آیات میں حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ بطورِ تمثیل بیان کیا ہے۔ کہ فرعون ملعون زمین پر ظالم و جابر حکمران تھا۔ اس نے رعایا کو متفرق کر دیا تھا اور ایک فرقہ شیعہ پر ظلم و ستم کا پہاڑ توڑ کر عاجز کر رکھا تھا۔ اس گروہ کی نرینہ اولاد کو ذبح کر دیتا تھا اور عورتوں کو مغموم حالت میں میں زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ اور اس کے اس فساد نے اس مخصوص گروہ کو ضعیف کر رکھا تھا۔ مگر کسی بھی ظالم و

مفسد کو خدا امام نہیں بناتا ہے خواہ وہ کتنا ہی صاحبِ جاہ و حشم ہو اور وسیع مملکت و قوی اقتدار کا حامل ہو، بلکہ اللہ کی مرضی و ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنا احسان بظاہر کمزوروں و مظلوموں پر کرتا ہے، یعنی ذاتِ خداوندہ ہرگز ظالم و مفسد پر احسان نہیں کرتا خواہ وکتنا ہی بڑا بادشاہ کیوں نہ ہو۔ بلکہ اس کا احسان اُن کمزوروں کے لیے ہے جو ظلم و ستم برداشت کرتے ہیں اور مشیت الٰہی یہ ہے کہ وہ ان مظلوموں کو امام بنائے، یہ ضروری نہیں ہے اِن کو شاہی تخت دے کر بادشاہ سلطنت ظاہری بنائے بلکہ وہ امام بناتا ہے جو دین و دنیا میں پیشوائی کرتا ہے۔ اور ایسے ہی مظلوم اماموں کو ربّ العزت وارث بناتا ہے۔ اور وارث اسے کہتے ہیں جس کی طرف کوئی چیز منتقل ہو کر پہنچے اور میراث امرِ ہدایت کی ہے نہ کہ دنیاوی جائیداد یا ریاست کی اور آئمہ کو زمین پر پوری قدرت عطا کرتا ہے اور یہ قوت و قدرت بھی شاہی طاقت نہیں ہے بلکہ دیکھنے میں وہ امام کمزور ہاتھ نظر آتے ہیں لیکن ان ہی بظاہر ناتوان ہاتھوں میں یہ جوہر و قدرت ہوتی ہے کہ صاحب سلطنت اُن کے ہاتھ دیکھ کر لرزتے ہیں۔

اِن آیات میں کسی صورت سے بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ آئمہ کے لئے حاملِ حکومت ہونا شرطِ امامت ہے کیونکہ قصّہ فرعون و موسیٰ کا ہے پیشوائی موسیٰؑ کے پاس تھی اور آخری دم تک تاج و سلطنت فرعون کے پاس رہا۔ چنانچہ باوجود محرومی سلطنت و اقتدار کے موسیٰؑ امام ٹھہرے اُن کو وارث ہدایت بنایا گیا اور بادشاہ نہ ہوتے ہوئے اُن کو اللہ نے زمین پر یہ تصرف دیا کہ ارض تابع فرمان تھی کہ ارض پر دریا پر لاٹھی مار کر راستہ بنا کر اپنا تصرف روحانی و شانِ امامت کا ثبوت دیا۔ بظاہر کمزور ہاتھوں سے عصا تھام کر جابر حکمران کے چھکے چھڑائے اور ید بیضاء سے اس کے ہوش و حواس گم کر دیے، پس مندرجہ بالا آیات سے شانِ امامت معلوم ہوئی کہ امام منصوص کے لئے تخت و تاج ضروری نہیں ہے بلکہ وہ ہادی ہوتا ہے علوم الٰہی کا وارث ہوتا ہے اور زمین پر تصرف پر رکھتا ہے، حاکم صاحبانِ سلطنت ہوتے ہوئے بھی ہمیشہ اس سے خائف رہتے ہیں چنانچہ ارادہ خداوندِ کریم آئمہ کے لئے کیا ہمارے آئمہ پورا ہوتا ہے کہ وہ سب کے سب مظلوم رہے۔ حکمران ہمیشہ

ان سے خائف رہے۔علم میں ان کا کوئی ثانی نہیں اور کتاب علوم فرقان حمید اُن سے اس طرح ساتھ ہے کہ دونوں میں جدائی نہیں ہے۔ارض پر تصرف تو رہا ایک طرف ہمارے ہی آئمہ کی شان ہے کہ ڈوبا سورج لوٹا دیا۔اور لوگوں نے خدا ہونے کا گمان کر لیا۔اگر یہ اوصاف کسی اور میں موجود ہوں تو ظاہر کر دیجئے۔خدا کا احسان، امامت، توریت اور تمکین تمام ثبت قرار پائیں۔

﴿سوال نمبر ٦٣﴾:۔ وجعلناهم آئمة يدعون الی النار ويوم القيامة لا ينصرون۔ اور بنا دیا ہم نے خود آپ امام جو دیتے ہیں آگ کی طرف دعوت اور قیامت کے دن ان کی مدد نہ کی جائے گی۔اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ کفار کے اماموں کی امامت بھی خدا ہی کرتا ہیں جیسا کہ جعلنا کے صیغہ سے عیاں ہے۔فرمایئے ان کی امامت کو آپ حضرات منصوص کیوں نہیں کہتے جبکہ جعل کا صیغہ سب آیتوں میں مذکور ہے؟

جواب نمبر ٦٣:۔ چلئے آپ کی یہ بات مان لی کیونکہ "جعل" ٹھہرانے اور قرار دینے کے معنی ہو سکتے ہیں۔اور خدا نے آئمہ ضلالت کو داعی جہنم قرار دیا ہے۔آپ کو خوش کرنے کی خاطر یہ بھی گوارہ کرتا ہوں کہ آئمہ ضلالت کا تقرر بھی خدا نے کر دیا لیکن آخر اس میرے ذاتی اقرار سے آپ کے مذہب کو کیا فائدہ جبکہ بیان کر دیا گیا ہے کہ ایک لفظ مستحق مقام پر بھی بولا جا سکتا ہے اور مقدوح جگہ پر بھی۔یہ طریقہ ہر زبان میں اختیار کیا گیا ہیں۔جیسا کہ ہم نے پیچھے لکھا ہے کہ عربوں نے محمدؐ کو بھی رسول کہا اور پنڈت نہرو کو بھی۔لیکن دونوں رسالت میں زمین آسمان کا فرق ہیں۔

﴿سوال نمبر ٦٤﴾:۔ دیکھئے اس آیت میں قائدین ظلمت پر بھی

آئمہ کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے تو تخصیص کہاں رہی؟

جواب نمبر ۶۴:۔ صرف آپ کی سمجھ کا فرق ہے ورنہ ہدایت و گمراہی میں امتیاز پیدا نہ کر کے دراصل اس آیت میں تخصیصی پہلو ہے کہ آئمہ ضلالت اور آئمہ ہدایت میں فرق ہوتا ہے کہ اوّل لذکر جہنم کی دعوت دیتے ہیں اور مؤخر الذکر جنت کی ضمانت۔

﴿سوال نمبر﴾:۔ وجعلنا منھم آئمة یھدون با مرنا لما صبرو د کا نو آایا یتنا یو قنون۔ اور بنائے ہم نے ان میں سے امام بلاتے ہیں لوگوں کو ہمارے امر سے جونہی کے انہوں نے صبر کیا اور تھے ہماری آیات سے یقین رکھتے۔ اس آیت میں صبر کی جزاء پر منصب امامت کا عطا ہونا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ صبر کی جزاء میں منصب امامت عطا ہونا ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درجہ امامت نہ تو مزعومہ معینہ آئمہ پر بند ہے اور نہ امامت وہبی ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۶۵:۔ اس آیت سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہو رہا کہ صبر کی جزا میں منصب امامت عطا ہوتا ہے بلکہ اظہار شرط ہے کہ امام صابر ہوتا ہے اور حامل ایقان۔ اللہ تعالیٰ بلاوجہ کسی کو امام مقرر نہیں کرتا بلکہ اس کا بنایا ہوا امام صابر ہوتا ہے۔ اور صبر کی تعریف یہ ہے کہ مجبور نہ ہو بلکہ مختار ہوتے ہوئے بھی صبر کرے۔ نیز یہ کہ امام صاحب یقین ہوتا ہے اور اس کے دل میں شک کبھی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ صبر و یقین کے معیار پر سوائے آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کے اور کوئی بھی شخص پورا نہیں اتر سکا، لہٰذا ہم کھلا چیلنج دیتے ہیں کہ کوئی بھی نقلی امام معیار صبر اور یقین پر ہمارے آئمہ برحق سے افضل دکھا دیا جائے تو ہم قائل ہو جائیں گے۔ یہی دونوں معیار امامت کے وہبی ہونے کی روشن دلیل ہیں۔

اس اعتراض کی تردید بصورت دیگر ہے کہ معترض کے نزدیک امام سے مراد نبی ہے۔ اگر نبوت کسبی ہوسکتی ہے تو امامت بھی ہوسکے گی ورنہ سوچ لیجیے توہینِ نبوت ہوگی۔ کیونکہ آپ کے زعم کے مطابق امامت سے مراد نبوّت ہے۔

﴿سوال نمبر ٦٦﴾:۔ نیز اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جن کو بارگاہِ خداوندی سے منصب عطا ہوتا ہے ان سے اللہ تعالیٰ تبلیغ دین اور اعلانِ حق کا کام لیتا ہے اور اگر کسی امام سے یہ فرائض ادا نہ ہو تو سمجھا جائے گا کہ یہ منصب امامت پر فائز نہیں ہیں۔ فرمایئے ان حالات میں تقیہ کے تصور کیا حقیقت رہتی ہے؟

جواب نمبر ٦٦:۔ چونکہ حکم تقیہ بذاتِ خود تبلیغ دین میں شامل ہے اور اعلانِ حق ہے۔ لہٰذا تقیہ منصب امامت کے لئے کسی نقص کا باعث نہیں ہے۔ افسوس ہے آپ نے اپنے مرشد اسمٰعیل شہید صاحب کی منصب امامت دیکھی پھر نہیں دیکھی۔ امامت باطنہ کے ضمن میں موصوف نے اس بات پر سیر حاصل بحث کی اور تسلیم کیا ہے کے منصب امامت کے لئے سیاسی اقتدار ضروری نہیں ہے۔ مطالعہ کر کے اپنے شکوک وشبہات دور کر سکتے ہیں۔

﴿سوال نمبر ٦٧﴾:۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے فقدان سے امامت کی نفی معلوم ہوتی ہے آیت کی تشریح درکار ہے؟

جواب نمبر ٦٧:۔ تقیہ حکم دین ہے قرآن و حدیث سے مکمل طور پر ثابت ہے عقل و نقل کی تائید سے تقیہ معقول ہے۔ لہٰذا تقیہ پر عمل کرنے سے امامت کے نفی نہیں معلوم ہوتی بلکہ یہ عمل اعلائے کلمۃ

اللہ کے تحت ہے کہ اس وسوسہ کا شافی جواب بھی منصب امامت میں اسی جگہ شاہ اسمٰعیل صاحب نے تحریر کیا ہے۔

﴿سوال نمبر ۶۸﴾:۔ من قبلہ کتاب موسیٰ ہے جو امام بھی ہے اور رحمت بھی۔ اس آیت میں (کتاب) توریت پر امام کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے تو لامحالہ آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ امامت کا مفہوم ہر ف (صرف) وہی نہیں ہے جو آپ حضرات کے تخلیل میں مسلمات سے ہے؟

جواب نمبر ۶۸:۔ ہم امانت کے دیگر مفہومات سے انکار نہیں کرتے البتہ ہمارا عقیدہ امامت خاص مطالب رکھتا ہے اور امامت کے معنی خاص اس قدر معروف ہیں کہ بلاقرینہ ہم امامت سے مراد نیابت رسول سمجھتے ہیں۔

﴿سوال نمبر ۶۹﴾:۔ آیت مباہلہ بھی شہادتِ امامت کے لئے پیش کی جاتی ہے فرمایئے اس کا پیش کیا جانا بطور استدلال کے ہوتا ہے یا بطور تائید کے؟

جواب نمبر ۶۹:۔ آیت مباہلہ دونوں طریقوں سے ثبوتِ امامت ہے۔

﴿سوال نمبر ۷۰﴾:۔ اگر بطورِ استدلال کے لئے تو یہ خلاف واقع ہے کیونکہ اس واقعہ سے یوم مباہلہ حضور علیہ السّلام نے استنباط نہیں کیا؟

جواب نمبر ۷۰:۔ آیت مباہلہ دلیل ہے کہ حضرت علیؑ نفسِ رسولؐ ہیں لہٰذا نفس رسول کا اعزاز پا کر از روئے قرآن حضرت امیرؑ وارث وقائم رسولؐ قرار پاجاتے ہیں۔ جو شخص رسولؐ کا نفس ہوگا وہ تمام امت سے افضل ہوگا اور یہ فضلیت معیارِ امامت ہے۔

﴿سوال نمبر ۷۱﴾:۔ اور اگر بطور تائید ہے تو بھی خلاف عقل ہے کیونکہ مباہلہ سے مقصد ظالموں پر لعنت کرنا ہے اور شبِ ہجرت تحفظ رحمت تھا جس سے غرض ظلموں پر لعنت ہو وہ تو مستحق ٹھہریں اور جس صدیق اکبر کو شب ہجرت ساتھ لے جائیں جس کا مقصد تحفظ رحمت تھا وہ منصبِ امامت سے کیوں محروم رہیں؟

جواب نمبر ۷۱:۔ واقعہ مباہلہ تاریخ اسلام میں بہت اہمیت کا حامل ہیں لیکن آپ پر سخت تعجب ہے کہ آپ نے استدلال تسلیم کرنے کو خلاف واقع قرار دیا ہے حالانکہ تمام تواریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت ابوبکر مسلمانوں کے بادشاہ بنے تو انہوں نے انصار کے سامنے اپنا قرابت اور رسولؐ ہونا دلیل بنایا اور کہاں کہ ہم قریش جو کہ خاندانِ رسولؐ ہے کہ علیؑ نفسِ رسولؐ ہیں اور ان کے دونوں بیٹے فرزندِ پیغمبرؐ ہیں ۔لہذا آیت مباہلہ خود عمل ابوبکر سے دلیل و تائید ثابت ہوئی ۔لہذا آپ کو حضرت ابوبکر کی مخالفت کرنا زیب نہیں دیتا۔ یہ بات عقل کے عین مطابق ہے کہ جن افراد کو حضورؐ اپنے وارث، فرزند اور نفس قرار دیں ۔ بعد از رسولؐ ان کو مراتب و فضائل سے گرانے کی کوشش کیجائے۔ مباہلہ کا مقصد صرف یہی نہ تھا کہ ظالموں پر لعنت کی جائے بلکہ یہ ایک حق و باطل کی کسوٹی تھا جیسا کہ آیت شانِ نزول کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ حضورؐ کے وقت کا ہے کہ نجران کے عیسائی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پیغمبر کریمؐ نے خاطر تواضع فرمائی۔ مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور وہاں وہ اپنے طریقے سے عبادت بھی کرتے تھے۔ حضورؐ نے آدمؑ کی مثال دیکر ان کو سمجھایا کہ الوہیت و ابنیت مسیحؑ کا عقیدہ درست نہیں ہے۔ لیکن نصاریٰ پر اس وعظِ رسولؐ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر حضورؐ نے ان سے قسماقسمی کرنا چاہی جس کو اصطلاحِ اسلام میں مباہلہ کہتے ہیں آپؐ اپنی صاحبزادی سیدہؑ و صدیقہ، حسنینؑ شریفین اور حضرت علیؑ کو لے کر میدان مباہلہ میں تشریف لے جانے کے لئے چلے مگر نصاریٰ نجران بھاگ گئے۔ صاحب تفسیر کشاف کی رائے ہے کہ آلِ عبا کی فضلیت میں اس سے بڑھ کر اور کوئی دلیل

نہیں کیونکہ جس وقت یہ آیت اتری تو جناب رسولِ خدا نے ان چار بزرگوں کو بلایا جناب امام حسینؑ کو گود میں لیا اور امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑا، حضرت فاطمہؑ اور جناب امیرؑ پیچھے پیچھے تشریف لائے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا جب میں دعا مانگوں تو تم آمین کہنا اسقب لارڈ بیشپ نے عیسائیوں سے کہاں اے عیسائیوں ایسے چہرے نورانی دیکھتا ہوں اگر خدا سے دعا مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو خدا اس کو اپنی جگہ سے ہٹا دے گا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور زمین پر کوئی بھی نصرانی باقی نہ رہے گا۔ پس ان کے لارڈ پادری نے آ کر عرض کیا کہ ہم مباہلہ نہیں چاہتے جزیہ قبول کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ نصاریٰ لوگ مباہلہ کرتے تو خنزیر اور بندر ہو جاتے، اور اس وادی میں آگ لگ جاتی۔ **(تفسیر کشاف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۰۷) (تفسیر کبیر جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۶۹۹، تذکرہ خواص الامۃ صفحہ ۹)**

اس مباہلہ میں دراصل تصدیق نبوّت و رسالت اور حقانیت دین اسلام کی ضرورت تھی محض لعنت فرمانا مقصود ہرگز نہ تھا، یہ مباہلہ حضرات پنجتنؑ پاک کی تمام صحابہ پر فضیلت کی دلیل ہے اور ان سب کو صدیق اکبر، مصدّق نبوّت، شاہد رسالت اور حجت حقّہ ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت نبی مکرمؐ سچے رسول نہ ہوتے تو اپنی اولاد طاہرہ کو ایسے پُر خطر مقام پر ہرگز لے جانے کا قصد نہ کرتے جہاں کہ عذاب کا احتمال تھا۔ مگر یہ ہستیاں بلا خوف و خطر یقینِ کامل کے ساتھ اللہ کی راہ میں جان فدا کرنے کو حاضر ہو جائیں۔ چنانچہ ہمیشہ مخالفینِ اسلام کے مقابلہ میں پنجتن پاک ہی اپنی ہر قسم کی قربانی پیش کرتے رہے اور اسلام کو محفوظ رکھا۔ باقی باتوں کے علاوہ ایک انتہائی لطیف اور سبق آموز نکتہ یہ ہے کہ جو بھی ان پاک نفوس کے مقابلے میں آئے گا وہ ملعون ہوگا۔ اب خود فیصلہ کر لو کہ جن کی صداقت پر غیر مسلم یقین کر کے مقابلہ سے دستبردار ہو گئے آپ کے صدیق نے اُن ہی سچوں کو جھوٹا قرار دے کر آپ کے مبینہ مقصد کی زد میں آ گئے۔ علیٰ مدبا البیان مباہلہ صرف لعن طعن سے غرض سے نہ تھا بلکہ حفاظتِ دین کے لئے تھا۔ اور چونکہ دین کی پیشوائی کا منصب معصوم ہستیوں کے لئے وقف ہے لہٰذا حضورؐ نے کسی ایک بھی غیر معصوم کو ساتھ نہ لیا اور عملاً اس بات کو واضح کر دیا کہ دنیا جس

کو مرضی صدیق اکبر سمجھے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس مزعومہ فرد کو خدا اور رسول بھی ایسا ہی بتائیں ورنہ مباہلہ میں ضرور حضورؐ اور بھی صدیقوں کو شامل فرما لیتے۔

آنجناب نے روز مباہلہ اور شب ہجرت میں موازنہ کیا ہے اور میدانِ شناخت حق و باطل کو محض لعنت کدہ سے تعبیر کر کے روز مباہلہ کی فضیلت سے انکار کیا ہے جبکہ شب ہجرت شب برات سے کم نہیں کہ روز مباہلہ روز عید ہے اور شبِ ہجرت شب برات سے کم نہیں لیکن اتنا فرق ضروری ہے کہ مباہلہ کا دن حق و باطل کے فیصلے کا دن تھا۔ اور ہجرت کی رات بظاہر پر مصائب تھی کہ سید المرسلین کو شہر بدر نہ ہونا پڑا، ذرا گستاخی کروں کہ حق کو میدان چھوڑ کر جانا پڑا۔ عام الفاظ میں باطل سے بھاگنا پڑا۔ مگر نہیں دراصل حق مغلوب ہونے کے لئے آیا ہی نہیں ہے۔ اگر ایک حق نے جگہ چھوڑی تو دوسرا حق اس پر قائم مقام ہوا۔ کیونکہ خلافت و امامت قائمقامی میں پیشوائی کا نام ہے لہٰذا ہم اس واقع پر فیصلہ کئے لیتے ہیں جب کوئی حاکم کو کسی دوسری جگہ دورے پر جاتا ہے اس کی کرسی پر جو عہدہ دار اس کے فرائض کی نگہداشت کرتا ہے اسے قائمقام کہا جاتا ہے۔ نہ کہ اس افسر کے ساتھ دورہ پر جانے والے افراد کو قائمقام کہا جاتا ہے۔ شب ہجرت حضورؐ نے تمام امور کا چارج عملاً حضرت علیؑ کو عطا کیا۔ امانتیں سپرد کیں۔ اہلِ خانہ کی حفاظتی ذمہ داریاں عائد فرمائیں۔ اپنا بستر حوالے کیا۔ ضروری و متعلقہ ہدایات و احکامات صادر فرمائے اپنا ولی عہد مقرر فرمایا، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مرضاتِ خداوندی کی کنجیاں لے کر تمام خزانے حوالے کر دیے۔

جبکہ حضرت ابو بکر کو نہ ہی جانشین مقرر کیا اور نہ ہی ساتھ لے کر جانے کا حکم دیا بلکہ حضرت صاحب خود ہی پیچھے ہو لئے کہ شاید حضورؐ جب دورے پر تشریف لے جا رہے ہیں تو خوب خاطر تواضع ہوگی اور مہمان نوازی کی جائے گی، دوران سفر افسر صاحب کو اس ساتھی صاحب کی تشفی کرنا پڑی اور تسلی

دینا پڑی کہ مت خوف کھا اللہ میاں عنقریب تمہیں خوب زردہ پلاؤ کھلائے گا۔

اب عقلاً انصاف سے فرمایئے کہ جو شخص تلوار کے سائے میں سوتا رہے رحمت کی حفاظت اس نے کی یا جو غارِ محفوظ میں چھپا اور باوجود مشاہدہ حفاظتِ قدرت کے خوفزدہ رہا اور دشمن کو سر پر پا کر آنسو بہاتا رہا کہ خدا کو قرآن میں مذمت کرنا پڑی۔ ایک حفاظت کرنے والے کو مرضات الٰہی نصیب ہوئیں اور دوسرے کو لاتحزن کی سرزنش۔ پس جو حامل مرضاتِ الٰہی ہوا معصوم و منصوص امام ہوگا اور جو محفوظ مقام پر بھی خوف زدہ رہا اور رحمت کی حفاظت کرنے کی بجائے عملاً زحمت ثابت ہوا قطعاً منصب، امامت الٰہیہ کے لائق نہیں ہے۔

سوال نمبر ۷۲:۔ اثبات امامت کے لئے آیت **انما ولیکم اللہ و رسولہ و لمومنین** بھی پیش کی جاتی ہے فرمایئے عربی لغت میں لفظ ولی کے کتنے معنی ہیں۔

جواب ۷۲:۔ لفظ ولی کے عربی زبان میں کافی معنی ہیں مثلاً حاکم، والی، وارث، مہربان، مددگار، دوست، نگہبان، مالک، رشتہ دار وغیرہ لیکن دراصل موسم بہار کی دوسری بارش کو ولی کہتے ہیں۔

لفظ اصحاب کی توضیح
پیش کردہ آیات کے جوابات

نہیں برابر اصحاب دوزخ کے اور اصحاب جنت کے جو اصحاب جنت کے ہیں وہی مراد پانے والے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بھیجے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر آنے والا نبی معصوم۔ ہر نبی صدیق۔ ہر نبی طاہر۔ ہر نبی بے عیب اور ہر نبی کی زبان پر عصمت کے پہرے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ہر پیغمبر علیہ السلام اور رسول علیہ السلام کی ہر ممکن ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ میری امت میں افتراق اور تشتت پیدا نہ ہو مگر نتیجہ ہمیشہ اس کے برعکس ہی نکلا کہ جب بھی کوئی نبی یا رسول اس دنیا فانی سے عالم جاودانی کی طرف تشریف لے گیا تو اس کی امت کو افتراق اور گروہ بندی نے گھیر لیا اور ہر نبی کی امت فرقہ فرقہ ہوگئی۔

میں ایک مشہور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کر کے اپنے اس دعوے کو ثابت کرتا ہوں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "ان بنی اسرائیل تفرقت علی ستتین و سبعین ملة وتتفرق اُمتی علی ثلاث و سبعین ملة کُلھم فی

السنا الا واحلسة" ۔کتاب شرح فقہ اکبر ص ۲ فرمایا بنی اسرائیل میں افتراق ہوا تو ان کے بہتر فرقے ہو گئے اور میری امت کے افتراق کی وجہ سے تہتر فرقے ہوں گے۔ بہتر جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ میری امت کا جنت میں جائے گا۔ کیونکہ مسلمان نمازیں تو ہر فرقے کے لوگ پڑھتے ہی ہیں اور روزے بھی ہر گروہ کے لوگ رکھتے ہیں۔ حج ہر امام کے ماننے والے ادا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت تو سارے مسلمان کرتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جنت میں ایک گروہ جائے گا اور باقی بہتر فرقے دوزخ میں سکونت پذیر ہوں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صرف ایک فرقہ کے پاس اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منشاء کے مطابق دین ہے اور باقی بہتر فرقوں کے پاس اپنی مرضی کا دین ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک فرقہ حقیقی مسلمان ہے اور بہتر فرقے لفظی مسلمان ہیں۔ مجھے ایک لفظ پر بحث کرنا ہے اور وہ لفظ ہے۔ اصحاب

بہتر فرقے تو کہتے ہیں کہ اصحاب ایک مبارک ومقدس لفظ ہے۔ لہٰذا اصحاب یقیناً جنتی ہوا کرتے ہیں اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ اصحاب ہر اچھے برے انسان بلکہ حیوان تک کو بھی کہا جا سکتا ہے۔ جنت میں جانے کے لئے عمل وکردار اور ایمان کی ضرورت ہے نہ لفظ اصحاب کہ جس پر ہی بولا گیا وہ چاہے جیسا بھی ہو جنتی ہو گا۔ قرآن کے شواہد پر غور کرو۔ نہیں برابر ہوتے اصحاب نار کے اور اصحاب جنت کے بلکہ جنت کے اصحاب فائزون ہیں۔ معلوم ہوا کہ لفظ اصحاب جنتی اور جہنمی لوگوں پر بھی بولا جاتا ہے اور (پ ا ع ۱۴)۔ میرے حبیب آپ سے اصحاب جہنم کے بارے میں سوال نہ ہو گا تو یہاں بھی تو خالق نے دوزخی بزرگوں کو اصحاب کے لفظ سے یاد فرمایا ہے اور مارے گئے کھائیوں والے اصحاب کہ وہ آگ تھی ایندھن والی۔ اس مقام پر بھی دوزخیوں کو اصحاب کہا گیا ہے اور پکاریں گے اصحاب جنت کے اصحاب دوزخ کو۔ ان آیات سے ثابت ہو گیا کہ **لفظ اصحاب ہر نیک وبد پر قرآن پاک میں استعمال ہوا ہے۔**

اب میں قرآن مجید سے ان آیات کو پیش کرتا ہوں جن پر عامتہ المسلمین کو ناز ہے کہ ہر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قابل احترام اور واجب التعظیم ونجات یافتہ ہے۔ ہوتم بہتر امت جو نکالی گئی ہے۔ واسطے لوگوں کے حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے اور منع کرتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو ساتھ اللہ کے۔ اس آیت میں ایک دو یا تین حضرات تو نام نہیں ہے بلکہ لفظ عام ہے۔ اصحاب نواز حضرات فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مراد اصحاب ثلاثہ ہیں کہ وہ بہتر امت ہیں۔ مگر یہ صاف قرآن الحکیم کے فرمان کے خلاف ہے۔ اس میں لفظ امت ہے۔ مسلمانوں اگر ساری امت کو خطاب ہے تو کیا ساری امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین امت ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ امت تو بدترین امت ہے۔ کس نبی کی امت نے اپنے رسول ﷺ کے بچوں کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر قتل کیا؟ کس نبی کی امت نے اپنے نبی کے بچوں کے خیمے جلائے؟ کس نبی کی امت نے اپنے نبی کے بچوں کی لاشوں پہ گھوڑے دوڑائے؟ کس نبی کی امت نے اپنے پیغمبر کی بیٹیوں کو سر برہنہ بازاروں اور درباروں میں پھرایا؟ کیا یزید؟ شمر؟ عمر بن زیاد؟ حرملہ؟ حصین؟ حجاج؟ متوکل وغیرھم بہترین امت ہیں۔ اگر یہ بہترین امت ہے تو بدترین کونسی امت ہوگی؟

عمر بن عبدالعزیز نے نہایت سچ کہا کہ اگر اور پیغمبروں کی امتیں سب مل کر اپنے اپنے زمانہ کے بدکاروں کو پیش کریں اور ہم صرف حجاج کو مقابلہ میں لائیں تو اللہ ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔ امام اعظم شبلی نعمانی ص ۳۶۔ کیا یہ امت ہے کہ جس کو خدا تعالٰی نے بہترین امت کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ مسلمانوں اس مقام پر سوائے آل محمد ﷺ کے کوئی بھی فرد مراد نہیں ہے۔ بس آل محمد ﷺ ہی بہترین امت ہیں۔ اعتراض ہوسکتا ہے کہ لفظ امت ہے۔ اس میں دو ایک فرد کس لئے مراد لئے جاسکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ لفظ امت تو ایک انسان کو بھی قدرت نے فرمایا ہے۔ (پارہ ۱۴ ع ۲۲)۔ تحقیق ابراہیم علیہ السلام امت تھا فرمان بردار اور حنیف تھا۔ واسطے اللہ تعالٰی کے تو خالق نے صرف اکیلے ابراہیم علیہ

السلام کوامت فرمایا ہے۔جس طرح اللہ تعالٰی نے اکیلے ابراہیم علیہ السلام کوامت فرمایا ہے۔اسی طرح اکیلے حیدر کرار علیہ السلام کو بھی امت فرمایا گیا ہے۔

صاحب یہ روز روز کا جھگڑا چکائیے ہم مرتبہ علیؑ کوئی ہے تو لائیے
یہ کان وہ ہیں جن میں اذاں دی رسولؐ نے یہ وہ دہن ہے جس میں زباں دی رسولؐ نے

اگر کوئی اصحاب نواز اعتراض کرے کہ یہ آیت تو اس وقت کے تمام اصحاب رسول ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہے تو میری عرض ہے کہ کیا عبداللہ ابن ابی۔ مروان ابن حکم اور خود حکم اور اس کے ساتھ عبداللہ ابن ابی کے تین صد ساتھی جو جنگ احد کو جاتے ہوئے راستہ سے واپس آ گئے تھے تو ان کے متعلق کیا رائے ہے۔غور فرمایئے آیت مندرجہ ذیل میں ہے:

اور تمہارے ارد گرد رہنے والے بعض اعراب منافق ہیں اور بعض مدینے کے لوگ بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔اے رسول ﷺ تم ان کو نہیں جانتے ہم ان کو خوب جانتے ہیں۔ عنقریب ہم ان کو دوہرا عذاب دیں گے۔ پھر لوٹا دیئے جائیں گے طرف عذاب عظیم کے۔ کیوں مسلمانو یہ کون لوگ ہیں۔اس کے علاوہ سورہ منافقون اور سارے قرآن پاک میں جابجا منافقوں کا ذکر ہے۔یہ بھی تو اصحاب رسول ﷺ تھے۔بس اس کے علاوہ چارہ ہی نہیں کہ **کُنتُم خیر اُمَّۃٍ** سے مراد صرف آل محمد ﷺ ہیں۔

دوسری آیت جو فخر سے پیش کی جاتی ہے وہ یہ ہے:

پس جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ایزا دیئے گئے۔ بیچ راہ

میری کے اورلڑے اور مارے گئے البتہ دور کروں گا ان سے برائیاں ان کی اور البتہ داخل کروں گا ان کو بہشتوں میں چلتی ہیں۔ نیچے ان کے سے نہریں۔ یہ ثواب ہوگا خدا کی طرف سے اور اللہ نزدیک اس کے سے جواچھا ثواب (ترجمہ رفیع الدین) اس آیت کریمہ نے خود ہی فیصلہ کردیا کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں۔حکم ہے **أوذوا في سبيلي**۔ایزادیئے گئے میری راہ میں۔

بتاؤ مسلمانوں اصحاب ثلاثہ کو کیا ایذا مشرکین نے دی ہے۔اول اور ثانی تو شعیب ابی طالب میں بھی نظر نہیں آتے جب کہ رسول خدا ﷺ سے مشرکین مکہ نے بائیکاٹ کیا تھا۔تمام ہاشمی تو نہایت عسرت وتنگی سے وقت گزار رہے تھے اور یہ بزرگ آرام اور امن سے مکہ میں ہی سکونت پذیر تھے۔آگے ہے۔**وقتلو و قتلوا** کہ وہ قتل کرتے بھی ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں مگر قسمت کی بات ہے کہ ان بزرگوں نے نہ کسی کو قتل کیا اور نہ خود قتل ہوئے اور یہ صرف ان ہی بزرگوں کا خاصہ کمال ہے کہ تاریخ عالم اس سلسلے میں مدد دینے سے مجبور ومعذور ہے۔مسلمانوں یہ آیت تو حضرت بلالؓ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہما کی شان میں ہے کہ مشرکین مکہ ان کو ایذا دیتے تھے۔دیکھو تفسیر حسینی قادری جلد اص ۱۴۸۔جن بزرگوں کو ذکر مسلمان فرمایا کرتے ہیں تو ان کو کون ایذا دے سکتا تھا۔بلکہ وہ دنیا کو ایذائیں دیا کرتے تھے۔

تاریخ خمیس میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت آرہے تھے۔ان کے ہاتھ میں درہ تھا تو سعد بن ابی وقاص ان کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہوا پس حضرت عمر نے اس کے سر پر درہ مارنا شروع کیا اور فرمایا کہ اگر تیرے دل میں خلافت کا رعب نہیں تو میں تجھے بتانا چاہتا ہوں کہ خلافت بھی تجھ سے مرعوب ہے۔المجالس المرضیہ ص ۲۲۵۔اسی طرح ایک دفعہ ابی ابن کعب کہیں جارہا تھا اور اس کی قوم اس کے پیچھے تھی تو اس کو درے مارنا شروع کئے۔شرح ابن ابی الحدید نہج البلاغہ میں ہے کہ حضرت عمر نے درے کو سب سے پہلے حضرت ابوبکر کی بہن ام فروہ بنت ابی قحافہ پر استعمال کیا کہ جب ابوبکر کی وفات ہوئی تو عورتیں

رو رہی تھیں اور ام فروہ بھی ان میں شامل تھیں تو عمر نے ان کو کئی مرتبہ رونے سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئیں پس ام فروہ کو علیحدہ کر کے اس پر جب درہ رسید کیا تو باقی تمام عورتیں بھاگ گئیں اور یہ مثل مشہور تھی کہ حجاج بن یوسف کی تلوار سے حضرت عمر کا درہ زیادہ خوفناک تھا۔ المجالس المرضیہ ص ۲۲۶۔

البتہ تحقیق راضی ہو اللہ مومنین سے جس وقت کہ بیعت کرتے تھے۔ تجھ سے نیچے درخت کے پس جانا جو کچھ بیچ دلوں ان کے تھا۔ پس اتاری تسکین اوپر ان کے اور ثواب دیا ان کو فتح کے نزدیک (رفیع الدین) مولوی حضرات اس آیت سے بھی اپنے بزرگوں کی فضیلت ثابت کرنے کی سعی ناکام کرتے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ نے مقام حدیبہ پر حضور ﷺ کی بیعت کی تھی۔ لہذا ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا مگر قرآن پاک نے اصحاب نواز لوگوں کی تمناؤں کو پورا نہ ہونے دیا۔ کیونکہ ارشاد قدرت ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین سے راضی ہوا نہ کہ سب سے اگر تمام بیعت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا تو لفظ مومنین نہ فرماتا بلکہ ارشاد ہوتا کہ **لقد رضی اللہ عنہ الناس** اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے راضی ہوا۔ مسلمانوں ہمارا بھی تو یہی ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنین سے راضی ہوا ہے۔

پہلے بزرگوں کو مومن تو ثابت کرو۔ ایک بڑے بزرگ کے بارے میں حضور کا حکم بھی سنو **الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل** شرک تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ چھپی چال چل رہا ہے۔ یہ تو حضور پر نور ﷺ کے زمانہ کا حال ہے۔ حضور ﷺ کے بعد تو شرک نے خوب پنجے جمالئے ہوں گے اور چیونٹی کی چال نہیں بلکہ گھوڑے کی دوڑ لگائی ہوگی۔ نور العصر ص ۱۰۶ بحوالہ (تفسیر در منثور)۔ پس جس بندے نے اپنے پیرو بزرگ کو راضی اللہ کہنا ہے پہلے اس کا ایمان ثابت کرے۔ جب مومن ثابت ہو گیا تو **لقد رضی اللہ عن المومنین** میں خود بخود شامل ہو جائے گا۔

جہاں نے کس طرح بدلے ہیں اپنے طور سنو
فریب و مکر کا قصہ ذرا بغور سنو

ہم اس کے دعویٰ ایمان پہ ہی حیراں تھے
وہ مقابل علیؑ بن بیٹھا لو اور سنو

صرف دست نبوت پر بیعت کر کے جنت میں جانے والوں خدا کی طرف سے جو بیعت پر شرط لگائی گئی ہے اس پر بھی تو غور کریں قرآن:

تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوائے اس کے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ ان کے پس جس نے عہد توڑا پس سوائے اس کے نہیں کہ عہد توڑا اوپر جان اپنی کے کیوں مسلمانوں حضور پور نور صلی اللہ علیہ وآلہ کو میدان میں چھوڑ کر بھاگنے والوں نے عہد توڑا ہے یا کہ نہیں ہاں اگر میدان سے بھاگنے کے بعد عہد ٹوٹ سکتا ہے تو اول و ثانی اور ثالثہ وغیرہ نے تو ہر مقام پر عہد توڑنے کا مظاہرہ خوب فرمایا ہے اور بیعت رضوان سے خارج ہو گئے۔

جنگ خیبر میں حضرت عمر علم لے کر گئے وہ شکست خوردہ واپس پلٹے اصحاب ان کی بزدلی کی شکایت کرتے تھے اور وہ اصحاب کی بزدلی کا شکوہ کرتے تھے۔ تاریخ طبری۔ ماخوذ المجالس المرضیہ ص ۸۳ شبلی نعمانی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ان بزرگوں میں سے تھے جو احد کے میدان سے بھاگ گئے تھے مگر خدا نے انہیں معاف کر دیا۔ الفاروق ص ۹۵۔ جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت ابوبکر کو سپہ سالار بنا کر بھیجا لیکن وہ ناکام آئے۔ پھر حضرت عمر مامور ہوئے وہ برابر دو دن جا کر لڑے لیکن دونوں دن ناکام رہے۔ الفاروق ص ۱۰۴۔ حضرت عثمان جنگ احد میں سب سے پہلے بھاگ گئے تھے

اور تیسرے روز پلٹ کر مدینے تشریف لائے۔ تذکرۃ الخواص ص ۶۶۔ میں کہتا ہوں اصحاب نواز حضرات ان کی زندگی کا نظر عمیق سے مطالعہ فرما کر ثابت کریں کہ جنگ بدر۔ احد۔ خندق۔ خیبر۔ حنین و غیرہم میں انہوں نے کیا اسلامی کارنامہ پیش کیا ہے۔ ہاں اگر سوائے بھاگنے کے اور کوئی کمال ان بزرگوں کا نہ ملے تو مان لینا۔ چاہیئے کہ انہوں نے نکث بیعت کی ہے۔

اب چوتھی آیت دیکھیں جو اصحاب پرور حضرات پیش کرتے ہیں (پارہ ۱۰ ع ۶) جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا۔ بیچ راہ خدا کے اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ یہ لوگ یقیناً ایمان والے ہیں واسطے ان کے بہشت ہے اور رزق با کرامت ہے (رفیع الدین) اس آیت میں ہر مہاجر کو جنت کی خوشخبری نہیں ہے بلکہ ایمان لانا۔ ہجرت کرنا اور خدا کے راستہ میں جہاد کرنا شرط ہے۔ اگر کوئی بزرگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان بھی لایا ہو اور خدا کی راہ میں ہجرت بھی کی ہو اور میدان جہاد میں ثابت قدم بھی رہا ہو تو ہمیں ان کے فضائل تسلیم کرنے میں کوئی انکار نہیں ہے۔ جن لوگوں کے کمال ایمان کے طبل بجائے جاتے ہیں ان کا اپنا ہی فرمان ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے دن جب مشرکین سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دب کر صلح کی تو میں نہایت حیران ہوا اور اسی اضطراب کی حالت میں ابوبکر کے پاس گیا اور کہا کہ اس طرح دب کر کیوں صلح کی جائے۔ انہوں نے سمجھایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں اسی میں مصلحت ہوگی۔ اس پر بھی حضرت عمر نے کہا کہ مجھے تسکین نہ ہوئی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور اس طرح سے گفتگو ہوئی:

حضرت عمر: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ رسول خدا صلعم نہیں ہیں۔

رسول اللہ: بے شک ہوں۔

حضرت عمر: کیا ہمارے دشمن مشرک نہیں ہیں۔

رسول اللہ صلعم: ضرور ہیں۔

حضرت عمر: پھر ہم اپنے مذہب کو کیوں ذلیل کریں۔

رسول اللہ صلعم: میں خدا کا پیغمبر ہوں اور خدا کے حکم کے خلاف نہیں کرتا۔

حضرت عمر کی گفتگو اور خصوصاً انداز گفتگو اگر چہ خلاف ادب تھا۔ چنانچہ بعد میں ان کو سخت ندامت ہوئی اور اس کے کفارے کیلئے روزے رکھے۔ نفل پڑھے۔ خیرات دی اور غلام بھی آزاد کیے۔ (بخاری مترجم پارہ ۱۱ص ۹، ص ۱۰۔ الفاروق ص ۱۰۱)۔ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ اس روز خدا کی قسم مجھے نبوت پر ایسا شک ہوا ہے۔ (رسول مقبول صلعم ص ۱۵۷ تاریخ خمیس جلد ۲ ص ۲۲۔ تاریخ حبیب السیر جلد ۱ جزو سوم ص ۵۳ پر بھی مکالمۂ عمر درج ہے)۔ فرمائیں کیا یہ کامل الایمان انسان کی نشانی ہے یا اس سے ضعیف الایمان بزرگ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ جنگ احد کے میدان سے حضرت عمر بھاگ گئے تھے تفسیر کبیر میں ہے کہ حضرت عمر بھاگے تو تھے مگر ان کا شمار پہلے بھاگنے والوں میں سے نہیں تھا۔ بروایت درمنثور حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب میں احد کے دن بھاگا تو پہاڑ پر چڑھ گیا جس طرح کے پہاڑی بکرا کود کر چڑھ جاتا ہے۔ (المجالس المرضیہ ص ۸۲)۔ مسلمانوں فیصلہ تو کریں کہ آیت مذکورہ میں ان بزرگوں کا کونسا اور کتنا حصہ ہے؟؟؟

عدو میں چھوڑ کے جو بھاگ جائے دشمن ہے
جنازہ جان کے پڑھنے نہ آئے دشمن ہے
اٹھایا جاتا ہے دشمن کو اپنی محفل سے
کسی کو آگ سے جو گھر جلائے دشمن ہے

تصدیق شیرازی

اس کے بعد اب پانچویں آیت پیش کرتا ہوں جو اصحاب ثلاثہ کی شان میں مسلمان فخر سے

بیان کرتے ہیں۔اور آگے بڑھ جانے والے پہلے ہجرت کرنے والوں سے اور وہ لوگ کہ پیروی ان کی ساتھ نیکی کے راضی ہوا۔ اللہ ان سے اور راضی ہوئے اور اس سے اور تیار کی ہیں واسطے ان کی بہشتیں چلتی ہیں نیچے ان کی نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ اس کے ہمیشہ یہ ہے مراد پانا بڑا (ترجمہ رفیع الدین) اس آیت کریمہ نے خود رہنمائی فرما دی کہ **والسبقون الاولون** سے مراد سبقت الی الایمان ہے نہ کہ سبقت الی الہجرت مراد ہے۔ اگر سبقت الی الہجرت ہوتی تو انصار کے نام کی کیا ضرورت تھی۔

اور سابق بالا ایمان حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ جلال الدین سیوطی نے تسلیم کیا ہے کہ جب ابوبکر ایمان لائے تو اس سے پہلے پانچ آدمی ایمان لا چکے تھے۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۳۱۔ سید ابو طالب ہروی اور صاحب تفسیر ثعلبی جو علمائے اہل سنت سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن ایاس بن عفیف نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں تجارت کی غرض سے مکہ آیا اور عباس بن عبدالمطلب کا میں مہمان ہوا کیونکہ اس سے میرے تعلقات بہت اچھے اور گہرے تھے۔ ایک روز میں اور عباس مقام منیٰ میں تھے کہ ایک جوان آیا اور آسمان کی طرف وہ دیکھتا تھا بعد اس کے وہ کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور اسی وقت ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے جانب راست کھڑا ہوا اور بعد اس کے ایک عورت آئی جوان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئی اور اس جوان نے رکوع کیا تو اس کے ہمراہ اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔

بعد اس کے اس نوجوان نے سجدہ کیا تو ان دونوں نے بھی اس کے ہمراہ سجدہ کیا اور جس وقت اس نوجوان نے سر اٹھایا تو ان دونوں نے بھی سر اٹھایا۔ تب میں نے کہا کہ یہ نوجوان میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا نے مجھ کو پیغمبر بنا کر کے بھیجا ہے اور کسریٰ اور قیصر کے خزانوں کا میں مالک ہوں اور یہ لڑکا علی ابو طالب علیہ السلام کا بیٹا ہے اور یہ عورت خدیجہ بنت خویلد ہے جو زوجہ ہے میرے

بھتیجے محمد ﷺ کی اوران دونوں ہی نے محمد ﷺ کے دین کی پیروی کی ہے۔ خدا کی قسم تمام روئے زمین پر اس مذہب کا آدمی سوائے ان شخصوں کے کوئی نہیں ہے۔ اسماعیل کا دادا عفیف جب مسلمان ہوا تو اس نے کہا کہ کاش کہ میں چوتھا ان میں سے ہوتا۔ تفسیر عمدۃ البیان جلد۲ ص۴۔ سید ابوطالب ہروی نے اپنی مسند میں لکھا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ درود بھیجا مجھ پر اور علی علیہ السلام پر فرشتوں نے سات برس سب سے پہلے اور عبداللہ بن موسیٰ نے روایت کی ہے۔ عباد بن عبداللہ سے کہ میں نے علی علیہ السلام سے سنا ہے فرمایا کہ میں بندہ خدا کا ہوں اور بھائی اس کے پیغمبر کا اور میں صدیق اکبر ہوں اور بعد میرے صدیق اکبر نہ کہلائے گا اپنے تئیں مگر دروغ گو افترا کرنے والا۔ میں نے نماز پڑھی ہے سات برس سب آدمیوں سے پہلے۔ تفسیر عمدۃ البیان جلد۲ ص۴۔ یہ ہیں سابق بالا یمان اور اس آیت میں شرط بھی پیروی کی لگائی گئی ہے۔ اگر کوئی سابق بالا یمان بھی ہوا اور اس کی پیروی نہ کرتے تو اس سے اللہ تعالیٰ ہرگز راضی نہیں ہے۔

ہاں اگر السابقون سے مراد ہجرت ہی لی جائے تو سب سے پہلے ہجرت تو حبشہ کی طرف مسلمانوں کی ہے اور اس وقت کے راس و رئیس حضرت جعفر بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔ اول و ثانی تو پھر بھی محروم ہی رہے۔ میں کہتا ہوں کہ کسی آدمی کا ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ خاتمہ بالخیر ضروری ہے۔ روایت ہے کہ سعد بن معاذ صحابی کا انتقال ہوا تو حضور پرنور ﷺ نے ہی اسے غسل دیا۔ کفن پہنایا اور قبر تک ننگے پاؤں تشریف لے گئے۔ سعد کی ماں نے اپنے بیٹے کو جنت کی خوشخبری دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خاموش رہو۔ سعد فشار قبر میں مبتلا ہے۔ صحابہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ سعد اپنے اہل وعیال کے ساتھ بد خلقی کیا کرتا تھا۔ (احسن الفوائد ص ۲۳۸)۔

اس کے بعد ایک حدیث بھی پیش خدمت کرتا ہوں۔

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال یردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رائتھم ورفعوا الی اختلجوا دونی فلاقولنا الی رب اصیحابی اصیحابی فلیقالن لی انک لا لاتدری ما احدثو ابعد ک۔ مسلم شریف جلد۲ ص۲۷۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ حوض کوثر پر چند آدمی ایسے آئیں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے جب میں ان کو دیکھوں گا میرے سامنے کر دیئے جائیں گے تو روکے جایں گے میرے سامنے سے میں کہوں گا پروردگار یہ تو میرے صحابی ہیں۔ صحابی ہیں تو جواب ملے گا تم نہیں جانتے کہ جو تمہارے بعد انہوں نے کیا۔ احداث کئے تھے۔ بس ایمان اور عمل کے بغیر نجات ناممکن ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اب میں چھٹی آیت پیش کرتا ہوں جس پر مسلمان یار غار کے فضائل ترتیب دیا کرتے ہیں۔

(پارہ ۱۰ ع ۱۲)۔ پس تحقیق مدد دی ہے اس کو اللہ نے جس وقت نکال دیا تھا اس کو ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے دوسرا دو میں کا جس وقت کے وہ دونوں بیچ غاروں کے تھے۔ جس وقت کہ کہتا تھا واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا۔ تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اتاری اللہ نے تسکین اوپر اس کے اور قوت دی ساتھ اس کو لشکروں کے کہ نہیں دیکھا تم نے ان کو۔ (ترجمہ رفیع الدین)

اس آیت میں دو لفظوں پر زیادہ تر زور دیتے ہیں ایک لفظ صاحب اور دوسرا لفظ سکینہ۔ ان دونوں کا جواب عرض کرنا ہے کہ صاحب تو خدا تعالیٰ نے کافروں کو بھی فرمایا ہے سنو۔ اے میرے قید

کے ساتھیوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے قید خانے کے صحابی کافر تھے۔ مگر قید خانے میں ساتھی ہی تھے اور سنو نہیں بہکا ساتھی تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا۔ اس مقام پر حضور پر نور ﷺ کو کافروں کا صاحب کہا گیا ہے۔ اور امت ہونا مانند مچھلی والے کے جس وقت کے پکارا اور وہ غم سے پھرا تھا۔ تو یہاں حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے صحابی کہلائے جا رہے ہیں اور قرآن مجید میں کئی مقام پر **اصحب النار** ہے تو اس مقام پر خدا نے اول کو حضورؐ کا صاحب فرما دیا تو کونسا اس بزرگ کا کمال ہے۔

ایک آیت اور دیکھیں (پارہ ۱۵ ع ۱۳) تو قدرت نے غار کو کہف فرما کر لفظ اصحاب کو واضح فرمایا ہے۔ دوسرا ہے لفظ سکینہ کہ جس پر زور دیا جاتا ہے کہ سکینہ ابوبکر پر نازل ہوا ہے یہ غلط اور محض غلط ہے۔ آیت کی تمام ضمیریں حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف راجع ہیں اور مصیبت میں بھی رسول خدا ﷺ ہی ہیں اور سکینہ ابوبکر کے لئے کیسے ہوگا۔ ملاں کہتے ہیں کہ نبی تو بالکل مطمئن تھے۔ انہیں تسکین اور پر رسول ﷺ اپنے کے اور اوپر ایمان والوں کے۔ کیوں مسلمانوں سکینہ رسول ﷺ پر بھی اترا کرتا ہے کہ نہیں ثابت ہوا کہ اس مقام پر سکینہ نبی اکرم ﷺ پر ہی نازل کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ابوبکر نے غار کے منہ پر فوراً ببول کا درخت اگتا دیکھا۔ مکڑیؑ نے جالا تنا اور فوراً کبوتری نے انڈے بھی دے دیئے۔

یہ تین معجزے ابوبکر نے دیکھے اور پھر ایسا کردار ادا فرمایا کہ خدا نے لاتحزن کہنے کی ضرورت محسوس فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حبیب تسکین رکھ جو کچھ اس کا جی چاہے کرتا رہے اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ اس کے علاوہ **ان اللہ معنا** پر آپ لوگ خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے۔ مگر میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ نہیں ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ جہاں بھی کوئی ایک ہوگا تو خدا دوسرا اگر دو ہوں گے تو خدا تیسرا ہر مقام پر اس کی ذات ساتھ ہے۔ حضرت ابوبکر کی فضیلت میں کوئی واضح آیت پیش کریں۔ اشد خطرے کے

مقام پر رونا تو کوئی فضیلت نہیں بلکہ کمزوری ایمان کی دلیل ہے۔

جرار کو فرما کے اسد اللہ جزا دے دی — کسی فرار کو فرما کے لاتحزن سزا دے دی
کچھ اس انداز سے حیدرؑ نے اپنی جان نچھاور کی — مسرت میں علیؑ کو کبریا نے ہر رضا دے دی

اب ساتویں آیت بھی پیش خدمت ہے۔(پارہ ۵ ع ٦)

جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول علیہ اللہ کی پس یہ لوگ ساتھ ان کے ہیں کے نعمت کی ہے۔ اللہ نے اوپر ان کے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق (ترجمہ رفیع الدین) اس آیت میں فرمانبرداری کی شرط اول ہے اور فرمانبرداری کرنے والے انبیاء۔ صدیق۔ شہدا اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ ان بزرگوں کی فرمانبرداری کیا خوب ہے کہ ان کے حمایتی فخر سے یہ فرماتے ہیں سنو لکھا ہے کہ تمام لشکر جنگ حنین میں پسپا ہو گیا اور فقط چار آدمی سلطان الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء کے ساتھ رہ گئے۔ حضرت علی علیہ السلام۔ عباس علیہ السلام۔ ابو سفیان بن الحارث اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ تفسیر حسینی قادری جلد ا ص ۳۸۵۔ جن کی بہادری اور کراری کا ڈھونڈرا بجایا جاتا ہے وہ کہیں نظر ہی نہیں آتے۔

اب صحابہ کی صداقت کے بھی دو فقرے سن لو۔ (مولف بخاری شریف جلد ا ص ۵۷ پر تحریر فرماتے) ہیں کہ میں نے چھ لاکھ احادیث دو۔ دو نقل پڑھ کر اور خدا سے استخارہ کر کے جمع کی تھیں۔ جن سے میں نے ساتھ ہزار دو صد پچھتر حدیثیں چن لیں اور باقی پانچ لاکھ بانوے ہزار سات صد پچیس حدیثیں میں نے غلط سمجھ کر رد کر دیں۔ یہ ہے صحابہ کی صداقت بیانی کی دلیل میں نے روز حساب لگایا تو ثابت ہوا کہ ایک دن میں صرف بخاری شریف کے مولف کی تحقیق کے مطابق لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف ساڑھے اکہتر احادیث غلط منسوب کی تھیں۔ اس کے علاوہ بھی حدیث کی درجنوں کتابیں ہیں کم از کم صحاح ستہ اور موطا امام مالک ہی سہی۔ ان سب کی کیفیت جمع کرنے کے بعد کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔ کیا یہ لوگ صدیقین ہیں۔ شبلی نعمانی اپنی کتاب امام اعظم کے ص ۱۹۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ سینکڑوں، ہزاروں، بلکہ لاکھوں حدیثیں دانستہ لوگوں نے وضع کر لیں۔ حضرت ابو ہریرہ سے ابو سلمہ نے پوچھا کہ آپ حضرت عمر کے زمانہ میں بھی اس طرح حدیثیں روایت کیا کرتے تھے۔ بولے کہ نہیں ورنہ عمر درے مارتے تھے۔ امام اعظم ص ۱۹۰۔ اگر کوئی صاحب یہ فرمائے کہ صحابہ کے زمانہ میں تو ایسا نہیں ہوا بلکہ بعد میں حدیثیں وضع ہوئیں تو میں عرض کروں گا کہ حضرت ابو ہریرہ کا اپنا بیان ہی کافی ہے اور وہ خود بھی تو اصحاب رسول ﷺ تھے۔ اس کے علاوہ شبلی نعمانی نے تحریر فرمایا ہے کہ خود صحابہ کے عہد میں اہل بدعت نے سینکڑوں ہزاروں حدیثیں ایجاد کر لی تھیں۔ امام اعظم ص ۱۹۰۔

اب میں آٹھویں آیت جو صحابہ کی شان میں بیان ہوتی ہے۔ پیش کرتا ہوں۔

محمدؐ رسول کا ہے اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اور کفار کے اور رحمدل ہیں درمیان اپنے دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے چاہتے ہیں۔ فضل خدا کا اور رضامندی اس کی نشانی ان کے بیچ مرہون ان کے کہ ہے اثر سجدے کے سے یہ ہے صفت ان کی بیچ توراۃ کے اور صفت ان کی بیچ انجیل کے (رفیع الدین)۔ اس آیت میں آپ لوگ نرالا تک لگاتے ہیں کہ **والذین معه** سے حضرت ابو بکر **اشداءُ علی الکفار** سے حضرت عمر اور **رحماء بینهم** سے حضرت عثمان اور **رُکعاً و سجداً** سے حضرت علی علیہ السلام مراد ہیں۔ مگر قابل غور مقام یہ ہے کہ اگر ایسا ہی ہے تو سقیفہ بنی ساعدہ میں خلافت کے بارے میں کیوں انصار و مہاجرین میں جھگڑا فساد ہوا۔

کیا اچھا ہوتا کہ کوئی صاحب یہی آیت پڑھ کر خلافت کو ترتیب دے لیتا اور بعد میں حضرت ابوبکر کو حضرت عمر کے بارے میں وصیت نامزدگی نہ کرنی پڑتی اور حضرت عمر کو چھ آدمیوں کی کمیٹی نہ بنانی پڑتی اور حضرت عثمان کے بعد حضرت علی علیہ السلام بھی چپکے سے ظاہری خلافت کی بوسیدہ مسند سنبھال لیتے کہ اب میری باری آگئی ہے اور خال المومنین اور ام المومنین اسی آیت کا ہی احترام فرماتے اور ہزاروں مسلمانوں کا خون نہ بہاتے۔ کیوں مسلمانوں حضرت عائشہ اس تمہاری ترتیب سے ناواقف تھیں جو ہزاروں مسلمانوں کو ساتھ لے کر بصرہ میں تشریف لائیں اور اپنے پردے کی عظمت کو بھی قصاص عثمان پر قربان کر دیا۔ معلوم ہوا کہ مسلمان واقعہ قرآنی آیات کو ترتیب دے دیا کرتے ہیں جیسا ظہور میں آتا گیا ہے۔ ویسی ہی تفسیر ہوتی گئی۔ استغفر اللہ ربی واتوب الیہ۔

ہاں اگر ایسا ہی ہے کہ معہ سے حضرت ابوبکر مراد ہیں تو تین سال حضور پرنور ﷺ شعب ابی طالب میں نہایت عسرت و تنگی کی زندگی گزار رہے تھے اور درختوں کے پتے کھاتے تھے۔ وہاں معہ کو دکھلاؤ اس واقعہ پر دنیا کی ہر تاریخ اس کا جواب نہیں میں دے گی کہ ابوبکر شعیب ابی طالب میں کہیں نظر آتے۔ چلو تین سال کا انہوں نے روزہ ہی رکھ لیا ہوگا تو دعوتِ ذوالعشیرہ میں ہی دکھلا دو ہرگز نہیں دکھلا سکو گے۔ ہاں اگر یہ نہ دکھلا سکو تو طائف کی طرف آتے جاتے ہی کہیں ابوبکر کو ساتھ دکھلا دو۔ چلو مسلمانوں تم نبی کے غسل و کفن اور جنازہ پر ہی دکھلا دو۔ اگر نہ دکھلا سکو تو قرآن مجید کو اپنی مرضی سے بیان نہ کیا کرو قیامت کا دن نہایت سخت دن ہوگا۔ فاتقو اللہ۔

تم تو پھولوں کے خریدار نظر آتے ہو
میرے دامن میں تو کانٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں

دوسری تفسیر کی جاتی ھے کہ اشداءُ علی الکفار سے مراد حضرت عمر ھیں

تعجب کا مقام ہے کہ جس بزرگ نے ساری زندگی میں کسی ایک کافر و مشرک کو بھی قتل کرنا گوارہ نہیں کیا اسے اشدء علی الکفار کا خطاب دیا جاتا ہے۔ بتاؤ جنگ بدر میں جنگ احد میں۔ جنگ خیبر میں جنگ حنین میں کتنے کافر اس بزرگ نے قتل کیے ہیں۔ کسی کافر کا نام تو بتلاؤ؟

ہاں ایک واقعہ اشدُ اء علی الکفار کا ضرور ملتا ہے۔ اسے میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ مقام حدیبیہ پر پہنچ کر آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ قریش مکہ کے پاس اکابر صحابہ میں سے کسی کو سفارت کے طور پر بھیجیں کہ ہم کو لڑنا مقصود نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کو اس خدمت پر مامور کرنا چاہا۔ انہوں نے عرض کی کہ قریش کو مجھ سے عداوت ہے اور میرے خاندان میں وہاں کوئی شخص میرا حامی موجود نہیں۔ عثمان کے عزیز و اقارب وہی ہیں اس لئے ان کو بھیجنا مناسب ہوگا الفاروق ص ۱۰۰۔ رسول مقبول ۱۵۳۔ معارج النبوت رکن چہارم ص ۱۹۱۔ تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۱۹۹ یہ ہے **اشداءُ علی الکفار**۔ مسلمانوں! کافروں سے ڈرنے والا اگر اشداء علی الکفار ہے تو کافروں کو قتل کرنے والا کیا ہوگا۔ کاش کہ مسلمان اس مقام پر واقعہ شب ہجرت میرے مولا کا بستر رسول ﷺ پر چین سے سونا پڑھ کر انصاف کرتے کہ اشداء علی الکفار کون ہے۔

تاریخ کا ایک اور واقعہ دیکھ لیں کہ جنگ خندق میں عمرو بن عبدود نے خندق پار کر کے رسول خدا ﷺ کے خیمہ میں نیزہ مارا اور کہا اے محمد ﷺ کسی جوان کو میرے مقابلہ کے لئے بھیجو یا خود باہر نکل کر میرا

مقابلہ کرے حضورﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس کتے کو جواب دے۔ جب تیسری بار عمر بن عبدود نے **ھل من مبارز** کہا تو حضرت عمر نے عمرو بن عبدود کا اس طرح قصیدہ بیان کرنا شروع کیا کہ اے مسلمانوں ہم ایک مرتبہ طائفہ قریش کے ساتھ جن میں عمرو بن عبدود بھی تھا۔ بہت سا مال تجارت لے کر شام کی طرف جا رہے تھے کہ ناگاہ ہزار کے قریب رہزنوں نے ہمارا راستہ روک لیا۔ اہل قافلہ نے مال و جان سے ہاتھ دھو لئے۔ اسی اثناء میں عمرو بن عبدود نے ایک شتر کا بچہ بجائے ڈھال ہاتھ میں لیا اور شیر ژیاں اور پیپل و دماں کی طرح مخالفوں پر حملہ کیا اور اس طرح انہیں مارا کہ سب کے سب بھاگ گئے۔ رسول مقبولﷺ ص ۱۴۷۔ سیرت رسول ص ۱۰۱ کیوں مسلمانوں عمر بن عبدود کا اس انداز سے تعارف کرانے والا **اشداء علی الکفار** ہے یا عمرو بن عبدود کو قتل کرنے والا **اشدء اعلی الکفار** ہے۔

آگے ہے **رُحماء بینھم** میں رحم دل، اصحاب پرور اور بنی امیہ کے نمک خواروں کا بیان ہے کہ اس سے مراد حضرت عثمان ہیں کہ وہ بڑے رحمدل تھے۔ بتاؤ مسلمانوں اگر واقعی عثمان رحمدل ہی تھے تو ابوذر غفاری کو کس نے جلاوطن کیا تھا اور حضرت عمر کو کس قدر اس نے مارا کہ عمار کو فتق کی بیماری ہو گئی تھی اور ابن مسعود تو اس کی زدوکوب سے مر گیا۔ تاریخ آعشم کوفی ص ۲۷۹۔ تفسیر عمدۃ البیان جلد ۳ ص ۲۷۷۔ کیا یہی رحمدلی ہے کہ والی مصر عبداللہ ابن سعد کو ابن ابی سرح کو خفیہ خط لکھا جا رہا ہے کہ جب محمد بن ابوبکر مصر میں پہنچے تو اسے اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا جائے۔ تاریخ اعشم کوفی ص ۳۱۷۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۶۵۔ یا یہ رحمدلی ہے کہ اپنے قاتل عبدالرحمن ابن ملجم ملعون کو شربت شیر پلایا جا رہا ہے۔ اپنی غرض کی تفسیر کرنے والوں انصاف کرو اور اپنے ایمان کا سینہ چاک نہ کرو۔ کیا صحابہ کرام نے بھی اس آیت کی اس طرح تفسیر بیان کی ہے۔ یا مدعی سست اور گواہ چست کی مثال تم ہی نے قائم کی ہے۔

اب آخر میں صرف صحابی کی تعریف بیان کر کے میں تمہید ختم کرتا ہوں۔

هم المومنون الذین ادر کو اصحبة النبی صلی الله علیه واله وسلم مع الایمان ای مع استوء الایمان و بقائه وعند و فاته۔ حاشیه شرح تهذیب اول خطبه ص ۳۔

وہ مومن لوگ جنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی ہو ایمان پختہ کے ساتھ اور باقی زندگی بھی پختہ ایمان پر گزری ہو اور مرتے وقت بھی شمع ایمان لے کر قبر میں جائے وہ حقیقی صحابی ہے۔ مسلمانو اگر کوئی صحابی بنے تو ہم اس کے غلام ہمارے بچے اس کے غلام۔ ہماری قوم اس کی خادم۔ ہمارا مذہب اس کا مداح۔ ہماری جان اس پر قربان ہمارا قائم اس پر ایمان اور یہ قرآن کی آیتیں اور اسی کی شان۔ کیوں مسلمانو!! اگر سب لوگ رسول خدا ﷺ کے ساتھی نیک ہوتے تو کربلا میں جو لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے آئے تھے۔ ان میں بائیس صحابی رسول ﷺ بھی تھے۔

(مواعظ حسنہ ص ۳۷۴)۔

آخر وقت رسول خدا ﷺ نے فرمایا! اے میرے صحابیو کاغذ قلم دوات لے کر آؤ تا کہ میں تمہیں ایک نوشتہ لکھ دوں کہ میرے بعد گمراہی سے بچ جاؤ۔ حضور ﷺ کے یہ فرمانے پر ایک صحابی نے کہا حسبنا کتاب الله ہمیں لکھوانے کی کوئی ضرورت نہیں اللہ کی کتاب کافی ہے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا قوموا عنی یہ سن کر صحابہ کرام تشریف لے گئے اور حضور ﷺ کے چہرہ انور پر پریشانی افسردگی کی لہر دوڑ گئی۔

من یطع الرسول فقد اطاع الله ج ومن تولی فما ارسلنک علیهم حفیظا

جو کوئی اطاعت کرے رسول کی یقیناً اس نے اطاعت کی اللہ کی اور جو کوئی پھر جاوے پس نہیں

بھیجا ہم نے تجھ کو اوپر ان کے نگہبان۔

کیا غیر خدا سے مدد مانگنا شرک ہے یا نہ مانگنا کفران نعمت ہے

دنیا کا کام ہو یا دین کا ہر کام میں وسیلہ کی ضرورت ہے۔ وسیلہ کے بغیر کوئی کام پورا ہو ہی نہیں ہوسکتا۔ مثلاً کپڑے کی سلائی کرنی ہو تو سوئی دھاگے کی ضرورت ہے، درخت کاٹنا ہو تو کلہاڑا کی ضرورت ہے۔ پانی گرم کرنا ہو تو دیگچی کی ضرورت ہے۔ علم حاصل کرنا ہو تو استاد کا وسیلہ ضروری ہے۔ دنیا میں آنا ہو تو ماں باپ کے وسیلے کی ضرورت ہے۔ مکان پر چڑھنا ہو تو سیڑھی کو وسیلہ بنانا ضروری ہے فرمایئے کیا خدا تعالیٰ کی منشاء کو حاصل کرنا ہو تو کیا وسیلہ کی ضرورت نہ ہو گی، حضور سیڑھی مکان پر چڑھنے کا وسیلہ تو تب ہی ہو سکے گی جبکہ اس کا ایک کونہ مکان کی چھت سے ملا ہوا اور دوسرا سرا زمین سے ملا ہوا ہو۔ اگر سیڑھی کا واسطہ و تعلق صرف مکان کی چھت کے ساتھ ہوا تو زمین والوں کیلئے بے کار ہو گی اور اگر سیڑھی کا تعلق صرف زمین کے ساتھ ہوا تو مکان کی چھت پر چڑھنا ناممکن و مشکل ہو گا اسی طرح میرا وسیلہ وہ ہو سکے گا کہ اس کا ادھر تعلق و ہم سے ہو اور ادھر اس کا واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو۔ ادھر مجھ جیسا ادھر اس جیسا نہ زا ہم جیسا ہو اور نہ زا اس جیسا ہو۔ چونکہ ہم خاکی انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو معلوم کیا جا سکے۔ ادھر اللہ تعالیٰ اتنا بلند و ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس کی ذات پاک دیکھنے میں آتی ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات دیکھائی دینے سے مبرا اور منزہ ہے۔

اگر وہ ہمیں دکھائی دے تو وہ خدا، خدا نہ رہے، ارے جس کو دیکھا جائے گا وہ کوئی جسم ہو گا اور اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیات اور مکانیات سے ارفع و اعلیٰ ہے تو نہ ہم خدا تعالیٰ تک جا سکتے ہیں کہ مجبورو

معذور ہیں اور اللہ ہماری محفل میں آتا نہیں کہ اس کی ذات والا صفات غائب اور مستور ہے تو پھر ہمیں وسیلہ کی ضرورت ہے کہ کوئی ایسا انسان ہو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا و منشاء سے آگاہ کرے۔ ہاں اگر وہ خدا تعالیٰ کی طرح ہوا تو ہم تک نہیں آسکے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور براہ راست جو نہیں جاسکتے تو ہم جیسا ہو تو وہ کیسے جاسکے گا تو وہ بھی نہیں جاسکے گا، پس ثابت ہوا ہے کہ ہمارا وسیلہ وہ ڈھنگ اس جیسا ہو، شکل ہم جیسی ہو، عقل اس جیسی ہو، ذکر ہم جیسا ہو فکر اس جیسا ہو، نام ہم جیسا ہو کام اس جیسا ہو۔ ہم میں آئے تو بالکل بشر نظر آئے اور نوریوں میں جائے تو فرشتوں کا مولا کہلائے اور اللہ تعالیٰ کی منشاء و رضا معلوم کر کے ہمیں بتلائے پھر بارگاہ ایزدی میں ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمائے پیاسوں کو کوثر پلائے اور علی والوں کو جنت جانے کی اجازت فرمائے اور اپنے رحم و کرم سے پل صراط سے پار پہنچائے۔

مسلمانو! خالق کائنات نے ایسے بندے پیدا فرمائے ہیں کہ جو مظہر ذات خدا ہیں، تبھی تو کہا صفی اللہ، نجی اللہ، خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ، حبیب اللہ، وجہ اللہ، لسان اللہ، عین اللہ، ید اللہ، ولی اللہ، کون کہتا ہے کہ یہ خاصان خدا، ہمارے معبود ہیں، بے شک وہ بندہ مشرک ہے جو کسی نبی یا ولی کو خدا کی ذات، خدا کی صفات ذاتیہ اور خدا کی عبادت میں شریک مانے، ارے کوئی اس کا شریک کیسے جبکہ ہر نبی اور ہر ولی اس کی مخلوق ہے وہ خالق، یہ مخلوق، وہ رازق یہ مرزوق، وہ اللہ یہ بندے، وہ معبود یہ عابد، وہ مسجود یہ ساجد، اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کے کسی کمال میں اس کی شریک نہیں ہوسکتی اور اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھے تو بے شک وہ مشرک ہے اور اگر کوئی طاہر و مقدس اشرف و معصوم مخلوق کو اپنے جیسا سمجھے وہ بھی مردود، بے دین کافر و ملحد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم چونکہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے میں اپنے اور تمہارے درمیان ایک مخلوق وسیلہ قرار دیتا ہوں۔ **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** ۔ جس نے میرے رسول صلعم کی اطاعت کی یقیناً اس نے میری اطاعت کی۔ فرمایا اس کی اطاعت میری اطاعت اس کی منشاء

میری منشاء اس کی ناراضگی میری ناراضگی اُس کا غضب میرا غضب، اس کی مرضی میری مرضی، بس محمد صلعم کی اطاعت کرتے جاؤ اور میری رضا پاتے جاؤ، یہ ہے تمہارے اور میرے درمیان وسیلہ کامل، مسلمان وسیلے کا واضح اعلان سنو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

یایها الذین امنوا اتقوا الله و ابتغوا الیه الوسیلة وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون (المائده ۳۵)

اے لوگو! جو ایمان لائے ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اس تک وسیلہ اور جہاد کرو بیچ راہ اس کی کے تاکہ تم فلاح پاؤ۔

تو خالق کائنات نے فرمایا کہ چار چیزوں کے ہونے کے بغیر فلاح و نجات نہیں پا سکو گے، ایک ایمان، دوسرا تقویٰ، تیسرا وسیلہ اور چوتھا ہے جہاد، اگر دعویٰ ایمان ہے مگر تقویٰ نہیں تو جنت نہیں ملے گی۔ ایمان اور تقویٰ دونوں ہیں مگر وسیلہ کامل نہیں تو بخشش نہیں ہوگی اور اگر ایمان تقویٰ اور وسیلہ بھی ہو مگر میدان سے پشت دکھا کر بھاگ جانے کا عادی ہے تو جنت ہرگز نہیں ملے گی اللہ جانے میدان سے بکریوں کی طرح چال بھاگنے والے کس بل بوتے پر جنت میں جانے کا خیال رکھتے ہیں۔ سنو جب تک ایمان، تقویٰ، وسیلہ کامل اور میدان جہاد میں جم کر نہیں لڑو گے۔ جنت میں کبھی جا سکتے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ **واتبعوا الیه الوسیلة** میری طرف آنے کیلئے وسیلہ تلاش کرو۔ وسیلہ بناؤ نہیں بلکہ تلاش کرو۔ وسیلہ بنانا اور بات ہے اور وسیلہ تلاش کرنا اور بات ہے۔ ایک مثال ہی لے لو، تاکہ بات واضح ہو جائے۔ مثلاً مہمان کے آنے پر آپ نے ملازم سے کہا کہیں سے مرغی تلاش کرو تاکہ ذبح کی جائے۔ آپ نے مرغی بناؤ نہیں کہا بلکہ تلاش کرو فرمایا ہے لفظ تلاش اس بات کی دلیل ہے

کہ مرغی پہلے سے ہے صرف تلاش کرنا ہے۔اسی طرح **وابتغوا الیہ الوسیلۃ** کا جملہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ وسیلہ پہلے سے ہے ہمیں تو صرف تلاش کرنے کا حکم ہے وسیلہ بنانے کا حکم نہیں ہے بلکہ تلاش کرنے کا حکم ہے وسیلہ بنانا خدا کا کام ہے اور صرف تلاش کرنا ہمارا کام ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وسیلہ سے مراد نماز ہے یعنی اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ نماز ہے نماز کا وسیلہ قرار دو۔ارے نماز تو خود محتاج وسیلہ ہے بھلا نماز میں محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجو اور کسی قاضی سے فتویٰ تو لا دو، کہ بغیر محمدؐ وآل محمد کے اوپر درود پڑھے نماز قبول ہو جاتی ہے آج سے پہلے تو کسی بزرگ نے ایسا فتویٰ نہیں دیا آج کوئی یزید نواز ملاں فتویٰ صادر کر دے تو اور بات ہے جب نماز خود محتاج وسیلہ ہے تو میرا وسیلہ کیسے بن سکتی ہے میرا وسیلہ تو وہ ہوگا کہ جو صرف خدا کا محتاج ہو اور خدا کی ساری مخلوق اس کی محتاج ہو اور اسی کے بارے میں حکم ہے کہ **وابتغوا الیہ الوسیلۃ** مجھ تک اگر پہنچنا ہے تو وسیلہ تلاش کرو۔

جب میں قرآن وحدیث کو دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ وسیلہ کی تو انبیاء علیہم السلام کو بھی ضرورت پڑی اور وسیلہ کے بغیر نبی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے تو میں اور آپ گنہگار انسان بغیر وسیلہ کے کس طرح اپنے گناہوں کی بخشش کروا کر کامیاب ہو جائیں۔تاریخ وتفسیر گواہ ہے کہ حضرت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے نکالے گئے تو انہوں نے دوسو برس تک کی مدت زمین پر بارگاہ ایزدی میں آہ وزاری اور بے قراری میں گزاری۔تو ایک روز حضرت جبرئیل نے بحکم رب جلیل حضرت آدم کو توبہ کرنے کا طریقہ سمجھایا (بقرہ ۳۸) پس سیکھ لیے آدمؑ نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں پس توبہ قبول کی اس کی، تحقیق وہی ہے توبہ قبول کرنے والا۔مہربان۔یعنی حضرت آدمؑ نے یہ دعا کی تھی۔اے میرے اللہ میں محمد وآل محمد را واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو میری کمزوریوں سے درگزر فرما۔پس ادھر محمد وآل محمد کا واسطہ دے کر دعا کی ادھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی توبہ قبول

فرمائی ۔(جذب القلوب ص ۲۳۵۔ تفسیر انوار النجف جلد ۲ ص ۱۱۴)۔ مسلمانوں! جب حضرت آدمؑ کی بغیر وسیلہ کے نہ گزری تو تیری میری کیسے گزر جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ وسیلہ کی ہر کام میں اور ہر وقت ضرورت ہوا کرتی ہے ایک مثال دیتا ہوں۔ مولوی صاحب نے حکم کیا کہ چند روز کے لئے گائے میرے پاس بھیج دینا میں نے خیال کیا کہ مولوی صاحب وسیلہ کے تو قائل ہیں ہی نہیں میں نے ڈر کے مارے بغیر وسیلہ کے گائے بھیجنا چاہی تو بس میں نے گائے کو چھوڑ دیا کہ مولوی صاحب کے پاس پہنچ جائے، گائے چلی اور زمیندار کے کھیت جوار میں پھر باجرے میں، پھر کما میں، پھر کپاس میں، پھر پھاٹک میں پھر چودہ دن کے بعد نیلام ہونے کے لئے بازار میں۔ فرمائیے بغیر وسیلے کے میاں جی کے پاس گائے پہنچ جائے گی۔ ہرگز نہیں تو دنیا کا معمولی کام بھی جب بغیر وسیلہ کے نہیں ہو سکتا تو دین کا کام کس طرح بغیر وسیلہ کے نہیں ہو سکتا تو دین کا کام کس طرح بغیر وسیلہ کے ہو جائے گا۔ کیا کبھی کسی نے کسی وہابی ملاں کو دیکھا ہے کہ اگر اس کے گھر میں چوری ہو جائے تو تھانہ کی بجائے مسجد میں جا کر رپٹ درج کرائے۔ ہاں یہ درست ہے کہ رپٹ تھانے میں درج کرائیں اور خدا اسے دعا مسجد میں مانگنی چاہیے۔

اسی طرح جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی کو لے کر چلے تو ایک مقام پر پہنچ کر کشتی بھنور میں آ گئی اور ڈوبنے کا خطرہ لاحق ہوا۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے بھی بایں الفاظ خدا تعالیٰ کو وسیلہ کا واسطہ دیا۔ یعنی اے میرے اللہ میں تجھ سے بحق محمد و آل محمد سوال کرتا ہوں کہ مجھے غرق ہونے سے نجات دے پس **ادھر حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ختم تو ادھر خطرات کے لمحات ختم۔ تفسیر انوار النجف جلد ۲ ص ۱۱۴**۔ مسلمانو! جب حضرت نوح علیہ السلام نجی اللہ کی کشتی ان کے وسیلہ

کے بغیر کنارے نہ لگ سکی تو تیری میری کشتی بحرِ عصیاں سے کس طرح بچ کر کنارے لگ جائے گی۔ یہ روایت مشہور ہے کہ جب کوئی سائل حاجت مند دعا منگوانے کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتا اور اپنی تکلیف عرض کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کے لئے عرض کرتا اور رسول صلعم اس کے لئے دعا مانگتے تو حضور پرنور صلعم فرماتے **اللھم ارحم علی فلاں بحق علی ابن ابی طالب** میرے اللہ میں تجھے تیری بارگاہ میں علی ابن ابی طالب کا واسطہ دیتا ہوں کہ فلاں بندے پر رحم فرما کر اس کی فلاں حاجت پوری کر دے۔

کہتے ہیں کہ یہی رسول اللہ روش وطور طریقہ دعا کر رہا۔ صحابہ کرام تشریف لا کر اپنی حاجت عرض کرتے اور رسول اللہ صلعم علیؑ کا واسطہ دے کر دعا مانگتے ہیں۔ صحابی بھی آخر انسان ہی تھے ان کے دل میں خیال آیا کہ جب ہمارے لئے حضور پرنور دعا مانگتے ہیں تو وسیلہ ابو طالب کا لال ہوا کرتا ہے اور جب کبھی علیؑ کو دعا کی ضرورت پڑی تو یقیناً تو ہم میں سے ہی کوئی وسیلہ بنے گا۔ مدت گزر گئی اسی تمنا میں کسی روز حضرت علی بارگاہِ رسالت میں دعا کے لئے حاضر ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ بارہ سال کے بعد تو خدا دشمن کی بھی سن لیتا ہے آخر وہ دن آ ہی گیا کہ ایک روز صحابہ کرام تاجدارِ رسالت کی خدمت میں تشریف فرما تھے کہ جناب حیدر کرار نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرما دیں کہ میری فلاں مراد پوری ہو جائے، صحابہ کرام نے سنا کہ مدت کے بعد آج ہماری تمنا بھی پوری ہو ہی گئی۔ پہلے رسول اللہ صلعم ہمارے لئے دعا کرتے تھے تو خدا تعالیٰ کو علیؑ کا واسطہ دیا کرتے تھے آج علیؑ کے لئے دعا کرتے ہوئے کسی صحابی کا واسطہ ہو گا۔ ممکن ہے کسی کے دل میں خیال آیا ہو گا کہ آج ہماری عظمت ظاہر کرنے کا وقت آ ہی گیا۔ ادھر علی کے حق میں دعا کرنے کے لئے دستِ نبوت بلند ہوئے ادھر صحابہ کرام کے جوش وہوش بلند ہوئے۔ جبرائیل نے آسمانوں کی مخلوق سے کہا کہ ذرا جھک کر دیکھو کہ آج سرور

کائنات حضرت امیر علیہ السلام کے لئے دعا کرر ہے ہیں۔ کائنات نے کان لگا کر سنا کہ نبی اکرم بارگاہ احدیث میں عرض کرر ہے تھے۔ **اللہ ارحم علی بحق علی ابن ابی طالب** ۔میرے اللہ علیؑ پر رحم فرما تجھے علیؑ ابن ابی طالب کا واسطہ۔ اللہ اکبر۔ حیدر کرار علیہ السلام کو اگر دعا کی حاجت ہو تو بھی علیؑ کے لئے علیؑ ہی کا واسطہ بنتا ہے۔

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

پاک پیغمبرؐ نے فرمایا ہے علیؑ وہ ذی وقار
عظمت حیدرؑ کا عارف ہے نبی یا کردگار
مرتضٰی کی شان میں جو کرے تقصیر کچھ
اس قسم کے حجتہ الاسلام پر بھی بے شمار
(تصدق شیرازی) صلوۃ

تفسیر برہان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک یہودی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور تیر نظر سے اس نے حضور صلعم کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا اے یہودی تیری کوئی حاجت ہے تو سوال کر۔ اس نے عرض کی کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ افضل ہیں یا کہ حضرت موسیٰؑ جس کو اللہ نے اپنا کلیم بنایا ہے اور اس پر توریت نازل کی۔ عصا کا معجزہ عطا کیا۔ سمندر کو چیرا اور بادل کا سایہ عطا کیا۔ یہودی کی گفتگو آپ خاموشی سے سنتے رہے۔ جب وہ اپنے بیان کو ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا انسان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اپنی خود تعریف کرے لیکن میں کہتا ہوں کہ آدمؑ سے جب ترک اولیٰ ہوا تو اس نے توبہ میں محمد آل محمد کا واسطہ پیش کر کے دعا مانگی تو قبول ہوئی۔ اسی طرح حضرت نوحؑ کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خطرہ لاحق ہوا تو محمد وآل محمد کے وسیلہ سے دعا مانگی پس نجات پا کر کنارے پر پہنچے اور حضرت ابراہیمؑ نے آگ میں جاتے ہوئے دعا کی

اللھم انی اسئلک بحق محمد وآل محمد لما انجیتنی منھا

یعنی اے اللہ محمد و آل محمد کے صدقہ میں مجھے اس سے نجات عطا فرما پس خدا تعالیٰ نے دہکتی ہوئی آگ کو گلزار کر دیا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں گھبراہٹ محسوس کی تو یہ ہی لفظ اپنی زبان پر جاری کئے۔ اللھم انی اسئلک بحق محمد وال محمد لما امنتی۔ یعنی اے اللہ میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ایمان عطا فرما تو ارشاد قدرت ہوا یعنی ڈر نہیں کیونکہ تو ہی غالب ہوگا۔ اے یہودی اگر آج موسیٰ زندہ ہوتے اور اگر میری نبوت پر ایمان نہ لاتے تو ان کا کوئی عمل بھی قبول نہ کیا جاتا اور ان کی اپنی نبوت کوئی فائدہ نہ دیتی اے یہودی جب میری ذریت سے مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ تو حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ اتریں گے اور ان کی نصرت کریں گے اور بوقت نماز ان کو اپنے آگے کھڑا کر کے ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔ تفسیر انوار النجف جلد ۹ ص ۱۸۲، ۱۸۳۔

مسلمانو! جب تمام اولی العزمؑ انبیاء علیہم السلام اپنی ہر مشکل میں انہیں مشکل کشا سمجھ کر محمد و آل محمد ہی بارگاہ احدیث میں رسائی تک کامل و اکمل وسیلہ ہیں۔ سعید ابی خالد باھلی سے مروی ہے کہ اس روز رسول صلعم بخار میں مبتلا تھے تو ہم حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت علی علیہ السلام نے اپنا دایاں ہاتھ رسول اللہ صلعم کے سینے پر رکھ دیا اور کہا ام ملدم چلے جاؤ۔ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضور صلعم نے چادر اتار دی اور فرمایا اے علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے تم کو خصوصیات سے نوازا ہے ان میں سے یہ بات بھی ہے کہ دردوں کو تمہارے بالع کیا ہے جس چیز کو تم بھاگتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے

بھاگ جاتی ہے۔دیکھومیرا بخاراتر گیا۔(کنوزالمعجزات ص۲۲۰)۔

جب کہہ دیانصیریوں نے ہےعلیؑ خدا
فرمایامیں ہوں خادم دربار مصطفیٰ

انکار کررہے تھے جوحق کے امام کا
ان سے کہاہوں مظہر اوصاف کبریا

(تصدق شیرازی)

اعتراض ہوسکتا ہے کہ یہ تمام کتابوں کے حوالے ہیں اور روایات ضعیف بھی ہوا کرتی ہیں تو عرض ہے کہ میں کلام پاک سے ثبوت پیش کرتا ہوں۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

نماز ہم اس لئے پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔ہم پر نماز فرض ہے ساری دنیا پر نماز صرف اور صرف فرض وواجب ہے۔مگر معصوم یعنی رسول اللہ پر دوطرح سے نماز واجب ہے ایک تو یہ کہ نماز پڑھنا نبی پر بھی واجب ہے اور دوسرا یہ کہ نماز پڑھنے کا طریقہ مخلوق خدا کو سکھانا بھی نبی پر واجب ہے۔روزہ رکھنا امت پر بھی واجب مگر صرف ایک طرح سے اور معصوم پر دو طرح سے واجب ایک تو رسول اللہ ﷺ پر واجب ہے کہ روزہ رکھے بھی سہی اور دوسرا واجب ہے کہ مخلوق خدا کو روزہ رکھنے کا طریقہ اوقات میں بھی بتلائے سمجھائے۔ہم پر واجب ہے کہ زکوۃ ادا کریں اور ضرور کریں مگر محمد ﷺ پر دو واجب کہ ایک زکوۃ ادا بھی کرے اور دوسرا اپنی امت کو زکوۃ کا نصاب وطریقہ بھی سکھائے۔صاحب استطاعت کے لئے واجب ہے کہ حج کرے مگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے دوطرح سے واجب ہے ایک تو یہ کہ حج کرے بھی سہی اور دوسرا مخلوق خدا کو ارکان حج بتلائے اور

سمجھائے بھی سہی۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ نیک لوگوں سے حسن سلوک کا برتاؤ کریں تا کہ معاشرہ درست رہے مگر معصوم کے لئے دو طرح سے ضروری ہے ایک تو یہ کہ اچھے لوگوں سے اچھا برتاؤ کرے بھی سہی اور دوسرا ایسا کرنے کا طریقہ بھی امت کو سیکھائے۔ ہمیں حکم ہے کہ ہم برے لوگوں سے درگزر کریں اور دوسرا درگزر کرنے کا طریقہ امت کو بتلائے بھی۔

مسلمانو! ہماری زندگی اس وقت تک اسلامی زندگی نہیں بن سکتی، جب تک کہ رسول اللہ صلعم کے اسوۂ حسنہ پر گامزن نہ ہوں۔ ہمیں حکم ہے کہ اگر تمہاری قسمت میں نیک بیوی ہو تو اس سے اچھا برتاؤ کرو مگر نبی صلعم کے لئے اس میں دو حکم ہیں۔ ایک تو نیک و پارسا بیوی سے اچھا سلوک کرے اور دوسرا امت کو سکھلائے بھی سہی ہماری قسمت میں اگر بد خلق اور کج رو بیوی ہو تو اس سے درگزر کا برتاؤ کریں تا کہ معاشرہ خراب نہ ہو۔ مگر رسول اللہ صلعم کے لئے اس میں دوہرا حکم ہے ایک تو ایسی بیوی سے درگزر کرے اور دوسرا امت کو درگزر کرنے کا طریقہ سکھلائے۔ اسی طرح ہمیں حکم ہے کہ **وابتغوا الیه الواسیلة** کہ ایمان لانے والو وسیلہ تلاش کرو۔ ہمیں صرف وسیلہ تلاش کرنے کا حکم ہے مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پر بھی وہ دو طرح کا حکم ہے ایک تو یہ کہ وسیلہ تلاش کرنے بھی سہی اور دوسرا وسیلہ امت کو دکھائے بھی سہی کہ یہ وسیلہ ہے تو اللہ تعالیٰ کی منشاء و رضا معلوم کرنے کا صحیح و درست وہی وسیلہ ہو گا جو رسول اللہ صلعم نے خود وسیلہ پکڑا ہوا اور امت کو پکڑنے کا طریقہ بتلایا ہو۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ شیعان حیدر کرار کا اعتقاد و ایمان ہے کہ جناب امیر المومنین علی ابی طالب علیہ السلام ساری کائنات سے اکمل و افضل ہیں۔ مگر خدا کے معصوم بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ **ہمارا ایمان تو ہے کہ حضرت آدمؑ سے حضرت علیؑ افضل ہیں**۔ مگر رسول اللہ صلعم کے غلام ہیں خود حضرت امیر کا فرمان ہے **انا عبد من عبید محمد** صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں محمد صلعم کے

غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔ مسلمانو! حضرت امیر ہوں یا حضرت سیدہ زہرا یا حضرت امام حسنؑ ہوں یا حضرت امام حسینؑ تو یہ رسول اللہ ﷺ کے جزو ہیں اور آمنہ کا لال ہے کل یہ رسول اللہ ﷺ کے محتاج ہیں رسول اللہ ﷺ صرف خدا کی ذات والاصفات کا محتاج ہے، جب ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہے تو قرآن مجید میں ایک سورہ ہے جسے مباہلہ کہا جاتا ہے اس کی طرف غور کرو، منقول ہے کہ ہجری ۱۰ھ میں آنحضرت نے نجران کے عیسائیوں کو اسلام بذریعہ خط دعوت دی تو نجراان کے عیسائیوں کا ایک وفد جس میں کل ساٹھ آدمی تھے اور ان میں چودہ شخص ان کے سردار تھے جن کے نام یہ ہیں عاقب جس کا نام عبدالمسیح تھا، دوسرا اسید جس کا نام ایہم تھا تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ جو بکر بن وائل کا بھائی تھا اور چوتھا ادریس بن حارث پانچواں زید، چھٹا قیس، ساتواں یزید نامی ایک سردار اور اس کے دونوں لڑکے، دسواں خویلد، گیارھواں عمرو، بارھواں خالد، تیراھواں عبداللہ اور چودھواں محسن تھا۔ مگر ان چودہ سرداروں میں سے تین بڑے سردار تھے۔ عاقب جو امیر قوم تھا اور عقل مند سمجھا جاتا تھا اور صاحب مشورہ تھا اسی کی رائے پر یہ لوگ مطمئن ہو جاتے تھے۔ دوسرا اسید جوان کا لاٹ پادری تھا۔

تیسرا ابو حارثہ جو رئیس اعلیٰ تھا۔ یہ بنو بکر بن وائل کے عرب قبیلہ میں سے تھا لیکن نصرانی بن گیا تھا اور رومیوں کے ہاں اس کی بڑی آؤ بھگت تھی تفسیر ابن کثیر (جلد ا پارہ ۳ ص ۱۷) یہ وفد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بڑی ٹھاٹ سے زرق برگ لباس ریشمی عبائیں اور سونے انگوٹھیاں پہنے ہوئے بڑی شان وشوکت سے مدینہ آیا۔ ان کی سج دھج دیکھ کر صحابہ کرام حیرت میں کھو گئے۔ کیونکہ اس سے پیشتر کوئی وفد اس طنطنہ اور طمطراق کے ساتھ یہاں نہیں آیا تھا۔ جب وہ بنے ٹھنے مسجد نبوی کے قریب پہنچ کر سواریوں سے اترے اور اینٹھتے اکڑتے مسجد میں داخل ہوئے تو آنحضرت صلعم نے ان کے ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں اور جسموں پر دیبا و حریر کے لباس فاخرہ دیکھ کر نفرت سے ان کی طرف سے منہ

پھیر لیا۔ اسی دوران ان کی نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ انہوں نے اپنی طریق پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی کچھ لوگوں نے انہیں منع کرنا چاہا آپ نے فرمایا انہیں اپنے طریق پر نماز پڑھنے دو جب نماز سے فارغ ہوئے تو بھی رسول اللہ صلعم نے توجہ نہ فرمائی تھوڑی دیر بیٹھ کر مسجد سے اٹھ کر باہر نکل آئے اور حضرت عثمان اور عبدالرحمن کو دیکھ کر ان سے شکوہ آمیز لہجہ میں کہا کہ تمہارے رسول صلعم نے ہمیں پیغام بھیجا اور جب ہم حاضر ہوئے تو ہماری طرف سے منہ پھر لیا۔

حضرت عثمان نے کہا کہ تم حضرت علی علیہ السلام سے وجہ دریافت کرو، وہ تمہیں بتلائیں گے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ جب ان لوگوں نے علیؑ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا سونے کی انگوٹھیاں اتار دو اور سادے سفری لباس میں دربار رسالت ﷺ میں حاضری دو۔ یقیناً اللہ کے رسول صلعم تم سے نفرت نہیں کریں گے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلعم نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور نماز عصر کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ جب آنحضرت صلعم نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ ہم پہلے ہی سے مسلمان ہیں۔ فرمایا تم مسلمان کیونکہ ہو سکتے ہو جبکہ خنزیر کا گوشت کھاتے ہو، تم صلیب کی پرستش کرتے ہو اور مسیح کو ابن اللہ سمجھتے ہو انہوں نے کہا بے شک مسیح ابن اللہ ہیں اگر وہ ابن اللہ نہیں تو آپ ہی فرما دیجئے ان کا باپ کون تھا؟ کیا کوئی بغیر باپ کے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ آنحضرت نے کلام پاک سے یہ آیت پڑھی۔ تحقیق مثال عیسیٰ کی نزدیک اللہ کے مانند مثال آدم کے ہے پیدا کیا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو ہو جا پس ہو گیا فرمایا نصرانیو! عیسیٰ کا تو باپ نہیں ماں تو ہے مگر آدم اور حوا کی نہ ماں ہے اور نہ ان کا باپ ہے بتاؤ انہیں کیا کہو گے۔ ارے میرے اللہ اس بات کا محتاج نہیں کہ بغیر ماں باپ کے پیدا ہی نہ کر سکے وہ جس کو چاہے اور جس طرح چاہے مخلوق کو پیدا کرتا ہے دیکھو دلیل کتنی قوی ہے اور سمجھانے والا خدا کا رسول صلعم ہے مگر نجران کے عیسائیوں نے نہ ماننا تھا اور نہ ہی مانے تو معلوم ہو گیا کہ اگر انسان

منہ پر آجائے تو دلائل کی مضبوطی اور زبان کی صداقت بھی ضلالت گمراہی اور شیطنت کے مضبوط قلعے کو فتح نہیں کرسکتی۔ مسلمانو! جب **ضدی انسان تاجدار رسالت کی بات کو بھی قبول نہیں کرتے تو آج کا شیعہ مولوی ان بدنصیبوں کو کس طرح حقائق منوا سکتا ہے** جب رسول اللہ کو قرآن کافی نہ ہو تو نبی نے دوسرا رخ اختیار فرمایا قدرت کا حکم ہوا۔

پس جو کوئی جھگڑے تجھ سے بیچ اس کے بعد اس کے کہ تم نے علم سے سمجھایا ہو۔ پس کہو کہ آؤ بلا دیں ہم بیٹوں اپنوں کو بیٹوں تمہاروں کو اور عورتیں تمہاری کو اور جان اپنی اور جانوں تمہاری کو پھر التجا کریں پس کریں ہم لعنت اللہ تعالیٰ کی اوپر جھوٹوں کے، مسلمانو! **یہ ہے مباہلہ جس کو تمام مفسرین نے اپنی اپنی تفسیروں میں درج کیا ہے تفسیر ابن کثیر جلد ا پارہ ۳ ص ۵۷ پر تحریر ہے** کہ رسول اللہ صلعم مباہلہ کے لئے ایک حضرت علی علیہ السلام اور دوسری جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا تیسرے امام حسن اور چوتھے امام حسین علیہا السلام کو لے کر مدینہ بر آمد ہوئے۔

تفسیر حسینی قادری جلد ا ص ۱۱۱ پر مرقوم ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسالت مآب صلعم نے نجران کے پیشواؤں کو بلا کر فرمایا کہ جس قدر ہم دلیلیں زیادہ دیتے ہیں تم عداوت اور نزاع بڑھاتے ہو۔ اب آؤ تو مباہلہ میں مشغول ہوں تا کہ اس بات میں امتیاز ہو جائے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے اور باطل پر کون ہے نصاریٰ اس پر راضی ہو گئے وقت اور جگہ بھی مقرر کر دی دوسرے دن جناب رسول خدا ﷺ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو گود میں اٹھایا اور امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا۔ جناب سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پیچھے اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ساتھ چلے۔ حضرت سرور عالم عالم صلعم نے ان سے فرمایا کہ میں جب دعا کروں تو تم آمین

کہنا۔ اس طرف نصاریٰ بڑے تامل کے بڑے مباہلہ سے پشیمان ہوئے اور اپنی بہتری صلح میں دیکھی بالآخر رسول اللہ صلعم کے برابر صف باندھی جب ان کے سردار نے حضرت سرور انبیاء علیہ الفضل الصلوٰۃ الثنا کو اہل بیت کے سمیت دیکھا تو چلایا یاروان بزرگوں کی بددعا سے بچو قسم خدا کی میں دیکھتا ہوں اگر یہ خدا سے چاہیں کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اگر انہوں نے بددعا کردی تو ایک نصرانی بھی روئے زمین پر باقی نہیں رہے گا پس اس بات پر صلح کرلی کہ ہر سال ماہ رجب اور ماہ صفر میں دو ہزار پارچے بطور جزیہ دیا کریں گے اور ہر پارچہ چالیس درہم کا ہوگا اور اگر یمن میں جنگ چھڑی تو وہ جنگی امداد کے سلسلہ میں تیس زرہیں، تیس نیزے، اور تیس گھوڑے عاریۃً دیں گے اور اس کے صلہ میں وہ اپنی زمینوں پر بدستور آباد رہیں گے اور ان کے مال و جان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہوگی۔ نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ میرے ساتھ مباہلہ کرتے تو **حق تعالیٰ انہیں مسخ کرکے ان پر آگ نازل کرتا اور سب نجران والے بلکہ جن چڑیوں کے گونسلے ان کے مکانوں کی چھت میں تھے وہ سب ہلاک ہوجاتے۔ یہ سب اہل سنت کی تفاسیر میں موجود ہے۔**

اب میرا سوال مسلمانوں سے یہ ہے کہ اگر رسول خدا صلعم اکیلے ہی بددعا کردیتے تو کیا نجران کے عیسائی بچ جاتے ہرگز نہیں اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کے ساتھ ان چار نفوس کو کیوں شامل کیا۔ ان میں دو تو بچے چھ سات برس کے ہیں ایک خاتون پردہ دار اور صرف ایک بھائی ہے آیت اتنی وسیع ہے کہ **ابناءنا** میں سارے مدینے کے بچے اور **نساءنا** تمام دینے کی عورتیں اور **انفسنا** میں مع یار غار کے کل صحابی شامل ہوسکتے ہیں پھر نبی اکرم صلعم نے انہیں کیوں فراموش کردیا جنہیں صدیق اور صدیقہ کا خطاب آج تک لوگ دیتے چلے آرہے ہیں یہ تو ان کی صداقت کو نمایاں کرنے کا زریں

موقع تھا کہ جھوٹوں پر تو وہی لعنت کرے گا جو خود صدیق ہو گا؟ ورنہ لعنت بٹ جائے گی لوگو ہمارا ثقیفہ سے کیا واسطہ ہم تو سیرت رسول اللہ صلعم کو واجب العمل سمجھتے ہیں بس جس جس کو رسول اللہ صلعم مباہلہ میں ساتھ لے گئے وہی انسان حقیقت میں صدیق تھا باقی مرید کے بخشے ہوئے تمغے ہیں اور یہ مقام کچھ ایسا خطرناک صحابہ کرام کو محسوس ہوا کہ کسی روایت میں نہیں ملتا کہ کسی صحابی نے عرض ہی کی ہو یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی ساتھ لے چلیے میں بھی تو صدیق ہوں۔ صحابہ کرام کا میدان مباہلہ میں ساتھ جانے کی تمنا نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جانتے تھے یہ ہمارا مقام نہیں اس پر صدیق کی ضرورت ہے جس کو حق تعالیٰ نے تمغہ صداقت عطا کیا ہو۔

کہ اکیلے اگر نبی کریم صلعم بد دعا کر دیتے تو یقیناً کافی تھا ارے ہمارے رسول صلعم کے اشارے سے تو چاند بھی اپنی منزل چھوڑ دیتا ہے اور سورج واپس آ کر سلام کرتا ہے علی ہوں یا بتول، حسن ہو یا حسین علیہا السلام یہ سب نبی ﷺ کے جزو ہیں۔ صرف انہیں اسلئے لے گئے کہ بے مروت مسلمانوں کو دکھلانا مقصود تھا کہ جب ان کے بغیر محمد مصطفیٰ کامیاب نہ ہو سکا تو تم مسلمان ان کو چھوڑ کر کس طرح کامیاب ہو جاؤ گے یہ ہے **خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا وسیلہ اور خدا کے حبیب کا دکھلایا ہوا وسیلہ۔**

ایک بات اور ابھی ذہن میں لائیے کہ رسول اللہ صلعم قرآن سناتے رہے کافی نہ ہو سکا تو جب رسول اللہ صلعم کو قرآن مجید اکیلا کافی نہ ہو سکا اور کوئی مائی کا لال ہے کہ جسے اکیلا قرآن کافی ہو جائے قرآن تو خود صاحب قرآن کو بھی کافی نہ ہوا اہل بیت کو آخر بلانا ہی پڑا۔ پس قرآن پاک سے ثابت ہوا کہ نبی کریم بھی مشکل کے وقت اپنی اہل بیت کو ہی وسیلہ قرار دیتے تھے۔ **من ترک سنتی فلیس مبنی** کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت ترک کردی وہ ہم سے نہیں ہے یعنی

میری امت سے خارج تو کیا یہ آیت قرآن مجید سے میاں کو یاد نہ رہی کہ ال محمد سے انحراف کر بیٹھا۔ ادھر تو یہاں تک مسلمانوں نے لکھ دیا کہ ایک روز رسول خدا صلعم بیر اریس (ایک کنویں کا نام) پر کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے ۔حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان نے بھی ایسا ہی کیا کہ کنوئیں پر بیٹھ کر اس میں پاؤں لٹکا دیئے کہ رسول اللہ صلعم کی سنت پوری ہوائے کیوں بھائی ادھر رسول اللہ صلعم کی سنت کا اتنا خیال اور ادھر اتنی بے پرواہی کہ آل رسول کو بالکل فراموش کر دیا جذب القلوب ص ۱۵۹۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ آیت مباہلہ میں جھوٹوں پر لعنت کرنے کا حکم ہے نہ کہ ان کی پیروی کرنے کا حکم ہے لوگو! قرآن اعلان کر رہا ہے کہ کاذبوں پر لعنت کرنے کا حکم ہے نہ کہ ان کی پیروی کرنے کا حکم ہے۔ قرآن اعلان کر رہا ہے کہ کاذبوں پر لعنت کرو اور یہی خدا کا حکم ہے فرماؤ ہم اللہ کا فرمان چھوڑیں یا قرآن کا بیٹا چھوڑیں یا محمد صلعم عرب کا اعلان چھوڑیں، یا ہر زب پر لعنت کر کے باطل کی گردن مروڑیں۔

آیت مباہلہ نے ایک مسئلہ بھی حل کر دیا کہ آیت میں تمام صیغے جمع کیے ہیں۔ **ابناء نا** صیغہ جمع ہے مگر رسول اللہ علیہ و آلہ دو بچے لے گئے **انفسنا** صیغہ جمع ہے مگر نبی ایک بھائی حیدر کرار کو لے گئے **ونساءنا** میں صیغہ جمع ہے مگر رسول اللہ صلعم صرف ایک بیٹی فاطمہ زہرا کو لے گئے تو ثابت ہو گیا کہ جب اللہ اہل بیت محمد صلعم کا تذکرہ فرما دیے ہیں تو واحد کے لیے بھی لفظ جمع استعمال فرما دیا کرتا ہے ملاں لوگ نبی اکرم صلعم کی بیٹیاں ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ اے نبی کہہ واسطے بی بیوں اپنی کے اور بیٹیوں اپنی کے اور بی بیوں مسلمانوں کی کے کہ چادریں بڑی سے پردہ کیا کریں، اس آیت پردہ میں چونکہ لفظ بنت نہیں بلکہ بنات ہے لہذا ثابت ہوا کہ نبی کی ایک بیٹی نہ تھی بلکہ چار تھیں فرماؤ مسلمانوں مباہلہ میں صیغہ جمع کا ہے یا نہیں تو فرماؤ وہاں کتنی تشریف لے گئیں تھیں۔ وہاں صیغہ جمع میں ایک ہے تو یہاں جمع میں ایک کیوں نہیں ہو سکتی اور سنو اگر عقل و دانش سے بیر نہیں ہے

تو خالق کائنات نے چوتھے پارے کے آخر میں حرام رشتوں کی فہرست دی ہے ارشاد ہوتا ہے۔ حرام کی گئیں ہیں اوپر تمہارے مائیں تمہاری اور بیٹیاں تمہاری نواسیاں مسلمانوں سارے قرآن پاک سے پوتیاں اور نواسیاں کہیں حرام دکھلاؤ۔ ہرگز نہیں دکھلاسکو گے پھر کیا خیال ہے میاں جی آپ کے مذہب میں نواسیاں اور پوتیاں حرام ہیں یا کہ ان سے نکاح جائز ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ نواسی اور پوتی بھی شامل ہے تو بس فیصلہ ہو ہی گیا کہ پردے کی آیت میں جہاں بنات ہے وہاں نبی صلعم کی بیٹی، نواسیاں اور قیامت تک کی تمام سادات کی مستورات شامل ہیں کیونکہ یہ سب نبی کی بیٹیاں ہی تو ہیں۔ آج اگر رسول اللہ صلعم تشریف لے آئیں تو کسی سیدانی سے عقد نہیں کر سکتے کیونکہ یہ نبی کی بیٹیاں ہیں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ پردے کی آیت جب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی تو اس وقت جن کو مسلمان رسول اللہ صلعم کی بیٹیاں فرماتے ہیں وہ کب زندہ تھیں جنگ احزاب ۵ ہجری میں ہوئی اور بعد میں یہ سورہ نازل ہوئی تو وہ زندہ کب تھیں انہیں قبروں میں پردے کا حکم دیا گیا تھا بنات رسول اللہ صلعم کا مسئلہ قرآن مجید کی رُو سے تو ثابت ہے نہیں مگر کیا کہنا مسلمانوں کا کہ نبی کریم صلعم کی بیٹیاں تو ضرور ثابت کرنی ہی ہیں چاہے قرآن پاک کی توہین ہو یا عظمت رسول پر حرف آئے قرآن مجید سے اللہ تعالیٰ کا حکم سنو۔ اور تم نکاح مت کرو شرک کرنے والوں سے یہاں تک کہ ایمان لائیں تو قرآن مجید کی نص ہے کہ مشرکوں کو رشتہ نہ دو یہ حرام ہے مگر رسول اللہ صلعم کی چار بیٹیاں چونکہ میاں جی نے ثابت کرنی ہی ہیں اس لئے تمام ملاؤں نے متفق ہو کر کہا کہ حضور پرنور صلعم نے اپنی تین بیٹیاں مشرکوں کے نکاح میں دے رکھی تھیں۔ ملاں فخر سے فرماتے ہیں کہ رقیہ کا عقد عتبہ سے تھا اور ام کلثوم کا عتیبہ سے یہ دونوں مشرک تھے اور ابولہب کے بیٹھے تھے۔ خلفائے راشدین ص ۱۷۲ اور تیسری لڑکی زینب کا نکاح ابوالعاص سے حالت کفر شرک میں نبی نے کردیا تھا۔ تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۱۱۶۲ اکبر نجیب آبادی کیوں

بھائیو! جن مسلمانوں کا رسول اپنی بیٹیاں مشرکوں کو نکاح میں دے دیا کرے (خدا جانے مشرکین کا خطبہ نکاح کیسا ہوتا ہوگا) تو ان مسلمانوں کو تو یہ بھی سنت پوری کرنی چاہیے کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنے والے اس شرف سے کیوں محروم رہ جاتے ہیں اگر کوئی مولوی صاحب **من ترک سنتی فلیس منی** کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے اپنے نبی صلعم کی یہ سنت پوری کردے تو کشمیر میں لڑائی کی کیا ضرورت ہے۔

کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے اعلان نبوت سے پہلے یہ رشتے کئے تھے پھر اسلام نے منع کر دیئے اگر ایسا ہی ہے تو رسول اللہ صلعم کی اور توہین اس سے زیادہ کیا ہوگی کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان کیا ہے کہ اور جس وقت لیا عہد اللہ نے عہد پیغمبروں اے البتہ جو کچھ دوں میں تم کو کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس پیغمبر سچا کرنے والا اس چیز کو کہ ساتھ تمہارے ہے۔ البتہ ایمان لاؤ ساتھ اس کے اور البتہ مدد دینا اس کو کہا کیا اقرار کیا تم نے؟ اور لیا تم نے اوپر اس کے بھاری عہد میرا۔ کہا انہوں نے اقرار کیا ہم نے۔ کہا پس شاہد رہو؟ اور میں ساتھ تمہارے شاہدوں سے ہوں۔ پس جو کوئی پھر جاوے پیچھے اس کے پس یہ لوگ وہی ہیں بدکار (ترجمہ رفیع الدین) کیوں مسلمانو یہ روز میثاق کی بات ہے تو فرماؤ اس وقت رسول اللہ صلعم کیا تھے جبکہ خدا تعالیٰ انبیاء سے عہد لے رہا تھا اس آیت سے تو ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اس روز سے قدرت نے نبی بنا دیئے تھے اگر نبی نہ ہوتے تو نبیوں سے عہد کیسا؟ اور اگر رسول خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت سرتاج انبیاء نہ تھے تو دوسرے انبیاء سے ان کے افضل واکمل ہونے اور ان پر ایمان لانے کا اقرار کیسا ہوسکتا ہے؟ کہ کوئی اصحاب نواز ملاں کہہ دے کہ یہ باتیں تو روح کی ہیں تو میری عرض ہے کہ مولانا اگر روح کی باتیں ہیں تو معلوم تو ہوگیا کہ رسول اللہ صلعم کی روح اس وقت بھی نبی تھی تو جب روز میثاق سے رسول اللہ صلعم کی

روح نبی تھی تو نبی کی روح نے مشرکین کو بیٹیاں دینا کس طرح گوارا کر لیا۔

اس جگہ میں مولانا علامہ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کی کتاب جذب القلوب سے ایک دو شہادتیں پیش کئے دیتا ہوں مولانا فرماتے ہیں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ کلمات آدم صفی اللہ نے دربار خداوند سے سیکھے تھے اور ان کی توبہ مغفرت کا ذریعہ ہوئے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **فتلقی ادم من ربه کلمات فتاب علیه** پس سیکھ لے آدم نے اپنے رب سے چند باتیں پس رجوع کیا اس پر وہ کلمات یہ تھے۔ **الٰھی بحرمة محمد واٰله اغفرلی** (جذب القلوب ص ۲۳۵) یہاں سے تو ثابت ہوا کہ حضرت آدمؑ کا وسیلہ محمدؐ و آل محمدؐ ہی نہیں بنے بلکہ جس دن حضرت آدمؑ ان کا خدا کو واسطہ دے رہے تھے اس روز بھی محمدؐ و آل محمدؐ پاک و طاہر افضل و اکمل اور ذریعہ نجات تھے اور سنیں ایک حدیث عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہے علمائے حدیث نے اس کو صحیح کہا ہے کہ جب آدم صفی اللہ سے خطا سرزد ہوئی تو توبہ کے لئے کہا **یا رب اسالک بحق محمد ان تغفرلی** اے میرے رب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل محمدؐ صلعم کے مجھ کو بخش دے۔

مجیب الدعوات کے دربار سے فرمان آیا کہ تم نے محمد مصطفیٰ صلعم کو کس طرح پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی ان کو جو ہر روح کو صدف جسمانیت میں نہیں رکھا ہے آدمؑ نے کہا اے خالق تو جانتا ہے کہ جس روز مجھ کو اپنے دست قدرت سے تو نے پیدا کیا اور میرے قلب بشری میں روح علوی پھونکی تو میں نے سر اٹھایا عرش کے پایوں پر لکھا دیکھا **لا اله الا الله محمد رسول الله** اس دن سے میں نے پہچان لیا کہ وہ تیرے ایک بندے ہیں اور تیرے نزدیک کل مخلوقات میں سے محبوب ترین اور تیرے دربار کے مقرب ترین ہیں۔ حکم آیا ہے کہ جب تم نے ان کو میرے دربار میں وسیلہ مغفرت ٹھہرایا

ہے تو میں نے تمہارے گناہ معاف کئے اے آدمؑ گر محمد صلعم نہ ہوتے تو تم کو بھی نہ پیدا کرتا۔ (کتاب جذب القلوب ص ۲۳۴)۔

حیف ہے ان مسلمانوں پر کہ جس کا کلمہ حضرت آدمؑ پیدا ہوتے ہی پڑھ رہے تھے اس کے متعلق ایمان رکھتے ہیں کہ اس نے اپنی بیٹیاں مشرکوں کو دے دی چھوڑی تھیں، رسول اللہ صلعم کی توہین کی کوئی بات نہیں ایک بزرگ تو ذوالنورین بنتا ہی ہے تو عرض ہے کہ جب یہ لڑکیاں کنواری ہو کر عتبہ عتیبہ کو شرک سے نہ نکال سکیں اور وہ ایک نور والے نہ بن سکے تو پھر مطلقہ ہو کر کسی کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ ہاں اگر یہ خیال ہے کہ احکام شریعت بعد میں جاری ہوئے تھے تو مسلمانوں ایک ایسا نبی کا فعل دکھلاؤ جو رسول اللہ صلعم نے چالیس برس کیا ہو اور اعلان نبوت پر قدرت نے اپنے حبیب کو منع کر دیا ہو۔ ارے **جو رسول اللہ صلعم چالیس سال کرتے رہے وہی تو قرآن بنا ہے** بس ہمارا رسول (ص) وہ ہے جس کے ہر قول و فعل کی قرآن مجید نے آکر تصدیق کی ہے نہ کہ کافروں مشرکوں کو اپنی لڑکیاں دینے والا۔

بات دور نکل گئی کہ اللہ تعالیٰ نے محمد و آل محمد اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا **نحن وسیلة بینکم وبین اللہ** ہم ہیں تمہارے اور خالق کے درمیاں وسیلہ کامل ہیں ان کا آدم نے وسیلہ پکڑا تو حوا مل گئی اور ترک اولی سے معافی مل گئی، حضرت نوحؑ نے وسیلہ ان کا پکڑا تو کشتی بچ گئی۔ خلیلؑ نے انہیں وسیلہ قرار دیا تو آگ گلزار ہوگئی کلیمؑ نے وسیلہ پکڑا تو جادوگروں پر غالب آگئے اور دریا شگافتہ ہوگیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے وسیلہ پکڑا تو چرخ چہارم پر مسکن بن گیا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آل کو وسیلہ قرار دیا تو

مباہلہ جیت لیا۔ میں نے محمد و آل محمد کا وسیلہ پکڑا تو عاقبت سنور گئی۔ واعظ و مقرر بن گیا۔ دولت انسانیت سے سرفراز کیا گیا۔ لوگو تم بھی محمد و آل محمد کو خدا کے حضور میں وسیلہ قرار دو۔ ہر مشکل حل ہو جائیگی۔

ملاحظہ ہوں آیات وسیلہ
اور آیات حق
شفاعت بحکم قرآن

ق۔۳۸ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ (سورۃ البقرہ)

ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف و غم نہیں۔

ق۔۲۵۵ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ٥ (سورۃ البقرہ)

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا

تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

۳۹ـة فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہ (سورۃ العمران)

پس فرشتوں نے انہیں آواز دی، جب وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحییٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا سردار، ضابطہ نفس اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے۔

۶۱ـة فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ہ (سورۃ العمران)

اس لیئے جو شخص آپ کے پاس اس علم کے آجانے کے بعد بھی آپ سے

اس میں جھگڑے تو آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم تم اپنے اپنے فرزندوں کو اور ہم تم اپنی اپنی عورتوں کو اور ہم تم خاص اپنی اپنی جانوں کو بلا لیں، پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔

ق۔۶۱ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ہ (سورۃ النساء)

ان سے جب بھی کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آؤ تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کر رکے جاتے ہیں۔

ق۔۶۳ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا م بَلِيْغًا ہ (سورۃ النساء)

یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں کا بھید اللہ تعالیٰ پر بخوبی روشن ہے آپ ان سے چشم پوشی کیجیے، انہیں نصیحت کرتے رہیے اور انہیں وہ بات کہیے جو ان کے دلوں میں گھر کرنے والی ہو۔

ق۔۸۵ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ہ (سورۃ النساء)

جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا اور جو برائی اور بدی کی سفارش کرے اس کے لئے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

ق ۳۴ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ط وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ہ (سورۃ الانفال)

اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی خوبی دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق دے دیتا اور اگر ان کو اب سنا دے تو ضرور روگردانی کریں گے بے رخی کرتے ہوئے۔

ق ۵ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ہ (سورۃ النساء)

بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے ہاں انہیں اس مال سے کھلاؤ پلاؤ، پہناؤ، اوڑھاؤ اور انہیں معقولیت سے نرم بات کہو۔

ق ۹۵ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ہ (سورۃ الکھف)

اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا

ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو۔

ق۔۳۵ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ (سورۃ المائدہ)

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تمہارا بھلا ہو۔

ق۔۹۶ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہ (سورۃ الیوسف)

جب خوش خبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت پھر بینا ہو گئے کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

ق۔۹۷ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ ہ (سورۃ الیوسف)

انہوں نے کہا ابا جی آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصوروار ہیں۔

ق۔۹۸ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ہ (سورۃ الیوسف) کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔

ق۔۵ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ہ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ہ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ہ (سورہ القصص)

اور موسیٰ (علیہ السلام) ایک ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا، یہ ایک تو اس کے رفیق میں سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کے مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے، یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔

ق۔۳۳ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ہ (سورۃ الانفال)

اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو

عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔

ق ۸۷ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ه (سورۃ المریم)

کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے ان کے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قول قرار لے لیا ہے۔

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

ق ۲۸ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُونَ ه (سورۃ الانبیاء)

وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو وہ خود ہیبت الٰہی سے لرزاں و ترساں ہیں۔

ق ۲۳ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهٗ ط حَتّٰٓى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ط قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ه (سورۃ سبا)

شفاعت (شفارش) بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز ان کے جن کے لئے اجازت ہو جائے یہاں تک کہ جب ان کہ ان کے دلوں سے

گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند بالا اور بہت بڑا ہے۔

ق۔۸۳ وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ہ (سورۃ النسا)

جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا، حالانکہ اگر یہ لوگ اس رسول ﷺ کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار ہوتے۔

ق۔۱۵۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ہ (سورۃ البقرۃ)

اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

ق۔۷ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّآلِّیْنَ ہ (سورۃ الفاتحۃ)

اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کا نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا۔

کوئی غیر شیعہ جو ان سوالات کا جواب دے دے تو ہم اس کو پچاس لاکھ انعام دیں گے:

سوالات ملاحظہ ہوں

سوال نمبر ۱:۔ تاریخ شاہد ہے کہ قریش مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکمل طور پر بائیکاٹ کر لیا تھا۔ اس بائیکاٹ کا عرصہ تین سال کا ہے۔ حضرت ابو طالب علیہ السلام تمام بنی ہاشم کو شعب ابو طالب علیہ السلام میں لے گئے تھے۔ یہ تین برس کا عرصہ بنی ہاشم نے نہایت عسرت اور کٹھن تکالیف سے گزارا۔ ان تین سال کے دوران حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کہاں تھے اگر یہ بزرگ مکہ میں ہی تھے تو انہوں نے حضرت کا ساتھ کیوں نہ دیا اور اگر شعب ابی طالب علیہ السلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے تو کیا کسی وقت ان بزرگوں نے آب و دانہ ہی کی کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی ہو۔ جب کہ کفار مکہ میں سے زبیر ابن امیہ بن مغیرہ نے پانی اور کھانے پہنچانے اور عہد نامہ کو توڑنے پر دوستوں کو آمادہ کیا؟؟؟

سوال نمبر ۲:۔ حضرت فاطمہ زہرا صلوٰت اللہ علیہا کا انتقال بقول اہل سنت

جناب رسول خدا ﷺ کی رحلت کے چھ ماہ بعد ہوا۔ حضرت ابو بکر کا انتقال اڑھائی برس رسول خدا ﷺ کے بعد اور حضرت عمر نے ۲۶ ذی الحجہ ۲۴ھ کو انتقال کیا تو کیا وجہ تھی کہ ان دونوں بزرگوں کو جو کافی عرصہ کے بعد انتقال کرتے ہیں روضہ رسول ﷺ میں دفن ہونے کے لئے جگہ مل گئی اور رسول خدا ﷺ کی اکلوتی بیٹی سیدہ طاہرہ مادر حسنین علیہم السلام کو باپ کے پاس قبر کی جگہ نہ مل سکی۔ کیا خود بتول علیہا السلام نے باپ سے علیحدگی قبر کی وصیت کی تھی یا حضرت علی علیہ السلام نے حکومت وقت کی پیش کش کو ٹھکرا دیا تھا یا مسلمانوں نے بضعتہ الرسول ﷺ کو قبر رسول ﷺ کے پاس دفن نہ ہونے دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار؟؟؟

سوال نمبر ۳:۔ دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے وعدۂ نصرت کیوں نہ فرمایا۔ کیا یہ دونوں بزرگ دعوت ذوالعشیرہ میں شامل تھے؟ اگر نہیں تو یہ دونوں رسول ﷺ کے قریبی کیونکر ہو سکتے ہیں؟؟؟

سوال نمبر ۴:۔ جب حضرت ابو بکر بقول اہل سنت تمام امت محمدیہ سے افضل ہیں تو بوقت موخات یعنی رسول خدا ﷺ نے بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت ابو بکر کو کیوں نہ اپنا بھائی بنایا جبکہ تاریخ شاہد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعوت ذوالعشیرہ اور مدینہ منورہ میں تشریف لانے پر بوقت مواخات فرمایا **علی انت اخی فی الدنیا و الاخیرۃ**۔ انصاف مطلوب ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ اہل سنت کی حدیث کی کتابوں میں حضرت ابو ہریرہ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر۔ حضرت عائشہ وغیرہم سے کثرت سے احادیث پیغمبر مروی ہیں کیا وجہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ۔ حضرت فاطمہ زہرا۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ اور امام حسین علیہم السلام سے احادیث کثرت سے

بیان نہیں ہوئیں جبکہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا انا مدینہ العلم و علی بابھا نیز اعلم امتی علی بن ابی طالب وغیرھا احادیث کثرت سے ملتی ہیں۔ کیا حضرت علی علیہ السلام کو رسول خدا ﷺ کے پاس رہنے کا موقع کم ملا تھا؟؟؟

سوال نمبر ۶:۔ اگر حضرت علی علیہ السلام کا حکومت وقت سے اختلاف نہ تھا تو ان تینوں حکومتوں کے دور میں کسی جنگ میں شریک کیوں نہ ہوئے جبکہ کفار سے جنگ کرنا بہت بڑی عبادت وسعادت ہے اور اگر اکثرت افواج کی وجہ سے ضرورت محسوس نہ ہوئی تو جمل وصفین اور نہرو ان کی جنگوں میں کیوں بہ نفس نفیس ذوالفقار کو نیام سے نکال کر میدان میں اترے۔ کیا حکومت نے سیف اللہ کا خطاب دینا کسی اور کو مناسب سمجھا یا خالد بن حضرت علی علیہ السلام سے زیادہ شجاع اور بہادر تھا۔ نیز تعلقات اچھے ثابت کرتے ہوئے تاریخ طبری سے دو مکالمے جو مالانا شبلی نعمانی نے کتاب الفاروق ص ۲۸۵ پر نقل کیے ہیں پیش نظر ہیں۔ حضرت عمر اور عبداللہ ابن عباس کے دونوں مکالمے پڑھیں؟؟؟

سوال نمبر ۷:۔ اگر حضرت امام حسین علیہ السلام کو بقول وہابی علماء کے شیعوں نے ہی شہید کیا تو اہل سنت نے امام مظلوم علیہ السلام کی مدد کیوں نہ کی جبکہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں اہل سنت موجود تھے۔ (الفاروق ص ۱۱۳)؟؟؟

سوال نمبر ۸:۔ اگر حسبنا کتاب اللہ کہنا ایک امتحان کا جواب تھا جو بزرگ نے درست دیا، تو اسی واقعہ قرطاس میں اس بزرگ نے کس سیاحت کے تحت ارشاد فرمایا کہ اس مرد کو ہذیان ہو گیا ہے۔ دیکھو بخاری؟؟؟

سوال نمبر ۹:۔ کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی کی بھی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ پیغمبر کے انتقال پر امت نے اپنے نبی کے جنازہ پر خلیفہ کے انتخاب کو فوقیت دی ہو۔ اگر ایسی کوئی مثال ماسلف میں نہ ملے تو امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسا کرنا کیونکر مناسب سمجھا؟؟؟

سوال نمبر ۱۰:۔ کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی کا واقعہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے کہ جس کے انتقال پر ملال پر اس کا تمام ترکہ صدقہ ہو گیا اور امت نے صدقہ سمجھ کر آپس میں تقسیم کر کے اس کی اولاد کو باپ کے ورثہ سے محروم کر دیا اور اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کا ترکہ صدقہ ہی تھا تو ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے گھروں میں کچھ تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کا مال ہو گا۔ کیا یہ ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے مال کو صدقہ تسلیم کر کے وہ مال حکومت وقت کے حوالے کر دیا تھا۔ کیونکہ صدقہ اہل بیت علیہ السلام پر حرام ہے اور ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو اہل بیت میں اہل سنت شمار کرتے ہیں تو صدقہ ان کے لئے کس طرح حلال ہو گیا۔ جواب باصواب ہونا چاہئے؟؟؟

سوال نمبر ۱۱:۔ قرآن پاک میں قدرت کا ارشاد ہے اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جان کر پس سزا اس کی دوزخ ہے ہمیشہ رہنے والا بیچ اس کے اور غصہ ہوا اللہ اوپر اس کے اور لعنت کی اس کو اور تیار رکھا ہے واسطے اس کے عذاب بڑا۔ (ترجمہ رفیع الدین) فرمادیں اگر ایک آدمی مومن کو عمداً قتل کرنے والا اس سزا کا مستحق ہے تو جمل و صفین اور نہروان میں فریقین کے کل میزان ستاون ہزار آٹھ سو ساٹھ قتل شہید ہوئے۔ ان کے قاتلوں کے بارے میں کیا خیال ہے کیا کلام پاک کی مندرجہ بالا آیت سے یہ لوگ مستثنیٰ ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا قانون اعلیٰ، ادنیٰ کے لئے یکساں ہے تو خلیفہ وقت کی مخالفت کر کے مسلمانوں کا قتل عام کرانے والے قیامت کو کس جگہ تشریف لے جائیں گے۔ غور کریں؟؟؟

سوال نمبر ۱۲:- کلام مجید شاہد ہے کہ اوران لوگوں سے کہ گرد تمہارے ہیں آ دیہ نشینوں سے منافق ہیں اور بعضے لوگ مدینہ کے بھر سرکشی کرتے ہیں اور پر نفاق کے تو نہیں جانتا ان کو ہم جانتے ہیں ان کو شتاب عذاب کریں گے ہم ان کو دوبارہ پھر پھیرے جایں گے طرف عذاب بڑے کے ترجمہ رفیع الدین۔اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ مدینہ منورہ میں بھی رسول خداﷺ کے زمانے میں مافق لوگ تھے۔اس کے علاوہ تاریخ سے بھی ثابت ہے کہ مدینہ رسولﷺ میں سے کثرت منافقین رہا کرتے تھے۔انتقال مصطفیﷺ کے بعد مسلمانوں میں دو پارٹیاں معرض وجود میں آئیں۔ ایک حکومت کی پارٹی دوسری بنی ہاشم کی پارٹی۔ ارشاد فرمایں کہ منافقین کس پارٹی میں شامل ہو گئے تھے۔جو لوگ اللہﷺ کے زمانے میں منافق تھے۔انتقال رسول کے بعد ان منافقین کو آسمان نے اٹھالیا یا زمین نگل گئی یا تمام منافقین حکومت سے تعاون کرتے ہیں فرشتے اور نیک ہو گئے تھے ان منافقین کی نشاندہی تو کرو کہ وہ کہاں گئے جب کہ تاریخ شاہد ہے کہ آن دو پارٹیوں کے علاوہ کوئی تیسری پارٹی نہ تھی۔تحقیق ضروری ہے؟؟؟

سوال نمبر ۱۳:- اہل سنت والجماعت کا دین چار اصولوں پر مبنی ہے۔

(۱) قرآن مجید۔(۲) حدیث۔(۳) اجماع۔(۴) قیاس۔

ثقیفہ کی کارروائی کو پیش نظر رکھ کر ارشاد فرمادیں کہ خلافت ثالثہ قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے یا کہ اجماعی خلافت ہے۔اگر اجماعی خلافت ہے تو بمطابق قرآن پر غور فرما کر ارشاد فرمادیں کہ انہوں نے قرآن پاک سے اپنی خلافت کو کیوں نہ ثابت کیا جبکہ قرآن مجید میں ہر خشک وتر کا ذکر موجود ہے؟؟؟

سوال نمبر ۱۴:- اگر کوئی خلیفہ وقت کو نہ مانے اور اس کی علی الاعلان مخالف

کرے تو اس کی سزا کیا ہے۔ مگر یاد رہے کہ بی بی عائشہ اور معاویہ نے تو خلیفہ وقت حضرت علی علیہ السلام سے جنگیں کی ہیں۔ ان کے واقعات جنگ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فتویٰ صادر فرمادیں کہ خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنے والے کی سزا کیا ہے۔ انصاف مطلوب ہے؟؟؟

سوال نمبر ۱۵:- اصول فلسفہ ہے کہ کسی ایک چیز کے متعلق اگر دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑیں تو دونوں جھوٹے تو ہو سکتے ہیں مگر دونوں سچے نہیں ہو سکتے جب ایسا ہے تو جمل۔ صفین کے طرفین کے بارے میں دونوں کس طرح سچے ہوئے۔ جو صاحب غلطی پر تھے ان کی نشاندہی تو کرو کہ فلاں بزرگ سے خطاب ہوا۔ کیا قاتل ومقتول دونوں جنگ میں جائیں گے۔ استغفر اللہ۔

سوال نمبر ۱۶:- رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار **یا علی انت و شیعتک ھم الفائزون** ۔ اے علی علیہ السلام تو اور تیرے شیعہ ہی نجات یافتہ ہیں۔ تو کیا ایسی کوئی حدیث۔ حنفی۔ شافعی۔ حنبلی۔ مالکی حضرات کے لئے مل سکتی ہے؟ اگر نہیں تو دیوبندی۔ بریلوی۔ نجدی حضرات کے لئے ہی تلاش کر کے اطمینان دلا دیجیے؟؟؟

سوال نمبر ۱۷:- بی بی عائشہ کے تاثرات اور ارشاد حضرت عثمان کے بارے میں خلافت عثمان کے وقت کیا تھے۔ کیا بی بی عائشہ نے فرمایا کہ لوگ اسے بڈھے نعثل کو قتل کرو۔ خدا اسے قتل کرے۔ اگر ایسا ارشاد فرما کر آپ مکہ تشریف لے گئیں تو حضرت علی علیہ السلام کی خلافت ظاہری کو سن کر حضرت عثمان کو کس طرح انہوں نے مظلوم تسلیم کرلیا۔ کیا حضرت علی علیہ السلام سے حضرت عائشہ کو ذاتی رنجش نہ تھی کہ مسلمانوں کو جمع کر کے بصرہ پہنچ کر جنگ کرنے پر میدان کارزار میں اتر آئیں۔ کیا یہ حضرت عثمان کا بدلہ تھا یا علی علیہ السلام سے دیرینہ دشمنی کا نتیجہ ہے؟؟؟

سوال نمبر ۱۸:۔ مسلمانوں کے چار امام ابوحنیفہ۔ شافعی۔ مالکی اور احمد بن حنبل کیا نص سے ان کی امامت ثابت ہے یا حکومت وقت کی پیداوار ہے اور چار مصلے جو خانہ کعبہ میں رکھے گئے تھے وہ کس شرعی حکم سے حکومت نے رکھے تھے۔ سنا ہے اب وہ مصلے اٹھا بھی دیئے ہیں اور اگر خدا اور رسولؐ کے حکم سے رکھے تھے تو چاروں مصلے کس کے حکم سے اٹھائے گئے تھے اور اگر یہ مصلے حکومت نے رکھے تھے۔ تو کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی امامت حکومت کی مرہون منت ہے۔

سوال نمبر ۱۹:۔ اگر حضرت عائشہ کو نہ ماننے والا جہنمی ہے تو اس بی بی کا قاتل کیونکہ رضی اللہ رہ سکتا ہے؟ مہربانی کر کے تاریخ اسلام جلد ۲ ص ۴۴ نجیب آبادی وغیرہ ملاحظہ کر کے فتویٰ صادر فرمائیں؟؟؟

سوال نمبر ۲۰:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں تمام صحابہ سے شجاع کون بزرگ تھے اور سب سے زیادہ عالم کون تھے سب سے زیادہ سخی کون تھے اور صحابہ سے زیادہ عبادت گزار کون تھا۔ اگر آپ کسی بزرگ کو شجاع ثابت کرنا چاہیں تو ارشاد فرمادیں کہ اس بزرگ نے جنگ بدر۔ احد۔ خندق۔ خیبر وغیرہ میں کتنے کافر قتل کیے تھے اور اگر اشد اللہ الکفار کسی کو ثابت کرنا ہی ہے تو اس بزرگ کا اپنا ارشاد بھی زیر غور رہے کہ انہوں نے حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تھی کہ آپ مجھے مکہ نہ بھیجیں۔ کیونکہ میرا کوئی مکہ میں حامی نہیں ہے آپ عثمان کو بھیج دیں۔ کیونکہ اس کے حامی مکہ میں موجود ہیں۔ یہ بھی ارشاد دیں کہ اشد علی الکفار نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کتنے کافر قتل کیے اور اپنے دور حکومت میں اپنی تلوار سے کتنے مشرک مارے؟؟؟

سوال نمبر ۲۱:۔ کیا کوئی روایت بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی ان کے علاوہ مشکوٰۃ شریف اور موطا امام مالک۔۔ یعنی ان آٹھ کتابوں میں مل سکتی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام۔ امام حسن علیہ السلام۔ امام حسینؑ علیہ السلام۔ امام علی زین العابدین علیہ السلام۔ امام محمد باقر علیہ السلام۔ امام جعفر صادق علیہ السلام۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ امام علی رضا علیہ السلام۔ امام محمد تقی علیہ السلام۔۔ امام علی نقی علیہ السلام۔ امام حسن عسکری اور امام صاحب العصر والزمان علیہم السلام اہل سنت والجماعت کے امام ہیں۔ اگر نہیں تو اپنے بارہ اماموں کے نام بتلائیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **عن جابر ابن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش** (مشکوٰۃ) کیا آپ کے بارہ امام وہی تو نہیں جن کو تاریخ الخلفاء ص ۱۸ اور شرح فقہ اکبر ص ۶ ۷ وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ان میں چھٹا یزید ابن معاویہ ہے مگر حدیث **من مات ولہ یعرف امام زمانہ فقد مات میتہ الجاھلیۃ** ص ۴۷۔ منصب امامت کو دیکھ کر جواب دیں۔

سوال نمبر ۲۲:۔ کیا کسی آدمی کو دین میں کمی بیشی کرنے کا اختیار روا اور حق ہے اگر نہیں تو حضرت عمر کا **الصلوٰۃ خیر من النوم** نماز تراویح باجماعت چار تکبیروں پر نماز جنازہ۔ متعہ کو حرام قرار دینا۔ تین طلاق کو جو ایک ساتھ دی جائیں طلاق بائین قرار دینا اور قیاس کو اصول قائم کرنا کہاں تک درست ہے اور کیا یہ صراحتہ مداخلت فی الدین نہیں ہے جو ناجائز اور حرام ہے؟؟؟

اعتراض عقیدہ امامت شیعت کی اصل بنیاد ہے

جواب:۔ امامت کا تعلق اصول اسلام ہے اور شیعہ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ جو چیز اس گروہ کو دوسرے گروہوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ شیعہ امامت کے لئے نص کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ کے بعد اسلامی معاشرہ کو ایک بلند قامت شخصیت کی ضرورت تھی، قرآن حکیم نے اس مسئلہ کو آپ کے نظریہ کے برعکس ایک کلی صورت میں بیان کیا ہے ارشاد خداوندی ہے۔ ق۔۵۵ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ٥ (سورۃ المائدہ /۵۵)

" تمہارا والی صرف خدا ہے اور رسول ہے اور وہ جو ایمان لائے، نماز کو قائم کیا اور زکوۃ دیتے ہیں جب وہ رکوع میں ہوتے ہیں"۔ بہت سے مفسرین نے اس آیت کی شان نزول بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک سائل مسجد میں آیا اور اس نے نمازیوں سے مدد کی درخواست کی لیکن کسی نے اسے کچھ نہ دیا۔ حضرت علیؑ رکوع کی حالت میں تھے، آپ نے سائل کو اپنی اس انگلی کی طرف اشارہ کیا جس میں آپ نے انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ سائل آگے بڑھا اور اس نے آپ کی انگلی سے انگشتری اتار لی اور مسجد سے چلا گیا۔ پیغمبرؐ نے یہ سنا اور اللہ سے درخواست کی "خدایا جس طرح تو نے موسیٰ کے لئے ان

کے خاندان میں سے وزیر مقرر کیا تھا اسی طرح میرے خاندان میں سے میرا وزیر مقرر فرما"۔ نبی کریم نے اپنی حدیث میں یوں بیان کیا ہے "اے علیؑ تم میرے اور ہر مومن کے ولی (سرپرست) ہو"۔ ہاں شیعہ عقیدہ کے مطابق مسئلہ امامت امت کے سپرد نہیں کیا گیا۔ مسئلہ امامت کا تعلق خدا اور پیغمبر اکرمؐ کے اعلان سے ہے۔ شیعہ عقیدہ کے مطابق امامت ایک منصب الٰہی و سماوی ہے اور جانشین رسول کے تعین کے لئے وحی الٰہی کی ضرورت ہے۔ شیعہ علماء امامت کو اصول اعتقادی میں سے قرار دیتے ہیں۔

(۲) امامت خود شیعوں کی نظر میں کیا ہے؟

جواب:۔ شیعہ زیادہ تر روایات اپنے ائمہ سے لیتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول خدا نے کتاب اللہ کے بعد انہیں دوسری حجت قرار دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا: (میں تمھارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت)۔ لہٰذا وہ لوگ جو عقیدہ و شریعت کو قرآن و عترت کے شفاف چشموں سے حاصل کرتے ہیں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق وہ گمراہی سے محفوظ رہتے ہیں۔ اگر امت اہل بیت کو چھوڑ کر اور لوگوں کی طرف رجوع کرتی ہے تو اس نے رسول مقبول کے حکم کی مخالفت کی ہے۔ معصومین نے کچھ احادیث کو بلا واسطہ اور کچھ احادیث کو اپنے آبائے طاہرین کی وساطت سے رسول کریمؐ سے نقل کیا ہے اور وہ احادیث لوگوں تک پہنچائیں۔

ائمہ ہدیٰ معارف و احکام کے استنباط کے لئے نو وارد نہ تھے کہ ان کی گفتگو کی جڑیں قرآن و سنت میں نہ ہوتیں۔ وہ ہمیشہ قرآن و سنت سے استخراج کرتے تھے جب کہ دوسروں کو یہ حاصل نہیں تھا۔ اہلبیت علیھم السلام کے باتیں علم و دانش کا ایک اور سرچشمہ تھا اور اس منبع کو "الہام" کا نام دیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ "الہام" انبیاء سے مخصوص نہیں ہے۔

کیوں عقیدہ امامت شیعت کی اصل بنیاد ہے

امامت کی اہمیت:۔

علماءِ شیعہ اور محدثین اہلسنت نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا!

من مات ولم یعرف امام زمانه مات میتة جاهلیه

☆ الغدیر، جلد ۱۰، ص ۳۵۹، ۳۶۰

"جو شخص مر جائے اس حال میں کہ اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانتا ہوں تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے"۔

یہ حدیث اور اسی مضمون کی دوسری خبریں نہ صرف شیعہ منابع میں بلکہ اہلسنت علماء کی کتابوں میں بھی تواتر کے ساتھ آئی ہیں، ان میں سے ہیثمی نے مجمع الزوائد میں، ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں، مسلم نے اپنی صحیح میں، بیہقی نے اپنی سنن میں، ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں، احمد نے اپنی مسند میں اور تفتازانی نے اپنی کتاب شرح المقاصد میں مختلف الفاظ کے ساتھ اسی معنی کو نقل کیا ہے۔ ان احادیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ ایمان کی اولین شرف اور انسان کے اعمال کی قبولیت کا سب سے زیادہ اہم معیار امام کی معرفت ہے۔ البتہ معرفت کے درجات مختلف ہوتے ہیں، سب سے پہلا مرحلہ جو کہ توحید کا راستہ اور عبادات کی قبولیت کی شرط ہے وہ آئمہ معصومینؑ کی معرفت اور ان حضرات کی اطاعت کے وجوب کا اعتقاد ہے، یعنی ہر انسان کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین کون حضرات ہیں اور وہ لوگ جو آنحضرتؐ کے بعد مخلوق پر الٰہی حجت اور مرتبہ عصمت وولایت کے حامل ہیں وہ کون افراد ہیں، پھر ان حضرات کو صاحب اختیار اور اپنے نفس پر اولیٰ بالتصرف جانے اور ان کی محبت اور حکم کی اطاعت لازم سمجھے۔

پھر اس کے بعد انسان جتنا اس مرحلے سے آگے بڑھے گا اور آئمہ معصومین کی نسبت اپنی معرفت میں اضافہ کرے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہوگا اور بلند تر نورانیت اور کمالات کا حامل ہوجائے گا۔ یہاں تک کہ اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کے استحکام اور محبت کی شدت کے اثر سے خود ملکوتی نفس کا حامل ہوجائے گا، اس کا ارادہ جہان آفرینش پر نافذ ہوگا نیز کرامات اور عالی مقامات و مراتب کا مالک بن جائیگا۔

﴿اہلبیت کا مرتبہ:۔﴾

اہلبیت علیہم السلام معدن عصمت وطہارت کا مرتبہ ادراک انسان سے بالاتر ہے اور بزرگان بشر کی عقلیں کی معرفت سے عاجز ہیں جبکہ خدا کے علاوہ کوئی شخص ان کے فضائل کو نہ تو سمجھ سکتا ہے اور نہ ان کے کمالات و مناقب کا احصاء کرسکتا ہے تو بھلا ان کے مراتب کی حقیقی معرفت اور علمی احاطہ کیسے کرسکتا ہے؟ جیسا کہ اہلسنت کی کتابوں میں بھی یہ مسلم الثبوت واقعیت وحقیقت بیان کی گئی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

لوان الہ سجار اقلام والجر مداد والجن حساب والانس کتاب ما احصو افضائل علی ابن ابی طالب۔

☆ "ینابیع المودۃ تالیف حافظ سلیمان قندوزی حنفی ص ۱۴۲ء

یعنی یقیناً اگر تمام درخت قلم ہوجائیں اور دریا سیاہی ہوجائیں اور تمام جن حساب کرنے والے اور تمام انسان لکھنے والے ہوجائیں تب بھی علی ابن ابی طالبؑ کے کمالات وفضائل کو نہ تو شمار کرسکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں"۔

لیکن فضائل اہلبیت علیہم السلام کا نقل کرنا اور جو کچھ کتب وحی میں ان حضرات کے بلند

مراتب کے متعلق آیا ہے ان سے آشنائی بہت سے اہم آثار و نتائج کی حامل ہیں کہ جن میں سے دو حیات بخش اور اہم اثر یہ ہیں۔

«خُطبہ غدیر میں الفاظ "وصی" اور "خلیفہ"»

مُفتی اعظم اہل سنتہ والجماعتہ علامہ محمد سلیمان حنفی نقشبندی قندوزی بلخی نے اپنی تصنیف "ینابیع المودۃ" مطبوعہ استنبول جلد اول ۱۱۵ میں لکھا ہے کہ جب رُسولِ خدا نے "مَن کُنت مولہ فھذ علی مولا ارشاد فرمایا تو قرآن مجید کی آیہ مبارکہ [redacted] اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یہ آیت پارہ ۶ سورۃ المائدکی ہے ترجمہ: آیہ مبارکہ: آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین اور تم پر پورا کر دیا اپنی نعمت کو اور میں راضی ہوا کہ اسلام تمارا دین مانا جائے۔

☆ لفظ وصی کا مزید ثبوت مروج المذہب مسعودی پر حاشیہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد ۶ ۱۷۰ اور شواہد النبوۃ مولانا جامی مطبوعہ نولکشور ۱۲۴ پر ملاحظہ فرمائیے۔

مذرجہ بالا تمام حوالوں سے ثابت ہوا کہ مقام غدیرِ خُم پر رسول نے حضرت علیؑ کو دوست کے معنیٰ میں بلکہ وصی و خلیفہ کے معنیٰ میں مولا فرما کر دستارِ ولیعہدی باندھی تھی۔ اور حضرت علیؑ سے امام مہدیؑ تک بارہ اوصیاء کی خبر دے دی تھی۔

«اثناء عشر (یعنی ۱۲) خُلفاء»

حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے اپنے بارہ خلفاء کا ذکر کئی مرتبہ فرمایا اور اُنہی کو " آئمہ "

"اُمرا"، "اوصیا" ارشاد فرمایا جیسا کہ قرآن مجید مع ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر محدث دہلوی مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ پارہ ۵ (۲) صحیح بخاری مترجم مطبوعہ سعدی کراچی، جلد ۳، تاب الاحکام ۹۰ ۷ حدیث نمبر ۲۰۸ باب ۱۱۸۶ (۳) صحیح مسلم مع شرح نوعی (عربی) مطبوعہ مصر الجزاء الثالث کتاب الامارۃ ۱۴۵۲/۱۴۵۳ (۴) مشکوٰۃ مترجم مطبوعہ سعیدی کراچی جلد سوم باب مناقب قریش وذکر القبائل ۲۲۹ حدیث نمبر ۵۷۲۹ (۵) ترمذی (نور محمد اصح المطابع کراچی والی) مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی جلد دوم ۱۹ حدیث ۹۰۔

اب فیصلہ طلب امر یہ ہے کہ وہ بارہ ۱۲ واجب الاطاعت خلفاء کونسے ہیں؟ مذہب شیعہ امامیہ کے مطابق وہ بارہ ۱۲ واجب الطاعت خلفائے رسولؐ یہ ہیں:۔

۱:۔ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ (۲) حضرت امام حسنؑ (۳) حضرت امام حسینؑ (۴) حضرت امام زین العابدین علیؑ (۵) حضرت امام محمد باقرؑ (۶) حضرت امام جعفر صادقؑ (۷) حضرت امام موسیٰ کاظمؑ (۸) حضرت امام علی رضاؑ (۹) حضرت امام محمد تقیؑ (۱۰) حضرت امام علی نقیؑ (۱۱) حضرت امام حسن عسکریؑ (۱۲) حضرت امام مہدی علیہم السلام وعجل فرجہم۔

مذہب اثناء عشری کا یہ عقیدہ ارشادات رسولؐ کے مطابق ہے جیسا کہ مفتی اعظم اہل سنتہ والجماعتہ علامہ محمد سلیمان حنفی کی کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ استنبول جلد ۱۱۵ سے حدیث غدیر نقل ہوئی۔ لیکن شرح فقتہ اکبر علامہ علی قاری حنفی مطبوعہ مجتبائی دہلی کے ص ۸۴ پر "بارہ خلفا" کی دوسری فہرست لکھی ہوئی ہے جس میں یزید بن معاویہ کو چھٹا "خلیفہ" شمار کیا گیا ہے اسی سلسلہ میں حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۹۔ ۶۲۹ بھی ملاحظہ ہو۔ علاوہ ازیں صحیح بخاری مترجم مطبوعہ سعیدی کراچی جلد ۳ کتاب الفتن ۷۴۸ حدیث نمبر ۱۹۸۴ کی مندرجہ ذیل عبارت بھی قابل غور ہے:۔

"سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت فسخ کر دی تو ابن عمر نے اپنے ساتھیوں اور بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ اور ہم اس شخص کی **(یعنی یزید کی)** (بیعت)، خدا اور اس کے رسول کے **(معاذ اللہ یعنی یزید کی اطاعت کو، خدا اور رسول کی اطاعت سمجھا)** (موافق) کر چکے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی بیوفائی ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کی بیعت خدا اور اس کے (رسولؐ) کے موافق کی جائے پھر اس سے جنگ کی جائے میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو شخص (اُس کو) **(یعنی یزید کو)** تخت خلافت سے معزول کرے گا اور اُس کی اطاعت سے رُوگردانی کرے گا تو ہمارے اور اس کے درمیان جُدائی کا پردہ حائل ہوگا۔

صحیح بخاری کی مندرجہ بالا عبارت اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے یزید کی بیعت کی تھی۔ اور عبداللہ مذکور کی نظر میں یزید خلیفہ برحق تھا (معاذ اللہ) بلکہ وہ یزید کی بیعت کو خدا اور رسولؐ کی بیعت سمجھتے تھے۔ (نعوذ باللہ) مہتمم دارالعلوم دیوبند حافظ قاری محمد طیب صاحب اپنی کتاب "شہید کربلا اور یزید" مطبوعہ کراچی کے ۸۸ مقدمہ ابن خلدون کی عبارت کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:- " کہیں تم اس غلطی میں مت پڑ جانا کہ تم اُن لوگوں کو جو حضرت حسینؑ کی رائے کے مخالف تھے اور ان کی مدد کے لئے (عملاً) کھڑے نہیں ہوئے گنہگار کہنے لگو اس لئے کہ وہ صحابہ کی اکثریت سے جو یزید کے ساتھ تھے اور اس پر خروج جائز نہیں سمجھتے تھے۔"

اور "شہید کربلا اور یزید" کے ص ۸۲ پر یوں لکھتے ہیں:-

حضرت حسینؑ کو باغی کہنے کا منصوبہ اس خیال پر مبنی ہے کہ یزید خلیفہ برحق تھا اور اُس کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ظاہر کی گئی ہے کہ صحابہ کی اکثریت نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی

تھی۔لیکن شرح فقہ اکبر علامہ علی قاری حنفی کی فہرست میں سے، سوائے حضرت علیؑ کے کسی کو بھی مذہب امامیہ میں خلیفہ تسلیم نہیں کیا جاتا یزید کا تو ذکر ہی کیا؟ لیکن عام طور پر محض بُغض وتعصب کی وجہ سے مذہب امامیہ کے پیروکاروں کو قاتلانِ حسینؑ کہا جاتا ہے۔(نعوذ باللہ)

﴿شیعہ و سنی کا افتراق عقیدہ امامت اثنا عشر عملی وجہ﴾

﴿پہلی وجہ سرورکائناتؐ کے آخری لحاتِ زندگی﴾

حجتہ الوادع سے واپسی کے بعد آپؐ کی وہ علالت جو بروایت مشکوٰۃ تشریف خیبر میں دیئے ہوئے زہر کے کروٹ لینے سے اُبھرا کرتی تھی۔ مستقر ہوگئی۔آپؐ اکثر علیل رہنے لگے۔بیماری کی خبر کے نشر عام ہوتے ہی جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہونے لگے۔جن میں مسلیمہ کذاب۔السود عنسی۔فلیحہ۔سجاح زیادہ نمایاں تھے۔لیکن خدا نے انھیں ذلیل کیا۔اسی دوران میں آپ کو اطلاع ملی کہ حکومتِ روم مسلمانوں کو تباہ کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے۔آپؐ نے اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں وہ حملہ نہ کردیں اسامہ ابن زید کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجنے کا فیصلہ کیا۔اور حکم دیا کہ علیؑ کے علاوہ اعیان مہاجر وانصار میں سے کوئی بھی مدینہ بھی نہ رہے۔اور اس روانگی پر اتنا زور دیا کہ یہ تک فرمادیا۔"**لعن اللہ من تخلف عنہا**"۔جو اس جنگ میں نہ جائے گا اُس پر خدا کی لعنت ہوگی۔اس کے بعد آنحضرتؐ نے اسامہ کو اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے روانہ کیا۔انہوں نے تین میل کے فاصلہ پر مقامِ جرف میں کیمپ لگایا اور اعیان صحابہ کا انتظار کرنے لگے۔لیکن وہ لوگ نہ آئے۔

مدارج النبوۃ جلد۲ص ۴۸۸ و تاریخ کامل جلد۲۔۱۲۰ وطبری جلد۳۔۱۸۸ میں ہے کہ نہ جانے والوں میں حضرت ابوبکر وحضرت عمر بھی تھے۔مدارج النبوت جلد۲۔۴۹۴ میں ہے کہ آخر صفر میں جب

کہ آپ کو شدید درد سر تھا۔ آپ رات کے وقت دعا کی خاطر تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ نے سمجھا کہ میری باری میں کسی اور بیوی کے وہاں چلے گئے ہیں۔ اس پر وہ تلاش کے لیے نکلیں تو آپؐ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اے عائشہ کہ تم مجھ سے پہلے مر جاتیں اور میں تمھاری اچھی طرح تجہیز و تکفین کرتا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ چاہتے ہیں میں مر جاؤں تو آپ دوسری شادی کر لیں۔ اسی کتاب کے ۴۹۵ میں ہے کہ آنحضرتؐ کی تیمارداری آپ کے اہل بیت کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ اہل بیت کو تیمارداری میں پیچھے رکھنے کی کوشش کی جاتی تھی۔

دوسری وجہ واقعہ قرطاس: تاریخ عالم کی سب سے پہلی توہین رسالت:

حبیبؐ خدا حجۃ الوداع سے واپسی پر بمقام غدیر خم اپنی جانشینی کا اعلان کر چکے تھے۔ اب آخری وقت میں آپؐ نے یہ ضروری سمجھتے ہوئے کہ اُسے دستاویزی شکل دیدوں اصحاب سے کہا کہ مجھے قلم دوات اور کاغذ دے دو تا کہ میں تمھارے لیے ایک ایسا نوشتہ لکھ دوں جو تمھیں گمراہی سے ہمیشہ ہمیشہ بچانے کے لیے کافی ہو۔ یہ سُن کر اصحاب میں باہمی چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ لوگوں کے رجحانات قلم و دوات دے دینے کی طرف دیکھ کر حضرت عمر نے کہا۔ "**ان الرجد یھجر حسبنا کتاب اللہ** یہ مرد ہذیان بک رہا ہے۔ ہمارے لیے کتاب خدا کافی ہے (صحیح بخاری پ ۳۰۔ ۸۴۲۔ علامہ شبلی لکھتے ہیں۔ روایت ہیں ہجر کا لفظ ہے جس کے معنی ہذیان کے ہیں.... حضرت عمر نے آنحضرت کے اس ارشاد کو ہذیان سے تعبیر کیا تھا۔

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی اپنی کتاب "سر العالمین" طبع بمبئی کے ۹ پر لکھتے ہیں کہ "غدیر خم میں حضرت رسول کریمؐ کے "**من کنت مولاہ فھذا علی مولا**"۔ فرمانے کے

بعد اور موقع پر مبارک باد دینے کے بعد جب لوگوں پر خلافت کی ہوا وہوس غالب آ گئی تو انہوں نے غدیر خم کی تمام باتیں بھلا دیں۔ پھر جب رسول خدا کے انتقال کا وقت آیا اور انہوں نے وفات سے قبل فرمایا۔ "**ایتونی بدوات و بیاض لازیل عنکم اشکال الامرواز کر لکم من المستحق لها بعدی، قال عمر رعوالرجل فانه لیهجه الخ**" مجھے قلم دوات کاغذ دے دو۔ تا کہ میں دستاویزی طور پر خلافت کے اشکال کو دور کر دوں اور تمہیں تحریراً بتا دوں کہ میرے بعد خلافت کا حق دار کون ہے؟ یہ سُن کر حضرت عمر نے کہا کہ "اس مرد کو چھوڑ دو یہ ہذیان بک رہا ہے"۔ یہی کچھ مختلف الفاظ میں صحیح بخاری طبع کراچی جلد ا۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵ و جلد ۲۔ ۸۱۔ ۶۹۶ و جلد ۳۔ ۸۴۳۔ ۸۴۳ و صحیح مسلم جلد ۵۔ ۷۶ و فتح الباری شرح بخاری عسقلانی ۱۲۹ حاشیہ و جز ۱۰۱ و نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض طبع مصر جز ۴۔ ۲۷۸ و شرح شفا ملا علی قاری بر حاشیہ نسیم الریاض و مدراج النبوت طبع کا چور ۵۴۲، حبیب السیر ج ۹۷ و مکتوبات شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ج ۲۔ ۶۲۔ ۶۱ و غیرہ میں ہے۔ انہیں کُتب کی روشنی میں شمس العلماء خواجہ حسن نظامی دہلوی لکھتے ہیں۔ اسی بیماری کے زمانے میں ایک دن بہت سے لوگ حضرت صلعم کے پاس جمع تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ لاؤ کاغذ میں تم کو کچھ لکھدوں تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ ..... یہ سُن کر (حضرت عمر) بولے حضرت ﷺ پر بخار کی تکلیف کا غلبہ ہے اس کے سبب ایسا فرماتے ہیں۔ وصیت نامے کی کچھ ضرورت نہیں ہم کو خدا کی کتاب کافی ہے۔ (محرم نام ۱۰ طبع دہلی)۔

(الفاروق ۲۱) لغت میں ہذیان کے معنی "بیہودہ گفتن" یعنی بکواس کے ہیں۔ (صراح جلد ۲۔ ۱۴۳) شمس العلما مولوی نذیر احمد دہلو لکھتے ہیں۔ "جن کے دل میں تمنائے خلافت چٹکیاں لے رہی تھی۔ انہوں نے تو دھینگا مشتی سے منصوبہ ہی چٹکیوں میں اڑا دیا۔ اور مزاحمت کی یہ تادیل کی کہ ہماری ہدایت کے لیے قرآن بس کرتا ہے اور چونکہ اس وقت پیغمبر صاحب کے حواس صحیح نہیں ہیں۔ کاغذ

قلم دوات کالانا کچھ ضروری نہیں۔ خدا جانے کیا کیا لکھوا دیں گے۔ (مہارت الامتہ صفحہ ۹۲) اس واقعہ سے آنحضرت کو سخت صدمہ ہوا اور آپ نے جھنجلا کر فرمایا۔ تو مواغنی میرے پاس سے اُٹھ کر چلے جاؤ۔ نبی کے روبرو شور وغل انسانی ادب نہیں ہے۔ علامہ طریحی لکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں پانچ افراد نے حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ ابوعبیدہ۔ عبدالرحمٰن۔ سالم غلام حذیفہ نے متفقہ عہد و پیمان کیا تھا۔ کہ **"لا نردهذا الامرفي بني هاشم"**۔ پیغمبر کے انتقال کے بعد خلافت بنی ہاشم میں نہ جانے دیں گے (مجمع البحرین) میں کہتا ہوں کون یقین کرسکتا ہے کہ جیش اسامہ میں رسول سے سرتابی کرنے والوں جس میں لعنت تک کی گئی ہے اور واقعہ قرطاس میں حکم کو بکواس بتلانے والوں کو رسولِ خدا نے نماز کی امامت کا حکم دے دیا ہوگا میرے نزدیک امامت نماز کی حدیث نا قابل قبول ہے۔

﴾وصیت اور احتضار:﴿

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آخری وقت آپ نے فرمایا۔ میرے حبیب کو بلاؤ۔ میں نے اپنے باپ ابوبکر پھر عمر کو بلایا۔ انہوں نے پھر یہی فرمایا تو میں نے علی کو بلا بھیجا۔ آپؐ نے علیؑ کو چادر میں لے لیا اور آخر تک سینے سے لپٹائے رہے۔ (ریاض النضرہ ۱۸۰) مورخین لکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اور حسنینؑ کو طلب فرمایا اور حضرت علیؑ کو بلا کر وصیت کی اور کہا جیش اسامہ کے لیے میں نے فلاں یہودی سے قرض لیا تھا۔ اُسے ادا کر دینا اور اے علی تمھیں میرے بعد سخت صدمات پہنچیں گے۔ تم صبر کرنا اور دیکھو جب اہل دنیا دنیا پرستی کریں تو تم دین اختیار کیے رہنا۔ (روضۃ الاحباب جلد ا۔ ۵۵۹ مدارج النبوۃ جلد ۲۔ ۵۱۱ و تاریخ بغداد جلد ا۔ ۲۱۹۔

﴾رسولِ کریمؐ کی شہادت:﴿

حضرت علی علیہ السلام سے وصیت فرمانے کے بعد آپ کی حالت متغیر ہوگئی۔ حضرت فاطمہ

جن کے زانو پر سر مبارک رسالت مآبؐ تھا۔ فرماتی ہیں کہ ہم لوگ انتہائی پریشانی میں تھے کہ ناگاہ ایک شخص نے اذنِ حضوری چاہا۔ میں نے داخلہ سے منع کر دیا، اور کہا اے شخص یہ وقت ملاقات نہیں۔ اس وقت واپس چلا جا۔ اس نے کہا میری واپسی ناممکن ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حاضر ہو جاؤں۔ آنحضرتؐ کو جو قدرے افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے فاطمہؑ اجازت دے دو۔ یہ ملک الموت ہیں۔ فاطمہؑ نے اجازت دے دی اور وہ داخل خانہ ہوئے۔ پیغمبر کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی۔ مولا! یہ پہلا دروازہ ہے جس پر میں نے اجازت مانگی ہے۔ اور اب آپؐ کے بعد کسی کے دروازے پر اجازت طلب نہ کروں گا۔ (عجائب القصص علامہ عبدالواحد ۲۸۲ و روضۃ الصفا جلد ۲۔ ۲۱۲ و انوار القلوب ۱۸۸)۔

الغرض ملک الموت نے اپنا کام شروع کیا اور حضور رسولِ کریمؐ نے بتاریخ ۲۸ صفر ۱۱ ھجری یوم دوشنبہ بوقت دوپہر ظاہری خلعت حیات اُتار دیا۔ (مودۃ القربیٰ ۴۹ م ۱۴ طبع بمبئی ۱۳۱۰ ھجری) اہلبیت کرام میں رونے کا کہرام مچ گیا۔ حضرت ابوبکر اس وقت اپنے گھر محلّہ سخ گئے ہوئے تھے۔ جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا حضرت عمر نے واقعہ وفات کو نشر ہونے سے روکا اور جب حضرت ابوبکر آ گئے تو دونوں سقیفہ بنی ساعدہ چلے گئے۔ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تھا۔ اور باطل پر مشوروں کے لیے بنایا گیا تھا۔ (غیاث اللغات) اور انہیں کے ساتھ ابو عبیدہ بھی چلے گئے۔ جو غسال تھے غرضکہ اکثر صحابہ رسُولِ خدا کی لاش چھوڑ کر ہنگامہ (**تاریخ طبری جلد ۴۔ ۴۳۶ میں ہے کہ انصار نے جب حضرت علیؑ کی بیعت کرنا چاہی تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کر لی اور کہا کہ آپ بھی قرشی ہیں اور ہم میں سزاوار تر ہیں**) (خلافت) میں جا شریک ہوئے۔ اور حضرت علیؑ نے غسل و کفن کا بندوبست کیا۔ حضرت علیؑ غسل دینے میں۔ فضل ابن عباس حضرت کا پیراہن اُونچا کرنے میں۔ عباس اور میثم کروٹ بدلوانے میں اور اسامہ و شقران پانی ڈالنے میں مصروف ہو گئے۔ اور انھیں چھ آدمیوں نے نمازِ جنازہ پڑھی اور اسی حجرہ میں آپ کے جسم اطہر کو دفن کر دیا گیا۔ جہاں آپ نے وفات پائی تھی۔

ابوطلحہ نے قبر کھودی۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر آپ کے غسل و کفن اور نماز میں شریک نہ ہو سکے۔ کیونکہ جب حضرات سقیفہ سے واپس آئے تو آنحضرتؐ کی لاش مطہر سپرد خاک کی جا چکی تھی کنز العمال جلد ۳۔ ۱۴۰ ارجح المطالب ۶۷۰ المرتضی ۳۹ فتح الباری جلد ۲۔۴) وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ (تاریخ ابوالفدا جلد ۱۔۱۵۲)۔

وفات اور شہادت کا اثر:۔

سرور کائناتؐ کی وفات کا اثر یوں تو تمام لوگوں پر ہوا۔ اصحاب بھی روئے اور حضرت عائشہؓ نے بھی ماتم کیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۶۔۲۷۴ و تاریخ کامل ۲۔۱۲۲ و تاریخ طبری جلد ۳۔۱۹۷)۔ لیکن جو صدمہ حضرت فاطمہؑ کو پہنچا اس میں وہ منفرد تھیں۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات سے عالم علوی اور عالم سفلی بھی متاثر ہوئے اور ان میں جو چیزیں ہیں ان میں بھی اثرات ہویدا ہوئے۔ علامہ زمخشری کا بیان ہے کہ ایک دن آنحضرتؐ نے ام معبد کے وہاں قیام فرمایا۔ آپؐ کے وضو کے پانی سے درخت اُگا۔ جو بہترین پھل لاتا رہا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ اس کے پتے جھڑے ہوئے ہیں اور میوے گرے ہوئے ہیں۔ میں حیران ہوئی کہ ناگاہ خبر وفات سرور عالم پہنچی۔ پھر تیس سال بعد دیکھا گیا کہ اس میں تمام کانٹے اُگ آئے تھے بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ نے شہادت پائی۔ پھر مُدت مدید کے بعد اس کی جڑ سے خون تازہ اُبلتا ہوا دیکھا گیا۔ بعد میں معلوم ہوا حضرت امام حسینؑ نے شہادت پائی ہے۔ اس کے وہ خشک ہو گیا۔ (عجائب القصص ۲۵۹ بحوالہ ربیع الابرار زمخشری)۔

آنحضرت کی شہادت کا سبب:۔

یہ ظاہر ہے کہ حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو درجہ شہادت

پر فائز ہوا ہو۔ حضرت رسول کریمؐ سے لے کر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام تک سب ہی شہید ہوئے ہیں۔ کوئی زہر سے شہید ہوا، کوئی تلوار سے شہید ہوا۔ ان میں ایک خاتون تھیں حضرت فاطمہ بنت رسولؐ وہ ضرب شدید سے شہید ہوئیں۔ ان چودہ معصوموں میں تقریباً تمام کی شہادت کا سبب واضح ہے۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰؐ کی شہادت کے سبب سے اکثر حضرات ناواقف میں اس لیے میں اس پر روشنی ڈالتا ہوں۔ حجتہ الاسلام امام ابوحامد محمد الغزالی کی کتاب سر العالمین کے ۷ طبع مبئی ۱۳۱۴ ھج اور کتاب مشکوۃ شریف کے باب ۳۔ ص ۵۸ سے واضح ہے کہ آپ کی شہادت زہر کے ذریعہ سے ہوئی ہے اور بخاری شریف کی ج ۳ طبع مصر ص ۱۳۱۴ کے باب اللدص ۱۲۷۔ کتاب الطب سے مستفاد اور مستبط ہوتا ہے کہ " آنحضرتؐ کو دوا میں ملا کر زہر دیا گیا تھا۔

میرے نزدیک رسول کریم کے بستر علالت پر ہونے کے وقت کے واقعات وحالات کے پیش نظر دوا میں زہر ملا کر دیا جانا غیر متوقع نہیں ہے۔ علامہ محسن فیض " کتاب الوافی " کی جلد ا کے ص ۱۶۶ میں بحوالہ تہذیب الاحکام تحریر فرماتے ہیں کہ حضور مدینہ میں زہر سے شہید ہوئے ہیں۔ الخ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خیبر میں زہر خورانی کی تشہیر اخفائے جرم کے لیے کی گئی ہے۔

فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتبها بالنظر ثم قال النظر الی اخی علی ابن ابی طالب عبادة و ذکره عبادة ولا یقبل الله ایمان عبد الا بولا یته والبرا ہ من اعدآئه۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی علیہ السلام کیلئے اتنے فضائل قرار دیئے ہیں جو باعتبار کثر شمار کے قابل نہیں ہیں، پس جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے

اس حال میں کہ اس کا اقرار وایمان رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیتا ہے، اور جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو لکھے تو جس وقت تک اس تحریر کا نشان باقی ہے فرشتے مسلسل اس کیلئے طلب مغفرت کرتے ہیں، اور جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو سنے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ان تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے جن کا وہ کان کے ذریعہ مرتکب ہوا ہے، اور جو شخص ان حضرت کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کی تحریر کو دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ان تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے جن کا وہ آنکھ کے ذریعہ سے مرتکب ہوا ہے، پھر رسول اکرمؐ نے رمایا کہ میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے اور اس کا ذکر عبادت ہے اللہ تعالیٰ بغیر اطاعت امام کی بندے کے اعمال قبول نہیں کرتا ہے۔

انسان فقط عقیدہ امامت کا مکلف ہے

امامت:

انسان بس مکلف امامت یہی وہ امتیازی مسئلہ ہے جس کی بناء پر شیعہ فرقہ عام فرقوں سے الگ تھلگ نظر آتا ہے۔ اور یہی وہ اساسی اور بنیادی فرق ہے جو اس مکتب خیال کو عام مکاتب سے علیحدہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جو اختلافات ہیں، ان کی حیثیت اصول نہیں بلکہ فروعی ہے۔ اس قسم کے ذیلی اور ضمنی اختلافات خود سوادِ اعظم کے آئمہ اجتہاد میں بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً حنفیوں کے بہت سے مسائل شافعیوں سے میل نہیں کھاتے۔ اور ان کے ان سے۔ امامیہ فرقے کے نزدیک امامت وہ منصب الٰہی ہے جو نبوت کی طرح پروردگار عالم کی جانب سے ہدایت خلق کے لئے عطا ہوتا ہے۔ اور ان کا عقیدہ ہے کہ جناب باری عزاسمہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ وہ علی ابن ابی طالب کو اپنا جانشین کریں۔ تاکہ "ختم نبوت" کے بعد کار تبلیغ جاری رہے۔ رسول اکرمؐ کو معلوم تھا کہ یہ عہدہ لوگوں کو کھلے گا اکثر اسے بھائی کی چاہت، اور داماد نوازی پر محمول کریں گے۔ اور یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ اس زمانے

سے لیکر آج تک مسلمان رسولؐ کی واقعی بے لوثی اور حقیقی عصمت کے معاملے میں متحد الایمان نہیں نظر آتے ہلیکن قدرت نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور بالکل صاف صاف لفظوں میں حکم دیا:

ق ۱۷ یَآاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ہ (اے رسولؐ! تمھیں جو حکم دیا گیا ہے اس کا فوراً اعلان کردو۔ اور اگر مفوضہ کام کی انجام دہی میں ذرا بھی تساہل برتا تو یہ سمجھا جائے گا کہ تم نے کارِ رسالتؐ انجام ہی نہیں دیا۔

اس صورت میں سوائے تعمیلِ حکم کے اور کیا چارہ تھا؟ چنانچہ آپ نے حجۃ الوداع کے بعد غدیر خم میں لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا:

الست اولی بالمومنین من انفسهم

کیا میں تمام مومنین سے اولیٰ نہیں ہوں؟

یعنی میری ذات سب سے پر مقدم نہیں ہے؟

پورے مجمع نے ایک زبان ہو کر جواب دیا۔ بے شک رسولِ مقبولؐ آپ ہم سب سے اولیٰ ہیں۔

ان گواہیوں کے بعد پیغمبرؐ نے فرمایا:

من کنت مولاہ فهذا علی مولاہ

"جن لوگوں نے میری ولایت کو تسلیم کیا، یہ علی بھی ان کا ولی امر ہے"۔ تا آخر خطبہ (سورۃ مائدہ: آیت، ۶۷، اس موضوع پر حجۃ الاسلام شیخ عبدالحسین امینی مرحوم کی انسائکلوپیڈیا تی

تصنیف "الغدیر" کی ۱۱ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ قابلِ دید کتاب ہے۔ اور اختصار پیش نظر ہو تو ناچیز کی کتاب "غدیر اور خطبہ غدیر" کا مطالعہ مفید ہوگا۔ نجفی)

اس کے علاوہ بھی مختلف مواقع پر اس حقیقت کی توضیح و تصریح فرمائی ہے۔ گاہے اشاروں میں اور کبھی کھلم کھلا۔ حضورؐ نے اپنا فرض پورا کر دیا حکم خدا کی تعمیل ہوگئی لیکن ختم المرسلین کی آنکھ بند ہوتے ہی بعض دیدہ دلیر مسلمان حقیقت پر پردہ ڈالنے کے درپے ہو گئے۔ نصِ صریح کی تاویل کی گئی اور اپنے اجتہاد سے احکام میں تغیر و تبدل کرنے لگے، نتیجہ جو ہوا ظاہر ہے۔ بہر حال اعلیٰ اور ان کا گروہ جو بڑے بڑے جلیل القدر صحابیوں پر مشتمل تھا، اس خود ساختہ روش سے علیحدہ رہا اور اس جماعت کے ہر فرد نے بیعت سے انکار کر دیا۔ چنانچہ امیر المومنینؑ مصالحِ دینی کے پیش نظر ایک زمانے تک تو خاموش رہے مگر جب معاویہ نے اسلامی حکومت و اقتدار کو زیر نگیں کرنا چاہا، اور اس ضمن میں اس نے مختلف تخریبی کارروائیاں شروع کر دیں تو علیؑ ابن ابی طالب معارض ہوئے۔ کیونکہ معاویہ جیسے شخص کی موافقت اور اس کے غلط طرز حکمرانی کو طرح دینا، اسلامی مفاد کے لئے زہر ہلاہل تھا اور دین الٰہی کی حفاظت علیؑ کا سب سے بڑا فرض! مختصر یہ کہ امامیہ حضرات اس امر کے معتقد ہیں کہ ہم علیؑ کے ساتھی ہیں، اور آپ ہی کے پیرو۔ علیؑ جس کے دوست ہم اس کے دوست اور علیؑ جس کے دشمن ہم اس کے دشمن!

یہ اعتقاد پیغمبر اکرمؐ کے اس ارشاد پر مبنی ہے:

اللھم وال من والاہُ وعاد من عاداہُ

"پروردگار! جو علیؑ کا دم بھرے تو اُسے دوست رکھ اور جو علیؑ سے بغض باندھے تو بھی اس سے دشمنی کر۔ امامیہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ خلاقِ عالم صفحۂ گیتی کو کبھی کسی نبی یا وصی کے وجود سے خالی نہیں رکھتا۔ عام اس سے کہ یہ "حجت" ظاہر ہو یا غائب! سرورِ کائنات نے "نصِ صریح" کے ذریعہ علیؑ مرتضیٰ کو اپنا وصی

بنایا، علیؑ نے حسن مجتبےٰ کو جانشین کیا، اور امام حسنؑ نے اپنے بھائی سید امام حسینؑ علیہ السلام کو یہ امانت سپرد کی۔ اس طرح یہ سلسلہ گیارھویں امام تک پہنچا گیارھویں رہبر امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے بارھویں امام حضرت "مہدی منتظر" سلام اللہ علیہ کو صاحب الامر قرار دیا۔

یہ اعتقاد شیعوں کی اُپج نہیں بلکہ ایک "سنت الٰہیہ" ہے، جو آدمؑ سے خاتمؐ تک پہنچی۔ اس موضوع پر اعاظم علماء کی بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ ہم قرون اولیٰ اور صدر اول کے اُن چند ممتاز علماء کے نام درج کرتے ہیں، جنھوں نے وصیت کے عنوان پر قلم فرسائی کی ہے:

۱۔ "الوصیۃ" ہشام ابن الحکم

۲۔ "الوصیۃ" حسین ابن سعید

۳۔ "الوصیۃ" حکم ابن مسکین

۴۔ "الوصیۃ" علی ابن مغیرہ

۵۔ "الوصیۃ" علی ابن الحسین ابن الفضل

۶۔ "کتاب الوصیۃ" محمد ابن علی ابن الفضل

۷۔ "کتاب الوصیۃ" ابراہیم ابن محمد ابن سعید

۸۔ "کتاب الوصیۃ" احمد ابن محمد خالف البرقی صاحب "المحاسن"۔

۹۔ "الوصیۃ" مورخ جلیل عبدالعزیز ابن یحییٰ الجلمودی۔

ان میں سے اکثر لکھنے والے قرن اول اور قرن دوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ تیسری صدی ہجری کے مؤلفات کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔ مثلاً:

۱۔ "الوصیۃ" یحییٰ ابن مستفاد

۲۔ "الوصیۃ" محمد ابن احمد الصابونی

۳۔ "الوصیۃ" علی ابن رئاب

۴۔ "الوصیۃ" محمد ابن الحسن ابن فروخ

۵۔ "اثبات الوصیۃ الامامۃ" مورخ شہیر علی ابن الحسین المسعودی صاحب "مروج الذہب"۔

۶۔ "الوصیۃ" شیخ الطائفہ محمد ابن الحسن الطوسی

۷۔ "الوصایا" محمد ابن علی الشلغمانی

۸۔ "الوصیۃ" موسیٰ ابن الحسن ابن طاہر

چوتھی صدی ہجری کے بعد جو کتابیں تالیف ہوئی ہیں ان کا تو شمار ہی مشکل ہے۔ مسعودی اپنی مشہور کتاب "اثبات الوصیۃ" میں تحریر فرماتے ہیں "ہر نبی کے بارہ وصی ہوئے" مولف نے سب کے نام اور مختصر حالات بھی قلم بند کیے ہیں۔ اور آخر آئمہ اثنا عشر کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب ایران میں چھپ چکی ہے۔

وجود حجت :۔

البتہ وجودِ حجت کے سلسلے میں مسلم اور غیر مسلم دونوں حلقوں سے شیعوں پر اعتراضات کی بوچھاڑ کی جاتی ہے لہذا چند جملوں میں ہم اس حقیقت کی بھی توضیح کرتے چلیں۔ معترضین کا خیال ہے کہ شیعہ ایک بے بنیاد مضحکہ خیز عقیدے کے قائل ہیں۔ لیکن جب ہم اعتراض کرنے والوں کی فکر کا تجزیہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو نافہمیدہ سوالوں پر مبنی ہے۔

☆ پہلا سوال یہ کہ طبعی طور پر ایک شخص ہزار برس سے زیادہ کیسے جی سکتا ہے؟

☆ دوسرا سوال یہ کہ آپ کے غائب ہونے میں کون سی مصلحت کارفرما ہے؟ اور ایک "غائب امام" کے وجود سے فائدہ؟ ہونا نہ ہونا دونوں برابر۔

پہلے اشکال کے متعلق ترقیم ہے کہ ذرا عمر نوحؑ کا خیال رہے۔

قرآنی تصریحات کے مطابق جنابِ نوحؑ نے نوسو برس اپنی قوم میں گزارے، اور علماء نے آپ کی عمر کا جو اندازہ لگایا ہے وہ کم سے کم ایک ہزار چھ سو سال ہے اور بہت سے دیدہ ور افاضل تو تین ہزار برس کی خبر لائے ہیں! حضرت نوحؑ کے علاوہ بھی جمہور کے علمائے حدیث دُوسری ہستیوں کی درازیِ عمر کا اقبال کرتے ہیں۔ محدث کبیر نووی اپنی کتاب "تہذیب الاسماء" میں ذکر فرماتے ہیں کہ جناب خضرؑ کی عمر اور نبوت کے ضمن میں اگرچہ علماء مختلف الرائے ہیں لیکن محققین کی اکثریت اس امر کی معترف ہے کہ جناب خضرؑ موجود ہیں، اور صوفیائے کرام تو بالاتفاق آپ کی حیات پر مصر ہیں۔ چنانچہ آپ کے دیدار، ملاقاتوں اور سوال و جواب وغیرہ کی ان گنت حکایات مشہور ہیں۔ شیخ ابو عمرو ابن صلاح نے "اپنے فتاوے" میں تحریر کیا ہے کہ جنابِ خضرؑ کے بارے میں جمہور علماء کا یہ فیصلہ ہے کہ آپ زندہ ہیں، لیکن بعض محدثین اس کا اقرار نہیں کرتے اور خیال پڑتا ہے کہ ایک دُوسرے موقع پر موصوف یوں رقم طراز ہیں۔ نیز زمخشری نے "ربیع الابرار" میں تحریر کیا ہے کہ:

"تمام مسلمان متفقاً چار انبیاء کی حیات اور وجود کے قائل ہیں۔ ان میں سے دو آسمان پر ہیں۔ یعنی عیسیٰؑ اور ادریسؑ اور دو زمین پر، اور یہ ہیں خضرؑ والیاسؑ"۔ جنابِ خضرؑ حضرت ابراہیم خلیلؑ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ایسی بہت سی شخصیتیں ہیں جنھوں نے عمر طبیعی کی حدیں گزار کر زندگی کی سینکڑوں بہاریں دیکھیں۔ علامہ سید مرتضیٰ نے اپنی کتاب "امالی" میں کچھ لوگوں کا ذکر کیا ہے اور صدوق علیہ الرحمۃ نے "اکمال الدین" میں اس سے بھی زیادہ طویل فہرست درج فرمائی ہے۔ عہدِ حاضر میں بھی ایسے اشخاص مل جاتے ہیں جنھوں نے ایک سو تیس سال اور بعضو نے اس سے بھی کچھ زیادہ زندگیاں پائی ہیں۔ اور

دیکھیے! اگر آپ منطقی طور پر سوچیں گے تو معلوم ہوگا کہ جو شخص ایک دن کی زندگی بچانے کی صلاحیت پیدا کرسکتا ہے وہ حفاظتِ حیات کے سلسلے کو کئی ہزار سال تک بھی طول دے سکتا ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ اسے "خرقِ عادت" قرار دیں گے۔ اچھا۔ یہی سہی۔ تو کیا انبیاء و اولیا کے معاملات میں "خرقِ عادت" کوئی عجیب و غریب بات ہے؟ "مجلتہ المقتطف" کے پُرانے شمارے اُٹھا کر دیکھیے! اس موضوع پر علمائے مغرب کے مقالے بھرے پڑے ہیں، جن میں انہوں نے سائنٹفک طریقوں سے ثابت کیا ہے کہ انسان دُنیا میں حیاتِ جاوداں حاصل کرسکتا ہے، اور بعض مغربی مفکر کہتے ہیں کہ:

"اگر ابن ملجم کی تلوار نہ ہوتی تو علیؑ ابن ابی طالب حیات ابدی کے مالک تھے"۔ کیونکہ کمال و اعتدال کی جملہ صفتیں آپ کی ذات میں جمع تھیں۔ اس مبحث میں بہت کچھ شامل کیا جاسکتا ہے، مگر زیادہ گنجائش نہیں۔ دُوسرے اعتراض کے سلسلہ میں نگارش ہے کہ صاحب! کیا یہ قوم خدا کی تمام حکمتوں سے آگاہ ہونا چاہتی ہے؟ جملہ اسرار تکوینی و تشریعی سے واقفیت مطلوب ہے؟ اگر یہی منشاء ہے تو پھر بسم اللہ مگر اتنا ضرور غور کرلینا چاہیئے کہ حجابِ مصلحت میں اس کے علاوہ تو اور کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ پارہ سنگ نہ تو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان، لیکن اس کے باوجود حجر اسود کو بوسہ دیا جاتا ہے! بتایئے کون سی حکمت مستور ہے؟ مغرب کی نماز تین رکعتوں میں ادا ہو جاتی ہے عشاء کی چار رکعتیں پڑھنا پڑتی ہیں۔ صبح کو دو ہی رکعت میں فرض پُورا ہو جاتا ہے کہیے اس میں کیا مصلحت ہے؟ نیز یقین مانیئے بہت سے ایسے اُمور بھی ہیں جن کا علم نہ کسی ملک مقرب کو ہے اور نہ نبیِ مرسل کو، مثلاً علم الساعتہ "باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ (گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہی مینھ برساتا ہے۔ سورہ لقمان۔ آیت: ۳۴)۔

علاوہ ازیں اور باتیں بھی ہیں جو پردہ خفا میں رکھی گئی ہیں، اور مصلحت نامعلوم!

مثال کے طور پر اسم اعظم، شب قدر، ساعت استجابت دعا وغیرہ وغیرہ۔

اس تمہید سے ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ باری تعالیٰ کے ان احکام و افعال کے سلسلہ میں جن کی حکمت غیر ظاہر ہو حیرت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ دیکھنا یہ چاہیئے، کہ آیا وہ حکم یا فعل وجود رکھتا ہے یا نہیں؟ اب اگر پیغمبر اکرمؐ اور ان کے اوصیائے معصومینؑ کے اقوال صحیحہ سے یہ ثابت ہے تو ہمیں بس! تسلیم کرنا پڑے گا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں! بحث حکمت لا حاصل اور لِم کی تلاش بے سود۔ امکانی طور پر ہم نے کوشش کی ہے کہ اس مختصر سے رسالے میں دلائل و براہین کا انبار نہ لگنے پائے۔ کیونکہ سیر حاصل بحث کے لئے بڑی بڑی کتابیں موجود ہیں اور قائم آل محمدؐ کے متعلق فریقین کے علمی خزانوں میں مستند احادیث کا کافی ذخیرہ محفوظ ہے۔ نیز اس ضمن میں فیصلہ کن بات یہ ہے کہ ہر زمانے میں امام کا ہونا ضروری ہے "دُنیا حجت سے خالی نہیں رہ سکتی، اس کا وجود بھی "لطف" ہے اور تصرف بھی "لطف"۔ لہذا مصلحت کا سوال ساقط۔ اور غیبت کا اقرار لازم! کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

☆ اے حبیب آپ تو بس ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔ (الرعد ۷)

☆ اطاعت کرو اللہ کی اسکے رسُول کی اور اولامر کی جو تم میں ہے (النساء ۵۹)

☆ اس دن ہر انسان اپنے امام کے ساتھ بلایا جائے گا (اسرا ۷۱)

☆ اور ہم نے ان کو امام بنایا اور وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں (انبیاء ۷۳)

☆ اے رسول کبھی یہ آپکو دیکھتے ہیں اور کبھی ہم درمیان میں گہرا پردہ حائل کر دیتے ہیں (سورہ انفال)

☆ اللہ تمہارا ولی ہے اُسکا رسول اور وہ مومنین ولی ہیں جو حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں (سورہ المائدہ ۵۵)

☆ ہم نے ہر شے امام مبین کے حصار میں دیدی ہے (سورہ یسین ۱۲)

☆ جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان پر عذاب نہیں نازل کرے گا (سورہ انفال ۳۳)

☆ اللہ اس کا رسول اور مومنین تمہارے اعمال پر نگران ہیں (سورہ التوبہ ۱۰۲)

☆ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو (سورہ المائدہ ۳۵)

شیعوں کا لقب "امامی" ہونے کا سبب:

حضرت: گذشتہ بحث میں ہم نے ایک ھادی برحق کے وجود پر استدلال کیا تو اس باب میں آپ کی صحیح کتب سے کچھ حوالہ جات پیش کریں گے اور اس دعویٰ کے ساتھ کہ سوائے اہل تشیع کے کوئی بھی فرقہ خلفاء الہیہ ھادیان اثنا عشریہ کے علاوہ محض قاصر و عاجز ہے کہ بارہ کی تعداد ثابت کرے وہ روایات جن میں رسول اکرم ﷺ کے بارہ خلفاء کا تذکرہ ہے وہ مختلف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے حوالے سے کتب حدیث میں مدون ہوئی ہیں۔ ان روایات کے متون (Texts) میں اختلافات ہیں۔ کتب میں پینتیس چالیس سے زیادہ متون کے ساتھ ہمیں یہ روایت نظر آتی ہے اور اگر چھوٹے چھوٹے اختلافات کو بھی شمار کیا جائے تو یہ تعداد سینکڑوں تک پہنچ جائے گی۔ سب سے زیادہ روایات حضرت جابر کا شمار جید صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے قول کے مطابق آپ نے سو (۱۰۰) سے زیادہ مرتبہ رسول اکرم کی پاکیزہ صحبت سے استفادہ فرمایا ہے (معجم کبیر طبرانی جلد دوم صفحہ ۱۹۵ طبع ثانی، موصل)۔

۱۔ عن جابر بن سمرة قال انطلقت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم و معی ابی فسمعته یقول لا یزال هذا الدین عزیزا امنیعا الی اثنی عشر خلیفه فقال کلمة صمنیها الناس فقلت لابی ماقال قال کلهم من قریش۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلسل یہ دین بارہ خلفاء تک قوی اور غالب رہے گا۔ پھر آپ نے کوئی کلمہ فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (اس جملہ کا ترجمہ علامہ وحید الزمان نے اس

طرح فرمایا ہے کہ پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا۔ بہرا کر دیا اس کے سننے سے) تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا (کہ آپ نے فرمایا ہے کہ) وہ سب (خلفاء) قریش سے ہوں گے۔

۱۔ صحیح مسلم حافظ مسلم بن حجاج قشیری جلد ششم صفحہ ۴ طبع مصر

۲۔ ترجمہ صحیح مسلم مع شرح نووی از وحید الزمان جلد پنجم و ششم صفحہ ۱۲ طبع نعمانی لاہور۔

۲۔ عن جابر بن سمرة قال انتهيت الى النبى صلى الله عليه وسلم مع ابى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذه الامة مستقيم امرها حتى يكون اثنى عشر خليفه ثم قال كلمة خفية فقلت لا بى ماقال قال كلهم من قريش۔ جابر کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول کی خدمت میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلسل اس امت کا امر سیدھا (مستقیم) رہے گا بارہ خلفاء کے ہونے تک پھر آپ نے ایک مخفی جملہ فرمایا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول نے کیا فرمایا انہوں نے کہا وہ سب قریش سے ہوں گے۔ (معجم کبیر حافظ سلیمان بن احمد طبرانی جلد دوم صفحہ ۱۹۷ طبع موصل)۔

۳۔ عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الامة مستقيم امرها ظاهرة على عدوها حتى يمضى عنهم اثنى عشر خليفة كلهم مين قريش فلما رجع الى منزله اتته قريش قالوا ثم يكون ماذا قال ثم يكون الهرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلسل امت کا امر مستقیم (اور سیدھا) رہے گا اور یہ امت اپنے دشمن پر غالب رہے۔ پھر جب رسول اکرم اپنے گھر واپس آئے تو قریش والے آپ کے پاس آئے انہوں نے پوچھا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ

نے فرمایا کہ پھر اس کے بعد قتل اور فتنہ وفساد ہوگا۔

ا۔ المعجم الکبیر حافظ طبرانی جلد دوم صفحہ ۲۵۳

۲۔ البدایہ والنہایۃ ابن کثیر دمشقی جلد ششم صفحہ ۲۴۸ طبع سعادت میں یہ روایت کلھم من قریش تک ہے۔

۴۔ قال دخلت مع ابی علی النبی صلی الله علیه وسلم فسمعته یقول ان هذا الامر لاینقضی حتی یمضی فیهم اثنی عشر خلیفة قال ثم تکلم بکلام خفی علی قال فقلت لابی ماقال قال کلهم من قریش۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس داخل ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً یہ امر ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء گزریں۔ پھر آپ نے ایک بات کہی جو مجھ سے مخفی رہی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ کیا فرمایا انہوں نے کہا کہ فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہونگے۔

ا۔ صحیح مسلم جلد ششم صفحہ ۳ طبع مصر

۲۔ ترجمہ صحیح مسلم وحید الزمان جلد پنجم صفحہ ۱۱

۳۔ فتح الباری ابن حجر عسقلانی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ میں یہ روایت لفظ خلیفہ تک ہے۔

۴۔ الاضواء علی السنتہ المحمدیہ شیخ محمد ابوریہ صفحہ ۲۱۰ میں بھی مثل حوالہ بالا ہے۔

۵۔ مسند ابوعوانہ (کمپیوٹر سی ڈی) میں دو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ہے۔

۵۔عن الأسود بن الهمداني سمعت جابر بن سمرة سمع النبي صلى الله عليه وسلم يكون بعدي اثنىٰ عشر خليفه۔ اسود کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا انہوں نے نبی اکرم سے سنا کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے۔ التاریخ الکبیر بخاری جلد اول قسم اول ۱۳۶۱ھ طبع حیدر آباد دکن

۶۔اسود بن سعید نے جابر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یا انھوں نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یكون بعدي اثنى عشر خليفة كلهم من قريش قال ثم رجع الى منزله فاتته قريش فقالو اثم يكون ماذا قال ثم يكون الهرج۔ میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے وہ سب قریش سے ہوں گے۔ پھر رسول اکرم اپنے مکان واپس آئے تو قریش آپ کی خدمت میں آئے اور پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ پھر فتنہ وفساد ہوگا۔

☆ مسند احمد بن خلیل جلد پنجم صفحہ ۹۲ مطبع میمنیہ مصر

۷۔حضرت جابر فرماتے ہیں كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم مع ابهي فسمعته يقول اثنى عشر خليفة ثم اخفى صوته فقلت لابي يا ابت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اثنى عشر خليفة ولم اسمع مابعده قال كلهم من قريش۔ میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بارہ خلفاء ہوں گے پھر آپ نے اپنی آواز دبا لی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ بابا میں نے نبی اکرم کو اثنا عشر خلیفہ تو کہتے سنا لیکن ان کے بعد نہ سن سکا تو انہوں نے کہا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ مسند ابوعوانہ جلد چہارم صفحہ ۳۹۶ حیدر آباد دکن

۲۔ یہ متن روایت قول جابر کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ مسند احمد بن حنبل اور بدایہ ونہایہ ابن کثیر اور دیگر کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل حدیث بھی اسی سلسلہ کی ہے۔

۸۔عن جابر بن سمرة قال جئت الی المسجد مع ابی والرسول صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قال فسمعته یقول یکون من بعدی اثنی عشر خلیفة ثم خفض صوته فلم ادر مایقول فقلت لابی مایقول قال کلهم من قریش۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں آیا اس وقت رسول اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو میں انہیں کہتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے پھر آپ نے اپنی آواز آہستہ کرلی تو میں جان نہ سکا کہ آپ نے کیا فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ کیا فرما رہے ہیں؟ کہا سب قریش سے ہوں گے۔

☆ حلیۃ الاولیاء حافظ ابو نعیم اصفہانی جلد چہارم صفحہ ۳۶۸ دار الکتب العلمیہ بیروت

☆ المعجم الکبیر طبرانی صفحہ ۱۹۷ طبع موصل۔ (انتہائی مختصر فرق کے ساتھ)

۹۔عن عامر بن سعد قال سالت جابر بن سمرة عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال الدین قائما حتی یکون اثنی عشر خلیفة من قریش۔ عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے بارے

میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلسل دین قائم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ قریش سے ہوں گے۔

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۸۶ طبع مصر

۱۰۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال ھذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنی عشر خلیفة کلھم تجتمع علیه الامة فسمعت کلا مامن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم افھمه قلت لابی مایقول قال کلھم من قریش۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ مسلسل یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفہ ہوں گے ان سب پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی بات سنی جو میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ کیا فرما رہے ہیں

انہوں نے کہا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

۱۔ سنن ابوداؤد سجستانی جلد چہارم صفحہ ۱۵۰ طبع سعادت مصر

۲۔ الحاوی للفتاوی عبدالرحمن سیوطی صفحہ ۱۰۲

۳۔ فتح الباری ابن حجر عسقلانی

۴۔ صواعق محرقہ ابن حجر باب اول فصل سوم صفحہ ۱۲

۱۱۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقول لا یزال ھذا الدین عزیز الی اثنی عشر خلیفة قال فکبر الناس و ضجوا ثم قال کلمة خفیة قلت لابی یا ابت ماقال قال کلھم من قریش۔ جابر نے کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہتے ہوئے سنا کہ مسلسل یہ دین طاقتور رہے گا بارہ خلفاء تک۔ اس پر لوگوں نے تکبیر کہی اور شور کیا۔ پھر آپ نے ایک مخفی کلمہ فرمایا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ بابا رسول اللہ نے کیا فرمایا تو کہا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

ا۔ سنن ابوداؤد بجستانی (ترجمہ یوں کیا گیا ہے یہ دین مسلسل معزز رہے گا بارہ خلفاء کے ہونے تک۔ یہ سن کر لوگوں نے نعرہ تکبیر لگایا اور زور سے چلائے) (ترجمہ محمد زکریا اقبال) جلد سوم صفحہ صفحہ ۲۸۲ طبع کراچی

۲۔ الحاوی للفتاوی عبدالرحمن سیوطی جلد دوم صفحہ ۱۰۲ طبع دار الفکر بیروت۔ اس روایت میں خلیفہ اور کلھم من قریش کے درمیان کا حصہ نہیں ہے۔

۱۲۔ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا یزال هذا الامر عزیزا ینصرون علی من ناواهم علیه اثنیٰ عشر خلیفة کلهم من قریش۔ حضرت جابر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مسلسل یہ امر طاقتور (اور باعزت) رہے گا اور جو بھی ان سے اس امر (دین) میں دشمنی کرے گا اس کے مقابل نصرت کریں گے بارہ خلیفہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ تاریخ الخلفاء حافظ سیوطی صفحہ ۷ طبع لاہور

۱۳۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ان الاسلام لا یزال عزیزا الیٰ اثنیٰ عشر خلیفة ثم قال کلمة لم افهمها فقلت لابی

ماقال رسول الله علیه وسلم فقال کلهم من قریش۔ جابر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اسلام مسلسل طاقتور اور باعزت رہے گا بارہ خلفاء تک۔ پھر آپ نے ایک بات فرمائی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تو انہوں نے کہا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ صحیح مسلم بن حجاج قشیری (ترجمہ وحید الزمان) جلد پنجم صفحہ ۱۱۱

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۹۰/۱۰۰/۱۰۶ طبع میمنیہ مصر

۱۴۔ عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال کتبت الی جابر بن سمرة مع غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فکتب الی سمعت رسول الله صلی علیه وسلم یوم جمعة عشیة رجم الا سلمی یقول لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعة اویکون علیکم اثنی عشر خلیفة من قریش (بقدر الحاجۃ) عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ذریعہ جابر بن سمرہ کو یہ لکھ بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہے وہ مجھے بتلائیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ جمعہ کے دن شام کے وقت جس دن ماعز اسلمی کو سنگسار کیا گیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دین ہمیشہ قائم رہیگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور (واوؑ کے معنی میں بھی آتا ہے اور اسی معنی سے ترجمہ درست قرار پاتا ہے) تم پر بارہ خلیفہ ہوں سب قریش سے ہوں گے۔

☆ صحیح مسلم بن حجاج مترجم جلد پنجم صفحہ ۱۱۲ طبع لاہور

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۸۹ طبع میمنیہ مصر

۵۱۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا الیٰ اثنیٰ عشر خلیفۃ قال فضج الناس وقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ خفیت علی فقلت لابی ماقال قال کلھم من قریش۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلسل یہ امر طاقتور (اور باعزت) رہے گا بارہ خلفاء تک۔ پھر لوگوں نے شور کیا اور نبی اکرم ﷺ نے کوئی بات فرمائی جو مجھ سے مخفی رہی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا کہا کہ فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم ۹۸/۹۳ طبع میمنیہ مصر

☆ صحیح مسلم بن حجاج جلد ششم صفحہ ۳ طبع صبیح مصر اس روایت میں فضج الناس نہیں ہے۔

۱۶۔سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع ان ھذا الدین لن یزال ظاھرا علی من ناواہ لایضرہ مخالف ولا مفارق حتی یمضی من امتی اثنیٰ عشر خلیفۃ قائم ثم تکلم بشیء لم افھمہ فقلت لابی ماقال قال کلھم من قریش۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں کہتے سنا کہ یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا اپنے دشمن پر، نہ اسے مخالف نقصان پہنچا سکے گا اور نہ چھوڑنے والا یہاں تک کہ میری امت سے بارہ خلفاء گزریں گے۔ پھر آپ نے کچھ فرمایا جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا تو انہوں نے کہا کہ فرمایا ہے کہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۸۷ طبع میمنیہ مصر

☆ معجم کبیر طبرانی جلد دوم صفحہ ۱۹۶ طبع موصل۔ تھوڑے سے فرق کے ساتھ یہ روایت موجود ہے۔

۱۷۔ قال جئت انا و ابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ہو یقول لایزال ہذا الامر صالحا حتی یکون اثنی عشر امیرا ثم قال کلمۃ لم افہمہا فقلت لابی ماقال قال کلہم من قریش۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو وہ فرما رہے تھے کہ ہمیشہ یہ امر صالح رہے گا جب تک کہ ان پر بارہ امیر ہوں پھر آپ نے ایک بات کہی جو میں سمجھ نہ پایا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ کیا فرمایا کہا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۱۰۷/۹۷

☆ فتح الباری ابن حجر عسقلانی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹۔ اس روایت میں **لا یزال امر امتی صالحا** ہے۔

☆ الاضواء علی السنۃ المحمدیہ محمد ابوریہ صفحہ ۲۱۰۔ یہ روایت مذکورہ بالا حوالہ کے مطابق ہے۔

۱۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون من بعدی اثنا عشر امیر اقال تکلم بشئی لم افہمہ فسالت الذی یلینی فقال کلہم من قریش۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے پاس یا عقب والے سے پوچھا اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ مسند احمد حنبل جلد پ پنجم صفحہ ۱۰۸/۹۲۔ جب کہ یہی روایت صفحہ ۹۲ پر من کے بغیر ہے۔

☆ جامع ترمذی (مترجم) محمد بن عیسیٰ ترمذی صفحہ ۸۸ جلد اول طبع کراچی۔

۱۹۔ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون اثنی عشر امیرا فقال کلمۃ لم اسمعہا فقال ابی انہ قال کلہم من قریش۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کچھ کہا جسے میں سن نہ سکا تو میرے والد نے کہا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ صحیح محمد بن اسماعیل بخاری جلد نہم ۸۱ طبع الامیر قاہرہ

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۹۲۔ ایک لفظ یا چند الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ روایات مسند میں کئی مقامات پر ہے۔

☆ معجم کبیر طبرانی جلد دوم طبع موصل میں بھی تھوڑے سے فرق کے ساتھ متعدد جگہوں پر ہے۔

۲۰۔قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في حجة الوداع لايزال هذا ظاهرا على من ناواه لايضره مخالف ولا مفارق حتى يمضى من امتى اثنا عشر اميرا كلهم ثم خفى من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكان ابى اورب الى راحلة رسول الله صلى الله عليه وسلم منى فقلت يا ابتاه ما الذى خفى من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول كلهم من قريش۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجتہ الوداع میں فرماتے سنا کہ ہمیشہ یہ دین اپنے دشمن پر غالب رہے گا۔ کوئی مخالف چھوڑ کر جانے والا اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ میری امامت سے بارہ امیر گزریں گے وہ سب کے سب (جابر کہتے ہیں کہ) پھر رسول اللہ ﷺ کا قول مجھ سے مخفی ہو گیا اور میرے والد میری نسبت رسول اللہ ﷺ کی سواری سے زیادہ قریب تھے تو میں نے پوچھا کہ بابا مجھ سے رسول اللہ ﷺ کا کیا جملہ مخفی رہ گیا انہوں نے کہا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۸۷ طبع مصر

☆ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم ۹۰ طبع میمنیہ مصر

☆ البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر دمشقی جلد ششم صفحہ ۲۴۸ طبع سعادت مصر

☆ مسند احمد بن حنبل جزء خاص صفحہ ۱۹۹ المکتبہ الالفیۃ للسنۃ النبویہ (کمپیوٹر ڈسک) حدیث نمبر ۲۰۹۷۲

☆ تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی صفحہ ۶۱ طبع سعادت قاہرہ

☆ مسند احمد بن حنبل جلد اول صفحہ ۳۹۸ احادیث عبداللہ بن مسعود

☆ تفسیر در منثور جلال الدین سیوطی جلد دوم آیت ۱۲ سورہ مائدہ

☆ فتاوائے عزیزی صفحہ ۲۲۲

☆ صواعق محرقہ باب اول فصل سوم

☆ فتح الباری ابن حجر عسقلانی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ طبع البھیہ مصر

☆ فتاوائے عزیزی عبدالعزیز دہلوی صفحہ ۹ مطبع مجتبائی دہلی۔

کیا امام انبیاء سے افضل ہیں

﴿آپ ہی کے ہاں یہ بحث اٹھائی گئی ہے:﴾

حضرت امام مہدیؑ کے متعلق علامہ ابن سیرین کے اس قول کی حقیقت بھی معلوم کر لینا ضروری ہے جس میں انہوں نے حضرت امام مہدیؑ کو حضرت ابوبکر و عمر پر فضیلت دی ہے چنانچہ نعیم بن حماد ان کے اس قول کو اس طرح نقل کرتے ہیں:

﴿عن ابن سیرین قیل لہ المھدی خیر او ابوبکر و عمر رضی

اللہ عنھما؟ قال ھوا خیر منھما ویعدل بنبی﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۵۰)

علامہ ابن اسیرین سے پوچھا گیا کہ امام مہدی زیادہ افضل ہیں؟

"علامہ ابن سیرین نے کہا کہ امام مہدی ابوبکر عمر سے کیا بلکہ وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہیں"۔

اس قسم کی دو روایتیں علامہ سیوطیؒ نے بھی الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۲ پر نقل فرمائی ہیں جن میں سے ایک روایت تو ضمرہ کی سند سے ابن سیرین سے یوں منقول ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اذا کان ذلک فاجلسوا فی بیوتکم حتی تسمعوا علی الناس بخیر من ابی بکر و عمل، قیل افیاتی خیر من ابی بکر و عمر؟ قد کان یفضل علی بعض﴾

(الحاوی للفتاوی: ج ۲ ص ۲۹)

"جب فتنوں کا زمانہ آجائے تو تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما سے زیادہ بہتر آدمی کے آنے کی خبر کا سن لو (پھر باہر نکلنا) لوگوں نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر عمر رضی اللہ عنھما سے بھی افضل کوئی شخص آئے گا؟ فرمایا کہ وہ تو بعض انبیاء پر فضلیت رکھتا ہوگا"۔

اس روایت کے الفاظ میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے، غالباً کتاب کی غلطی ہے کیونکہ "افیاتی خیر من ابی بکر و عمر؟" کے بعد "قال" کا لفظ ہونا چاہیے جو ابن سیرین کے جواب پر دلالت

کرے، پھر "قد کان" میں زیادہ صحیح "قد کاد" یوں معلوم ہوتا ہے کیونکہ علامہ ابن حجر مکیؒ اپنی کتاب "القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر" ص ۷۱ پر "کاد" کا لفظ ہی تحریر فرماتے ہیں اسی طرح لفظ "بعض" کے بعد "الانبیاء" کا لفظ بھی ہونا چاہیئے جیسا کہ علامہ ابن حجر مکیؒ ہی کی مذکورہ صدر کتاب میں یہ لفظ موجود ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے دوسری روایت مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں ابن سیرین کا قول یوں نقل کیا گیا ہے:

﴿یکون فی هذه الامة خلیفة لا یفضل علیه ابوبکر ولا عمر﴾

(الحاوی: ج ۲ ص ۹۴)

"اس امت میں ایک خلیفہ ہوگا جس پر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی فضیلت نہ ہوگی"۔

﴿علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ کا جواب﴾

علامہ سیوطیؒ کے اس جواب کو علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور آخر میں تحریر فرمایا ہے: "امام مہدیؑ کی افضلیت اور ثواب کا اضافہ ایک امر نسبی ہے اس لیے کہ کبھی کبھار مفضول میں کچھ ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو افضل میں نہیں ہوتیں اسی وجہ سے تو طاؤس نے امام مہدیؑ کا زمانہ پانے کی تمنا کی ہے اس لیے کے امام مہدیؑ کے زمانے میں نیک کام کرنے والے کو زیادہ ثواب ملے گا اور گناہ گار کو توبہ کی توفیق ہوں گی۔ ..... الخ (القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر: ص ۷۱)

﴿امام مہدیؑ سے متعلق روایات کے راوی صحابہ کرام﴾

اس سے قبل آپ حضرات یہ پڑھ آئے ہیں کہ ظہور مہدیؑ کی روایات اس قدر کثرت سے

مروی ہیں کہ ان پر تواتر معنوی کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔اس بات کو ثابت کرنے کے لیے یہاں ان صحابہ کرامؓ کی فہرست مع حوالہ جات کے دی جارہی ہے جنہوں نے امام مہدیؑ سے متعلق روایات نقل کی۔

نمبر شمار	نام صحابی	حوالہ جات
(۱)	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	كتاب البرهان ج۲ ص ۵۵۲
(۲)	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	كتاب البرهان ج ۲ ص ۵۹۱، بحواله افراد للدار قطني والتاريخ لابن عساكر.
(۴)	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	مسند ابي يعلي ج ۱ ص ۳۵۹، المصنف لعبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۳، ابودائود ج ۱۱ ص ۳۷۳، ابن ماجه ۳۰۸۰
(۵)	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	التذكره للقرطبي ص ۷۰۳
(۶)	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	كتاب الفتن ص ۲۲۷، كتاب البرهان، ج۲ ص ۷۰۲، مسلم شريف ۷۲۴۲، ابن ماجه ۴۰۶۳
(۷)	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	الاشاعة لاشراط الساعة ص ۲۴۲، ترمذی ۲۱۸۴، ابن ماجه ۳۰۶۴

(۸)	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	کتاب البرہان، ج ۲ ص ۲۶۲
(۹)	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	ابوداؤد، ج ۲ ص ۲۴۰، مشکوۃ ص ۴۱۷، ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۵، مسلم شریف ۷۲۴۰، ابن ماجہ ۴۰۲۰
(۱۰)	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	ترمذی ض ۲ ص ۴۶، ترجمان السنۃ ض ۴ ص ۳۸۴، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۷۰، مسلم ۷۲۸۱، ابوداؤد ۴۲۸۲، ابن ماجہ ۴۰۸۲
(۱۱)	حضرابوسعیدی خذری رضی اللہ عنہ	المصنف لعبد الرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۱، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۹، ترمذی ج ۲ ص ۳۶، ابن ماجہ ۴۰۸۳
(۱۲)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	ترمذہ ج ۲ ص ۴۶، بخاری ۷۱۱۰-۴۴۹ مسلم شریف ۷۲۷۵-۷۲۷۴

(۱۳)	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۸۱، ابن ماجہ ۴۰۸۴
(۱۴)	حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۷۴۸، ابن ماجہ ۴۰۸۸
(۱۵)	حضرت انس رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۹۷، ابن ماجہ ۴۰۸۷
(۱۶)	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۷۵
(۱۷)	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ	ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۹۹، الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۲۲۳
(۱۸)	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۸۴
(۱۹)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	کتاب الفتن ص ۲۳۸
(۲۰)	حضرت عمار رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۳۶، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۲۱
(۲۱)	حضرت عباس رضی اللہ عنہ	آثار القیامہ فی حجج الکرامہ ص ۳۵۲، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۷

(۲۲)	حضرتس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	کتاب الفتن ص ۲۶۴، کتاب البرھان ج ۲ ص ۵۱۳، ص ۷۳۱
(۲۳)	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	کتاب البرھان ج ۲ ص ۶۵۲
(۲۴)	حضرت حسین رضی اللہ عنہ	کتاب البرھان ج ۲ ض ۵۴۲
(۲۵)	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	کتاب البرھان ج ۲ ص ۵۱۰
(۲۶)	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	کتاب البرھان ج ۲ ص ۲۶۷
(۲۷)	حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۳۲۰
(۲۸)	حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۳۶۰
(۲۹)	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ	کتاب البرھان ج ۲ ص ۲۱۱، ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۲۹۶، ابوداؤد ۴۲۹۲
(۳۰)	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما	کتاب البرھان ج ۲ ص ۵۲۳، کتاب الفتن ص ۲۳۷
(۳۱)	حضرت قرۃ المزنی رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۷۴
(۳۲)	حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۵

(۳۳)	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۰۲، ابوداؤد ۴۲۷۹، ۴۲۸۱، ترمذی ۲۲۲۳
(۳۴)	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۱۹۰،
(۳۵)	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	مسلم شریف ۲۲۷۶
(۳۶)	حضرت ذی مخمر رضی اللہ عنہ	ابوداؤد ۴۲۹۲

﴿علماء کرام کی احادیث مہدیؑ کی بابت آراء﴾

احادیث مہدیؑ کے راوی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اجمالی فہرست آپ ملاحظہ فرما چکے اب آپ احادیث مہدیؑ کی بابت علماء کرام کی آرا بھی ملاحظہ فرمالیں: شیخ یوسف بن عبداللہ ابوابل اپنی کتاب "اشراف الساعتہ" کے ص ۲۵۹ پر "تواتر احادیث المہدی" کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے امام مہدیؑ کے سلسلے کی جو روایات ذکر کی ہیں (اور ان سے زیادہ وہ روایات جو میں نے بخوف طوالت چھوڑ دی ہیں) وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے، ان میں سے چند علماء کے اقوال میں یہاں بھی ذکر کرتا ہوں۔

﴿(۱) حافظ ابوالحسن آبریؒ کی رائے:﴾

"امام مہدیؑ کے تذکرہ سے متعلق احادیث بڑی شہرت کے ساتھ حضورﷺ سے تواتر منقول ہیں، نیز یہ کہ وہ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، سات سال تک حکومت کریں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدیؑ دجال کے قتل کے سلسلے میں ان کی مدد کریں گے اور یہ کہ وہ اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا کریں گے"۔

﴿(۲) سید محمد برزنجیؒ کی وضاحت:﴾

"تیسرا باب ان بڑی اور قریبی اعلامات کے بیان میں ہے جن کے بعد قیامت آجائے گی اور یہ علامت بہت زیادہ ہیں۔ منجملہ ان کے ایک امام مہدیؑ کا ظہور ہے جو کہ قیامت کی پہلی بڑی علامت ہے اور یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہئے کہ اس سلسلے میں مختلف روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا"۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ "یہ بات تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ امام مہدیؑ کے وجود اور آخر زمانے میں ان کے ظہور اور حضورﷺ کی اولاد میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہونے کی احادیث تواتر معنوی کی پہنچی ہوئی ہیں لہذا ان کا انکار کرنے کا کوئی مطلب نہیں"۔

﴿(۳) علامہ سفارینیؒ کا بیان:﴾

"امام مہدیؑ کے ظہور کی روایات کثرت سے وارد ہوئی حتیٰ کہ وہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ چکی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت والجماعت کے درمیان مشہور اور ان کے عقائد میں ہے۔ اس کے بعد علامہ سفارینیؒ نے ظہور مہدیؑ سے متعلق احادیث و آثار اور ان کے راوی صحابہؓ کے نام ذکر کیے ہیں اور فرمایا کہ مذکورہ اور غیر مذکورہ صحابہ اور متعدد تابعین سے اس سلسلے کی اتنی روایات متعددہ مروی ہیں کہ وہ

سب مل کر علم قطعی کا فائدہ دیتی ہیں لہذا امام مہدیؑ کے ظہور پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ بات اہل علم کے یہاں ثابت شدہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں داخل ہے"۔

﴿(٤) قاضی شوکانیؒ کی تحقیق:﴾

"امام مہدیؑ کی آمد کے بارے میں جن روایت پر با آسانی مطلع ہونا ممکن ہے۔ وہ پچاس احادیث ہیں جن میں سے کچھ صحیح، کچھ حسن اور کچھ ایسی ضعیف ہیں کہ ان کے ضعف کی تلافی ہو جاتی ہے۔ لیکن ان روایات سے جو مجموعی بات حاصل ہوتی ہے وہ متواتر ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کیونکہ اصولِ حدیث کی اصطلاح کے مطابق اگر کسی سلسلے میں پچاس سے کم روایات مروی ہوں تو اس سے تواتر حاصل ہو جاتا ہے، باقی رہے صحابہ کرامؓ کے وہ ارشادات جن میں امام مہدی کے نام کی صراحت آئی ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں اور ان کا حکم بھی وہی ہے جو مرفوع روایت کا ہوتا ہے اس لیے کہ اس قسم کے واقعات کے بارے میں اجتہاد کی بنیاد پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا"۔

﴿(٥) نواب صدیق حسن خانؒ کی رائے:﴾

"امام مہدیؑ کے بارے میں مختلف روایاتِ بہت کثرت سے وارد ہوئی ہیں جو تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں اور یہ روایات اسلامی کتب کے مجموعہ علم مثلاً سنن، معجم اور مسانید وغیرہ میں موجود ہیں"۔

﴿(٦) شیخ جعفر کتانیؒ کا حوالہ﴾

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدئی منتظر کے بارے میں احادیث متواترہ موجود ہیں، اسی طرح خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی متواتر احادیث موجود ہیں"۔ (یہ تمام اقوال

کتاب "اشراط الساعۃ" ص ۲۵۹ تا ص ۲۶۲ سے ماخوذ ہیں)

﴿(۷) حافظ ابو جعفر عقیلیؒ کی وضاحت:﴾

حافظ ابو جعفری عقیلیؒ اپنی کتاب "کتاب الضعفاء" میں علی بن نفیل نہدی کے حالات زندگی تحریر فرماتے ہوئے امام مہدیؑ سے متعلق اس کی روایت کردہ ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ: "امام مہدیؑ کے بارے میں اس حدیث کے لیے اس کا کوئی متابع موجود نہیں اور نہ ہی یہ حدیث اس کے علاوہ کسی اور سے مشہور ہے البتہ سند کے علاوہ امام مہدیؑ کے بارے میں بہت سی جید احادیث وارد ہیں"۔ اسی طرح زیاد بن بیان الرقی کی سوانح حیات لکھتے ہوئے بھی کہا ہے کہ: "امام مہدیؑ کے بارے میں بہت سی صحیح سند والی روایات موجود ہیں"۔

﴿(۸) علامہ ابن حبانؒ کی تحقیق:﴾

امام ابو حاتم ابن حبانؒ البستی نے اپنی صحیح میں متعدد ابواب امام مہدیؑ سے متعلق ذکر کر کے ان سے استدلال کیا ہے جس سے ان کے نزدیک بھی ان روایات کا صحیح اور قابل استدلال ہونا معلوم ہوتا ہے۔

﴿(۹) امام ابو سلیمان خطابیؒ کا بیان:﴾

امام ابو سلیمانی خطابیؒ، حضرت انس بن مالکؓ کی اس حدیث:

﴿لاتقوم الساعة حتى يتقارب الزمان وتكون السنة كالشهر و الشهر كالجمعة﴾

پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"سال کا مہینے کے برابر اور مہینے کا جمعہ کے برابر ہونا امام مہدیؑ کے زمانے میں ہوگا یا حضرت

عیسٰی علیہ السلام کے زمانے میں یا پھر دونوں کے زمانے میں ہوگا"۔

﴿(۱۰) امام بیہقیؒ کی رائے:﴾

امام بیہقیؒ احادیث مہدیؑ پر یوں تبصرہ نگاری فرماتے ہیں:

"امام مہدیؑ کے ظہور سے متعلق وضاحت احادیث میں یقینی طور پر صحت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ صحت سند کے اعتبار سے بھی ہے، نیز ان احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ امام مہدیؑ حضورؐ کی اولاد میں سے ہوں گے"۔ (کتاب البرہان: ج اص ۳۳۰ تا ۳۳۲)

یہ چند اہلسنت و اہلحدیث کے علماء کرام کے اقوال آپ کے سامنے مشتے از نمونہ خروارے کے طور پر پیش کئے گئے ہیں اور ابھی اس سے زیادہ پیش کیے جاسکتے ہیں لیکن بخوف طوالت انہیں ترک کیا جاتا ہے۔

اب یہاں امام مہدی ابن امام علی ابن ابیطالب علیہم السلام کے بارے میں تصنیف شدہ کتابوں کی اجمالی فہرست بھی ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

﴿وہ کتابیں جن میں ضمناً امام مہدیؑ کا تذکرہ آیا ہے﴾

(۱)	المصنف لعبدالرزاق	اس میں گیارہ احادیث مہدی ہیں
(۲)	کتاب الفتن	یہ سب سے زیادہ قدیم اور وسیع ماخذ ہے جس میں احادیث مہدیؑ کثرت سے موجود ہیں۔

(۳)	الجامع للترمذی	اس میں تین احادیث مروی ہیں۔
(۴)	المصنف لابن ابی شیبة	اس میں سولہ روایات ہیں۔
(۵)	سنن ابن ماجه	اس میں سات احادیث مروی ہیں۔
(۶)	سنن ابی داود	اس میں تیرہ احادیث مروی ہیں۔

جبکہ بخاری اور مسلم میں امام مہدیؑ کا نام لیے بغیر کچھ احادیث ذکر کی گئی ہیں جس کی تفصیل قارئین آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

﴿امام مہدیؑ کے بارے میں مستقل تصانیف﴾

نمبر شمار	مصنف کا نام	کتاب کا نام
(۱)	ابن ابی خیثمہ بن زہیر بن حربؒ	بقول سہیلی کے انہوں نے اس موضوع کی احادیث کو جمع کیا تھا
(۲)	ابوالحسین احمد بن جعفر بن المناوی	علامہ ابن حجرؒ نے ان کے رسالے کا ذکر کیا ہے۔

(۳)	ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانیؒ	ابن قیم نے ان کی کتاب کا نام " کتاب المہدی" اور سیوطی نے "اربعین" ذکر کیا ہے
(۴)	یوسف بن یحییٰ السلمی الشافعیؒ	عقد الدرفی اخبار المھدی المنتظر
(۵)	امام ابن کثیرؒ	"الفتن والملاحم" میں انہوں نے اپنے رسالے کا تذکرہ کیا ہے۔
(۶)	علامہ سخاویؒ	بقول عجلونی کے اس کتاب کا نام "ارتقاء العرف" ہے۔
(۷)	علامہ سیوطیؒ	العرف الوردی فی اخبار المھدی۔
(۸)	ابن کمال پاشا حنفیؒ	تلخیص البیان فی علامات مھدی آخر الزمان
(۹)	محمد بن طولون الدمشقیؒ	المھدی الی ماور دفی المھدی
(۱۰)	ابن حجر ہیثمی مکیؒ	القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر۔
(۱۱)	شیخ علی متقی ہندیؒ	کتاب البرھان فی علامات مھدی آخر الزمان:
(۱۲)	ملا علی قاریؒ	المشرب الوردی فی مذھب المھدی۔

(۱۳)	ابن بریدہؒ	بقول ابن مناوی کے اس رسالے کا نام "العواصم من الفتن القواصم" ہے۔
(۱۴)	مرعی بن یوسف الکرمیؒ	فوائد الفکر فی الامام المهدی المنتظر۔
(۱۵)	محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانیؒ	ان کی کتاب کا ذکر نواب صدیق حسن خان نے کیا ہے۔
(۱۶)	قاضی شوکانیؒ	التوضیح فی تواتر ماجاء فی المهدی المنتظر والدجال والمسیح
(۱۷)	شہاب الدین حلوانیؒ	القطر الشهدی فی اوصاف المهدی۔
(۱۸)	محمد بن محمد البلبیسیؒ	انہوں نے امام حلوانیؒ کی مذکورہ کتاب کی شرح بنام "المطر الوردی" لکھی۔
(۱۹)	ابو العلاء ادریس العراقیؒ	بقول کتانی کے ان کا بھی امام مہدیؑ کے بارے میں ایک رسالہ ہے۔
(۲۰)	شیخ مصطفی بکریؒ	الهداية الندية للامة المهدية فيما جاء فی فضل الذات المهدية۔
(۲۱)	محمد بن عبدالعزیز مانعؒ	تحديق النظر فی اخبار الامام المنتظر۔

(۲۲)	رشید راشد الحلبیؒ	تنویر الرجال فی ظهور المهدی والدجال۔
(۲۳)	احمد بن محمد بن صدیق	المرشد المبدی لفساد طعن ابن خلدون فی احادیث المهدی۔

اعتراض: کیا عقیدہ امامت ختم نبوت کی نفی ہے؟

کتاب خدا اور اہل بیت تا بہ حوض کوثر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے

اخرج عبدبن حمید فی مسنده، عن زید بن ثابت، قال: قال رسول ﷺ: ((انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به بعدی لن تضلوا، کتاب الله و عترتی اهل بیتی، وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض))

عبد بن حمید (۱) اپنی مسند میں زید بن ثابت (۲) سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمھارے درمیان وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے، اور وہ کتاب خدا اور میری عترت ہے جو میرے اہل بیت ہیں، اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونگے۔ (۳)

﴿حدیث ثقلین﴾

اخرج احمد، وابو یعلی، عن ابی سعید الخُدری ان رسول الله ﷺ قال: ((انی اوشک ان ادعی فاجیب، وانی تارک فیکم الثقلین، کتاب

الله، و عترتی اهل بیتی وان اللطیف الخبیر خبرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض، فانظروا کیف تخلفونی فیهما))

احمد اور ابویعلی (۴) نے ابی سعید خدری (۵) سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسالتمآب نے اپنے (اصحاب کو مخاطب قرار دیتے ہوئے) فرمایا: مجھے عنقریب بلایا جائے گا اور میں چلا جاؤں گا، چنانچہ میں تمھارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں: (ایک) کتاب خدا اور (دوسری) میری عترت، جو میرے اہل بیت ہیں، اور بیشک خدائے لطیف وخبیر نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گی، پس میں دیکھتا ہوں کہ میرے بعد تم ان کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتے ہو، اور ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟ (۶)

اسناد و مدارک کی تحقیق:

(۱) ابو محمد بن عبد بن حمید بن نصر کشی، آپ سمر قند کے دیہات "کش" کے باشندہ ہیں، موصوف نے عبد الرزاق بن ہمام، ابوداؤد طیالسی و دیگر محدثین سے روایت نقل کرتے تھے، امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے بھی آپ سے روایات نقل فرمائی ہیں، آپ کا شمار ثقہ اور ان علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے حدیث، اور تفسیر میں کتابیں تالیف کیں، بہر کیف آپ کی وفات ۲۴۹ھ میں ہوئی، آپ کے حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے: تھذیب التھذیب ج ۶ ص ۴۵۷۔ رجال قیسرانی ص ۳۳۷۔ شذرات الذھب ج ۲، ص ۱۲۰۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۲، ص ۵۳۴۔ طبقات الحفاظ سیوطی ج ۲، ص ۴۔ (۲) ابوسعید زید بن ثابت بن ضحاک انصاری خزرجی، موصوف کاتبین وحی میں سے تھے، آپ کی ۴۵ھ میں وفات ہوئی، بقیہ حالات زندگی درج ذیل کتابوں میں دیکھئے:

الاصابۃ جلد ۱، ص ۵۶۲، ۵۲۱۔ الاستیعاب جلد ۱، ص ۵۵۴، ۵۵۱۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۲۲،۲۳ (۳) مذکورہ حدیث حسب ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے: مسند عبد بن حمید (قلمی نسخہ، ظاہریہ لائبریری دمشق) کنز العمال جلد ۱، ص ۱۲۲۔ العقد الفرید جلد ۲، ص ۱۱۱۔ (۴) حافظ ابویعلی احمد بن علی بن مثنیٰ بن یحییٰ بن عیسی بن ہلال تمیمی موصلی: آپ ہی محدث الجزیرہ اور کتاب المسند الکبیر کے مولف ہیں، آپ ۲۱۰ ھجری میں شہر موصل عراق میں پیدا ہوئے، اور ۳۰۷ ھ میں وفات پائی، آپ نے احمد بن حاتم بن طویل، یحییٰ معین اور دوسرے لوگوں سے روایتیں سنی اور پھر انھیں نقل کیا ہے، آپ کی مشہور کتاب المسند الکبیر ہے، بقیہ حالات درج ذیل کتابوں میں دیکھیے: معجم البلدان جلد ۵، ص ۲۲۵۔ شذرات الذھب جلد ۲، ص ۲۵۰۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، ص ۷۰۹، ۷۰۷۔ آنجناب احقر امید رکھتا ہے کہ اپنی ہی کتاب کے حوالہ جات سے اثبات قبول فرمائیں گے۔

کیا آئمہ طاہرین کو تحلیل و تحریم کا اختیار ہے؟؟

حضرات غور فرمایئے آئین حیات جو خالق نے مخلوق کے لئے فرمایا

ق۵۹ یَـا اَیُّهَـا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء ۵۹)

حضرات: ایمانداروں پر تین ہستیوں کی اطاعت واجب ہے، اللہ، رسولؐ، اولی الامر اور عند التنازعہ رجوع صرف اللہ اور رسولؐ ہی کی طرف ہوسکتا ہے۔ کیونکہ احکام کے ماخذ صرف دو ہیں، قرآن اور حدیث۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ تعالوا الی ما انز اللہ والی الرسول۔ لہذا اولی الامر کا تقرر خدا اور رسولؐ کی نص کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اجماع و شوریٰ ختم شد اور مدعیوں کا یہی دعویٰ تھا جو توڑ نہ چڑھ سکا۔ امرھم شوریٰ بینھم پر ہمارے سوال کا جواب ندارد۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اولی الامر وہ ہے جس کو خدا اور رسولؐ مقرر کریں۔ معصوم عن الخطاء ہو اور علم قرآن وحدیث میں راسخون فی العلم کا درجہ رکھتا ہو تاکہ تاویل قرآن شریف وحدیث میں اس کا قول سند ہو، اس کی حدیث حدیث رسولؐ کہلا سکتی ہو۔ مگر اس اولی الامر کو حکم دینے کا مجاز کس نے بنا دیا؟ سوائے اللہ و رسولؐ کے۔

حد ہوگئی امر الشکر کا تقرر تو نص سے ہوتا رہا واجب الاطاعت اولی الامر شوری سے مقرر ہو رہا ہے ذرا جنگ موتہ میں امراءلشکر کے تقرر پر حضور کی نص ملاحظہ فرمایئے کہ:۔

استعمل علیهم زیدبن حارثه وقال ان اصیب زید جعفر بن ابی طالب علی الناس فان اصیب جعفر فعبدالله بن رواحله علی الناس۔ (سیرۃ ابن ہشام ۱۵ جلد ۴) کہ حضورؐ نے جنگِ موتہ میں پہلے زید بن حارثہ کو امیر لشکر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو حضرت علی بن ابی طالب امیر ہوگا۔ اگر جعفر بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوگا۔ سبحان اللہ امراءلشکر کی نص تو یکے بعد دیگرے حضورؐ تین بار فرما چکے ہیں مگر خلفاء کی نص نہیں ہو سکتی؟ ان کا گذارہ صرف لم یستخلف رسول الله پر ہے دیکھئے صحیح مسلم ۱۲۰ جلد ۲ اور ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ایسے اولی الامر جو معصوم منصوص اور راسخون فی العلم ہونے کی حیثیت سے واجب الاطاعت اولی الامر ہیں وہ صرف آئمہ اہلبیت علیہم السلام ہیں۔

تعداد آئمہ علیہم السلام

عن مسروق قال کنا جلوسا عند عبدالله بن مسعود وهو یقرئنا القرآن فقال له رجل یا اباعبدالرحمن هل سالتم رسول الله کم یملک هذا الامة من خلیفة فقال عبدالله ما سالنی عنهما احد منی قدمت العراق قبلک ثم قال نعم ولقد سئالنا رسول الله فقال اثنی عشر کعدة نقبا بنی اسرائیل۔ (مسند احمد بن حنبل ۲۹ ج ۲ و ۸۹ ج ۵۔ صواعق محرقہ فصل ۳ باب ۱۔)

مسروق سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم کو قرآن

پڑھا رہے تھے اور ایک آدمی نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن کیا تم نے رسول ﷺ سے یہ دریافت نہیں کیا تھا کہ اس اُمت کے مالک کتنے خلیفے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: عراق میں آج تک یہ مسئلہ مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا پھر فرمایا کہ ہم نے پوچھا تھا۔ جس پر حضورؐ نے فرمایا تھا کہ نقباء بنی اسرائیل کی تعداد پر بارہ خلیفے ہوں گے۔

لیجئے! حضورؐ کی زبانی تعداد بھی منصوص ہو گئی اور یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے کہ خلافت کا انحصار صرف بارہ خلفاء میں ہوگا اور وہ خلفاء بالنص ہوں گے۔ کیونکہ حضورؐ نے ان کی تشبیہ کعدۃ نقباء بنی اسرائیل میں نقباء باری ہے **ولقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ولعثنا منھم اثنی عشر نقیباً**۔ اور صحابہ کرام سوال خلفاء منصوص کا ہی کر سکتے تھے۔ کیونکہ شوریٰ اور غلبہ کے امراء پر دین کی بنیاد کا دارومدار نہیں ہے اور سلاطین بلانص کے سوال کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ وہ تو بیشمار ہو سکتے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں۔ پس ظاہر ہوا کہ صحابہ کا یہ سوال خلفاء منصوص ہونے کا نہ کوئی قائل ہے اور نہ ان کا وجود ہے۔ پس معلوم ہوا کہ وہی بارہ آئمہ اہلبیتؑ ہیں اس کی تفصیل آیہ استخلاف میں ہے۔ قارئین کرام وہاں سے دیکھ لیں۔ لہٰذا اولی الامر وہی ہستیاں ہیں جن کے حق میں آیۂ تطہیر اور حدیث ثقلین، حدیث منزلت، حدیث ولایت وارد ہوئی ہیں۔ ان کا حکم حکم خدا ہے اور وہ راسخون فی العلم ہیں کیونکہ وہ قرآن سے جدا نہیں ہوتے اور قرآن ان سے جدا نہیں ہوتا۔ اور وہ قرآن کی تاویل پر جہاد کرنے کے مجاز ہیں۔

مشکوٰۃ شریف ۳۲۱ سے جو حدیث بحق ابوذر نقل کی گئی ہے وہ اصحاب جنگ جمل کی رد میں ہے اور جو مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۰ سے بحق حضرت ابوذر نقل کی گئی ہے اس سے بھی امیر کے لئے نص کی ضرورت معلوم ہو رہی ہے۔ حضرت ابوذر اس لئے حضورؐ سے نص کا سوال کر رہے ہیں کہ **علی ان الا ننازع الامر اھلہ** سے مراد ہی امراء لشکر ہیں جو حضورؐ کی نص سے باہر مقرر ہو کر جاتے ہیں۔ حضرت نے بلاکفر

ظاہران سے نہ لڑنے کیلئے بیعت کی تھی، اس سے شوریٰ اور اجماعی حکام مراد نہیں۔

﴿تعداد اطاعت کا فلسفہ﴾

یہ نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت علیحدہ اس لئے ذکر کی گئی ہے کہ اصل الاصول صرف اطاعت خدا ہے کیونکہ حاکم اصل صرف وہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:۔

(۱) ق۔۱۰ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ
پارہ ۲۵۔شوریٰ

ترجمہ:۔پس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے پس حکم اسکا طرف اللہ کے ہے۔

(۲) ق۔۱۲ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ط أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ہ پارہ ۷ سورہ انعام

ترجمہ:نہیں ہے حکم سوائے اللہ کے۔

(۳) ولا یُشرک بعبادۃ ربہ احداً پارہ ۱۶ سورہ الکہف

ترجمہ:۔نہ شریک کر اس کی عبادت میں کسی کو۔

(۴) ق۔۴۱ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ط وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ط وَهُوَ

سَرِیْعُ الْحِسَابِ o پ ۱۳ الرعد

ترجمہ: یعنی جس کے حکم کے بعد تعاقب نہیں ہوسکتا وہ صرف ذات باری ہے

(۵) ق۔۴۴ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ o (پ ۶ سورۃ المائدہ) لہٰذا اولی الامر بارہ ہیں۔ باقی جو عمدۃ القاری ۶/۱۷ جلد ۱۸ سے حوالہ جات کی صحت کا ریکارڈ قائم کرتے ہوئے گیارہ اقوال کی نشاندہی کی گئی ہے نہ معلوم یہ عمدۃ القاری کس مطبع کی ہے جس کی ۱۸ جلدیں ہیں یا کہاں سے نقل در نقل مارنے میں غلطی کی گئی ہے۔ حالانکہ عینی شرح صحیح بخاری عمدۃ القاری کی کل تیرہ ۱۳ جلدیں ہیں اور یہ گیارہ اقوال در تفسیر اولی الامر اس کی جلد ۸ ص ۵۴۸ مطبوعہ مصر باب ق۔۵۹ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں موجود ہے اور گیارہ کے گیارہ اقوال بھی صحابہ اور تابعین کے ہیں جو غیر معصوم ہیں۔ مگر ہم کو عند التنازعہ قول رسولؐ کی ضرورت ہے، اگر تحقیق اور تدقیق سے کام لیا جائے تو شاید ایک قول بھی اس پر صادق نہ آئے اور عکرمہ کا قول سند نہیں کیونکہ وہ خارجی ہے۔ شیخین پر اکتفا کی وجہ صاف بتا رہی ہے کیونکہ خوارج حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؑ کے منکر ہیں۔ علاوہ اس کے اہلبیت نے ان بزرگوں کے امور سے اتفاق نہیں کیا۔ لہٰذا ہمارے لئے واجب الاطاعت نہ ہوئے۔ حضرت علیؑ کا خلافت شیخین سے صحیح بخاری ۱۰۰۹ اور امر عثمانؓ سے خلاف اور انکار جمع قرآن میں شفا قاضی عیاض ۱۱ جلد دوم۔

﴿آئمہ طاہرین پر وحی نازل نہیں ہوتی﴾

ق۔۵۵ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ا

رتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ م بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط
یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰ
لِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ہ پ۱۸۔ س۔ النور

ترجمہ:۔ وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے البتہ ان کو زمین میں خلیفہ کرے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو خلیفہ کر چکا ہے اور محکم کرے گا ان کے واسطے ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کے بعد ان کو امن میں بدل دے گا۔ وہ خلفاء میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔ جو لوگ اس کے بعد انکار کریں پس وہی لوگ فاسق ہیں۔

حضرات ہمارے آئمہ طاہرین پر وحی نازل نہیں ہوتی بلکہ ختم نبوت کے بعد امامت کا وعدہ ہے کہ اس اُمت میں بھی حسب سابق واجب الا طاعات خلفاء ہوں گے ان کا منکر فاسق ہوگا۔ پس اس آیت سے امامت کا اُصول دین میں داخل ہونا ثابت ہوا۔ ورنہ ان کا منکر فاسق اور کافر نہ کہلاتا۔ جیسا کہ من کفر بعد ذالک **فاولئک ھم الفاسقون**۔ کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں جن کے ہاں امامت غیر ضروری ہے۔ اس سے ان کی رد ہوگی۔

خُلفاء موعود من اللہ ہوں گے

کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین وعدے فرمائے ہیں۔

اول:۔ اُمت محمدیہ میں استخلاف مثل سابق۔ دوم خلفاء کیلئے دین مرتضیٰ کی تمکین سوئم خوف وتقیہ خلفاء کے بعد امن کامل۔ لہذا ثابت ہوا کہ خلفاء موعود من اللہ ہوں گے۔ نہ باجماع نہ شوریٰ۔

موعود خلفاء کے چار صفات

اوراس آیت میں خلفاء موعود من اللہ کے چار صفات بھی بیان فرمائے ہیں جو باقی صفات کے لئے بمنزلہ اصل الاصول ہوں گے۔ ایمان کامل وجمیع اعمال کا صالح ہونا عبودیت۔ شرک خفی وجلی سے مطہر ہونا۔

ایمان کامل

سے مراد تحقیقی کشفی ایمان ہے جو تمام حجابات ظلمات ختم ہونے کے بعد مشاہد اور شہود ذاتی تک پہنچنے کا نام ہے کمانی العزیزی۔

قید منکم کا مفاد

امنو امنکم یا اولی الامر منکم یا بخاری شریف کی حدیث **واما مکم** میں کُم ضمیر مخاطب کی قید سے سابقہ اُمتوں سے احتراز مقصود ہے۔ یعنی امامت وخلافت اور اولی الامر ہونے کا دروازہ صرف اُمت محمدیہ کے لئے کھلا ہے۔ کُل بنی آدم کے لئے نہیں اس سے ان کی بھی رد ہوجاتی ہے جو **یابنی ادم امایا تینکم رُسل منکم** سے استدلال شروع کرکے اُمت محمدیہ میں نبوت کے دروازے کھولنے شروع کردیتے ہیں۔ کیونکہ یہ بشارت بنی آدم کے لئے نہیں بلکہ اُمت محمدیہ کے لئے ہے یعنی اُمت محمدیہ کی بنی آدم سے تخصیص مقصود ہے۔ بابی وبہائی اور احمدی حضرات اجرائے نبوت کی دلیل پیش کرتے وقت دعویٰ اور دلیل میں عموم خاص کے تطابق کا خاص خیال رکھا کریں اور **عملو الصالحات** سے عصمت خلفاء کی طرف اشارہ ہے کیونکہ **الصالحات جمع محلی باللام** ہے جو حقیقتہً مفید استغراق ہے۔ اور تمام اعمال کا صالح ہونا سوائے معصوم کے محال ہے **لیستخلفنھم** میں فعل کی نسبت ذات باری تعالیٰ کی طرف ہے۔ لہٰذا امام کا منجانب اللہ منصوص بنص شرعی ہونا ضروری ہے ورنہ تکوین عام ہے۔ لہٰذا نص شرعی کی ضرورت ہے۔

کما استخلف الذین من قبلھم کی تشبیہ سے خلفاء کے طریقہ تعیین اور تعداد کی وضاحت مطلوب ہے **ولیمکنن لھم دینھم** سے خلفاء کے **راسخون فی العلم** ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ ہم دین کے ماہر اور وارثان کتاب اللہ ہوں گے۔ قرآن ان کے ساتھ ہوگا۔

مسائل دینیہ میں ان کا قول سند ہوگا۔ **لھم کا لام** ان کی تخصیص کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان کے علاوہ غیر کو یہ منصب حاصل نہیں ہوگا **ولیبدلنھم من بعد خوفھم** میں خوف اور تقیہ کی زندگیوں کے بعد امن کامل اور ظہور امام آخر الزمان کی پیشگوئی ہے۔ جو **لیظھرہ علی الدین** کا وقت ہے **یعبدوننی** میں ان کی عبودیت کی طرف اشارہ ہے جو ولایت کے لئے شرط اول ہے کمافی منصب امامت از اسماعیل شہید دہلوی ص ۷ کہ باوجود صاحب کمال ہونے کے ہر وقت عبودیت کا اظہار کریں گے۔

۶۳ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۶۴ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا پ ۱۹۔ الفرقان۔

رحمٰن کے وہ بندے ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو سلام کہہ کر گذر جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام میں راتیں گذارتے ہیں۔

۷۴ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

اماماً۔ پ ۱۹

اور کہتے ہیں۔ اے رب ہمارے ہم کو اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے
آنکھوں کو ٹھنڈک بخش اور ہم کو امام المتقین بنادے۔

یہ ہے خلفائے برحق اور آئمہ طاہرین کی عبودیت اور یعبدونی کا مطلب **لایشرکون بی شیئاً** سے مراد یہ ہے کہ ان میں شریک اخفی من دبیب النمل بھی نہیں ہوگا۔ بالکل ہر قسم کے شرک سے پاک ہوں گے۔ اسی لئے شیأ کو نکرہ لایا گیا ہے۔ **ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون** میں ان کے واجب الاطاعت ہونے اور ان کے منکر کے فاسق ہونے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ حدیث ہے:۔ **من مات بغیر امام فقدمات میتة جاھلیة** (مسند امام احمد۔ جلد چہارم ۱۶) رسولِ خدا نے فرمایا کہ جو شخص امام کے بغیر مر گیا وہ عہد جاہلیت کی موت مر گیا۔ یہ آیت اور حدیث امامت کے ضروری اصول دین ہونیکی دلیل ہے۔

۵۹۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (پ ۵۔ نساء)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اپنے اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں۔

اس آیت سے ایمانداروں کے لئے تین ہستیوں کی اطاعت کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ ایک اللہ واجب الوجود مستجمع جمیع الصفات کی اطاعت کا۔ دوئم محمد رسول اللہؐ خاتم النبیین الا نبی بعدہ کی اطاعت، سوئم اولی الامر کا اطاعتِ دوم میں الرسول اور اولی الامر منکم کو جمع فرمادیا ہے کہ دونوں کی اطاعت یکساں اوقات اور احوال سے غیر مقید اور مطلق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ غیر معصوم کی اطاعت ہر

وقت صحیح نہیں۔لہذا اولی الامر معصوم ہی ہوں گے جس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے۔

بحث مفہوم اُولی الامر

لہذا اب دیکھنا یہ ہے کہ اُولی الامر سے مراد کون لوگ ہیں؟؟ کیا آج کے فاسق و فاجر شرابی حکمران ہیں اگر نہیں تو سب سے پہلے کتاب اللہ کو دیکھا جائے گا۔کیونکہ القرآن لفسیر بعضاً مسلمہ اصول ہے لہذا پہلے سیاق وسباق کا دیکھ لینا ضروری ہے۔لیجئے اس سے پہلی آیت یہ ہے:۔

۵۸۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ط اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا م بَصِيْرًا ‌ پ ۵۔النساء

ترجمہ:۔تحقیق اللہ تم کو حکم دیتا ہے امانتوں کو ان کے اہل کی طرف ادا کر دو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل کے ساتھ کرو تحقیق اللہ تم کو اس کی نصیت کرتا ہے اور وہ سُننے والا دیکھنے والا ہے۔اس آیت کے شان نزول میں ہمارے برادران اسلام کے ہاں یہ لکھا ہے کہ یہ آیت عثمان بن طلحہ بن عبد الدار کلید بردار کعبہ کے متعلق نازل ہوئی ہے چنانچہ دیکھئے:۔

لما اغلب باب الكعبة وابى ان يدفع المفتاح فيها رسول الله وقال لو علمت انه رسول الله لم امنعه فلوعى على كرم الله وجهه يده واخذه منه و فتح فدخل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم صلى ركعتين فلما خرج ساله العباس رضى الله عنه ان يعطيه

المفتاح ویجمع له السقایة والسدنة فنزلت فامر الله ان یرده الیه فامر علیاً رضی الله عنه ان یرده و یعتذر الیه وصار ذالک سبباً لا سلامه ونزله الوحی بان السدانة فی اولاده ابداً۔ (بیضاوی ۱۰۷ومدارک ۱۸۰ ج ا۔ وجلالین ۷۹وابن کثیر ۵۱۵ ج ا۔ مطبوعہ مصر)۔ کہ یہ آیت یوم فتح مکہ اتری ہے جب عثمان بن طلحہ بن عبدالداد نے کعبہ کا دروازہ بند کرلیا اور حضورؐ کو کعبے کی چابی دینے سے انکار کردیا۔ حضورؐ کو اس میں داخل ہونے سے مانع ہوا۔ اور کہا کہ میں اگر جانتا کہ وہ اللہ کا رسول ہے تو میں اس کو منع کیوں کرتا۔ پس اس پر حضرت علی علیہ السلام نے اس کا ہاتھ مروڑ کر اس سے چابی لے لی اور کعبے کا دروازہ کھول دیا۔

پس رسول خدا داخل ہو گئے اور آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی

پس حضورؐ جب باہر آئے تو حضرت عباسؓ نے سوال کیا کہ حضورؐ یہ چابی مجھے عطاء فرمائیے۔ حاجیوں کو پانی پلانے اور دربانی کا منصب دونوں میرے ہی لئے جمع کر دیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ پس آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ یہ چابی اسے واپس لوٹا دو اور ذرا عذر خواہی بھی کردو۔ پس یہی چیز اس کے اسلام لانے کا سبب ہوگئی اور وحی نازل ہوئی کہ کعبہ کی دربانی کا شرف اس کی اولاد میں ہمیشہ رہے گا۔ لیجئے حضورؐ سباق کی آیت سے رسولؐ کا بھی پتہ چل گیا ہے کہ کون ہے اور اولی الامر کا بھی اور فاتح مکہ کا بھی۔ کعبہ کا دروازہ کھولنے والے کا بھی حضورؐ کو داخل کعبہ کرنیوالے کا بھی نائب رسولؐ کا بھی۔ اب نہ معلوم اس اولی الامر کو چھوڑ کر غیر کی طرف جانیکی کیا ضرورت ہے جس کا ذکر پہلی آیت میں ہے اب ذرا اس آیت سے اگلی آیت بھی ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ حق واضح ہو جائے۔

۱۰۵ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِهٖ ط وَیُرِیْدُ

الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًا م بَعِیْدًا ا ہ پ۵ النساء

کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں ساتھ اس چیز کے اُتاری گئی ہے طرف تیری اور جو کچھ کہ اُتاری گئی ہے پہلے تجھ سے کہ یہ مقدمہ لے جاویں طرف سرکش کے اور حالانکہ حکم کئے گئے ہیں اس کے ساتھ انکار کرنے کا اور ارادہ کرتا شیطان یہ کہ گمراہ کرے ان کی گمراہی دور کی۔

اس آیت کی شانِ نزول میں برادرانِ اسلام کی تفسیروں میں ایک منافق کا قصہ نقل ہے کہ پہلے وہ اپنا مقدمہ رسول اللہ کی بجائے کعب بن اشرف یہودی کی طرف لے جانا چاہتا تھا اور بعد فیصلہ سرکار دو عالم پھر حضرت خلیفہ ثانی کی طرف۔ اور لکھا ہے کہ حضرت عُمر نے اس کو قتل کر دیا۔ اور خدا نے اس منافق کی رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔ پس معلوم ہوا کہ اس منافق کے دونوں قصد غلط اور خدا و رسولؐ کے خلاف تھے۔ فیصلہ کا حق صرف اللہ اور رسولؐ اور اُولی الامر کو ہے۔ ان کو چھوڑ کر غیر کی طرف مقدمہ لے جانا منع ہے اور حضر عمر نے بھی اس کو اسی بناء پر قتل کر دیا تھا کہ وہ بے محل فیصلہ کا متمنی تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ اولی الامر نہیں ہیں ورنہ اللہ اور رسولؐ اور اولی الامر کی طرف مقدمہ لے جانے والا واجب القتل نہیں ہے نہ منافق ہے۔ دیکھئے پہلی آیت سے حضرت پہلی آیت سے حضرت علی علیہ السلام کا اولی الامر ہونا اور پچھلی آیت سے دیگر بزرگوں کا اولی الامر نہ ہونا صاف ثابت ہو گیا۔

اب ذرا اصل آیت کو لیجئے۔ ق۵۹ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ یہ

آیت سورہ نساء میں ہے۔ سورۂ نساء کو چھوڑ کر دُور جانے کی ضرورت ہی

نہیں۔ ق۸۳ وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ پ۵۔النساء

ترجمہ:۔اور جب آتا ہے کہ ان کے پاس کوئی امر امن کا ڈر کا تو پھیلا تے ہیں اس کو اور اگر پھیر تے طرف رسُول کے اور صرف والیانِ امر کے جو ان میں سے ہیں تو البتہ جان لیتے ہیں اس کو وہ لوگ کہ تحقیق کر سکتے ہیں اس کی ان میں سے۔

اس آیت نے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ اولی الامر سے مراد وہ عالم ہیں جو حضورؐ کے وقت میں موجود تھے، مادہ استنباط بھی رکھتے تھے۔ اب تمام صحابہ کرام سے اعلم الصحابہ کا پتہ کر لینا چاہیے جس کو سب سے زیادہ قرآن و حدیث کا علم ہوگا وہی اولی الامر کا مصداق ہوگا۔ اعلم الصحابہ کا پتہ **انا مدینۃ العلم و علی بابها** سے ظاہر ہے اور عندہ علم الکتاب اس کی شان ہے جو ناطق قرآن اور ثانی رسُول ہے اور امرھم شوریٰ بینھم سے جو بعض مدعیان امام نے اپنے بزرگوں کی خلافت یا حکومت پر استدلال فرمایا ہے خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ ان کی اپنی تفسیر **بیضاوی ۱۶۵ جلد ۲ اور مدارک ۳ جلد ۴** پر صاف لکھا ہے:۔

ق۸۴ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ه (پ۲۵ الشوریٰ)

اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کو قبول کیا اور نماز قائم کی اور ان کے معاملات صلاح و مشورہ سے طے ہوتے ہیں اور ہمارے رزق سے خرچ کرتے ہیں، کی آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی

ہے۔ جب وہ مکہ معظمہ میں جاکر مشرف با اسلام ہوئے تھے۔ دیکھو **نزلت فی الانصار دعاھم رسول اللہ الی الایمان فاستجابوا** ۔ کی آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ جب ان کو حضورؐ نے ایمان کی طرف بلایا اور انہوں نے قبول کیا اور یہی **حاشیہ، ۱۷ جلالین، ۴۰۴** میں لکھا ہے کہ یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ حضورؐ سے پہلے وہ اپنے اُمور مشورہ سے طے کیا کرتے تھے۔ اب آپ ہی فیصلہ فرمایئے کہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی اور حکومت پر مہاجرین قابض ہوئے جن کے حق میں یہ آیت اُتری ان کو حکومت کا ذرہ بھی نصیب نہ ہوا۔ حالانکہ امر علم میں امر ان کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔ نہ معلوم ایسے اماموں کا کیا حشر ہوگا جو نہ سیاق سمجھتے ہیں نہ سباق نہ تفسیر نہ حدیث۔ صرف اپنی امامت کے زور سے کام چلانا جانتے ہیں حالانکہ ان کی امامت کو نہ اپنے مانتے ہیں نہ بیگانے۔ اگر یقین نہ ہو تو اخبارین دیکھ لیں۔ مگر تاہم دعویٰ امامت میں فرق نہیں آتا۔ الامر کے معرف باللام ہونے معہود کے تلاش کرنے میں بھی حد کر دی ہے۔

اندھے کو اندھیرے میں کیا دُور کی سوجھی

یعنی جن کو اولی الامر بنایا وہ مہاجر اور جن کے حق میں آیت اُتری وہ انصار، یہ بن گئی حکومت خاص۔ شاید ایسے ہی ربط پر کسی منچلے نے کہا تھا:

چہ خوش گفتہ اس سعدی در زلیخا
الا یا ایھا الساقی اور کا سآ و ناولھا

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امر کے معنی نہیں آتے اور اپنی کتابوں پر نظر نہیں کی ورنہ یوں پریشان

نہ ہوتے۔ لیجئے! ہم عرض کر دیتے ہیں کہ یہاں امر بمعنی سمت اور طریقہ ہے: فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ای عن سمتہ و طریقہ فی افعالہ وقال تعالیٰ وما امر فرعون برشید والمراد فعلہ و طریقتہ وقال تعالیٰ و امرھم شوریٰ بینھم ای افالھم وقال تعالیٰ تنازعتم فی الامر ای فیما تقدمون علیہ من الفعل وقال تعالیٰ ان الامر کلہ اللہ المراد الشان والفعل۔ (اصول سرخسی ا ج ۔ا۔ مطبوعہ مصر)۔ کہ ان تمام آیات میں امر سے مراد طریقہ اور فعل ہے۔ مگر صاحب امرھم سے حکومت مراد لے رہے ہیں اور ان کے بزرگ امرھم کا مطلب ان کے افعال اور جملہ کام لے رہے ہیں۔ یہاں نہ تو کوئی معہود مقرر ہے نہ حکومت سے مطلب ہے۔

﴿امر بمعنی قضا﴾

قال اللہ یدبر الامر من السماء الی الارض وقال تعالیٰ الا لہ الخلق ولامر۔ کہ ان دونوں آیتوں میں امر بمعنی قضاء خداوندی ہے۔

﴿امر بمعنی دین﴾

ومنھا الذین قال اللہ تعالیٰ حتی جاء الحق وظھر امر اللہ کہ حق اور دین خدا ظاہر ہوا۔

﴿امر بمعنی قول﴾

ومنھا القول قال اللہ تعالیٰ یتنازعون بینھم امرھم کہ وہ باہم

اپنے قول میں تنازعہ کرتے ہیں۔

﴿امر بمعنی قیامت﴾

ومنها القیامة قال الله تعالیٰ اتی امر الله۔ اللہ کا امر آیا یعنی قیامت

یہاں عندالشیعہ ظہور صاحب الامر مراد ہے۔

﴿امر بمعنی عذاب﴾

فما اغنت عنهم آلهتهم التی یدعون من دون الله من شیئی ولما جآء امر ربک وما زادوهم غیر تتبیب۔ جب آیا تیرے رب کا عذاب ان کے معبود بچا نہ سکے۔ یہاں امر بمعنی عذاب ہے۔

﴿امر بمعنی گناہ﴾

قل ان الامر کله لله۔ کہ تحقیق ہر امر اللہ کے لئے ہے۔

﴿امر سے مُراد صیغئہ امر﴾

انما امره اذا اراد شیأً ان یقول له کن فیکون وکما قال الله تعالیٰ انما قولنا بشئی اذا اردناه ان نقول له کن فیکون کہ امر خدا کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ جب کسی چیز کو کن کہنا چاہتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ ہیں امر کے مختلف معانی جن میں سے ایک بھی آنجناب کی معہود حکومت پر فٹ نہیں آتے اور نہ ہی کسی مفسر نے یہ معنی لکھے ہیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اولی الامر کی تفسیر میں خلافت ثلاثہ کا ذکر کوئی شخص اپنے مسلمات میں بھی حدیث

مرفوع متصل میں رسول اللہ ﷺ کی زبانی نہیں دکھلا سکے گا۔ رہے صحابہ اور تابعین کے اقوال سو باہم متعارض ہیں۔ کسی نے امراور کسی نے علماء مراد لئے ہیں۔ کلبی نے بخیال خویش بعض لوگوں کے نام تو لئے مگر ساتھ عبداللہ بن مسعود کا بھی نام لے دیا۔ **(تفسیر در منثور ۱۷۷ جلد۲)**۔ اور عکرمہ نے تو صرف شیخین پر ہی کفایت کی ہے کسی دوسرے کا نام ہی نہیں لیا۔ **(دُر منثور ۱۷۷ جلد ۲)**۔ عبداللہ بن عباس سے دو قول مروی ہیں اول کہ عبداللہ بن حذافہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ دوم کہ اولی الامر سے مراد اہل العلم ہیں، در منثور ۱۷۷ جلد۲۔ یہاں بزرگوں کے اپنے اپنے قیاسات ہیں مگر ہمارا مطالبہ صرف حدیث مرفوع متصل کا ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں کیا فرمایا۔ کیونکہ اولی الامر کے معنی میں تنازعہ ہے اور عندالتنازعہ صرف اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے۔ **فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول** اور یہی قوم امام ابوحنیفہ کا ہے کہ **اذجاء عن النبی فعلی الراس والعین** **(تفسیر مظہری ۱۵۴ جلد۲۔ النساء)** کہ جب کوئی حکم رسالت مآبؐ سے آئے تو سر اور آنکھوں پر ہے۔

﴿انکشاف اصل حقیقت اُولی الامر﴾

یاایھا الذین امنو اطیعو اللہ الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم شی فردوہ الی اللہ والرسول ان کُنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذالک خیر واحسن تاویلاً (پ۵۔ س نساء)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسولؐ کی اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں۔ پس اگر تمہارا کسی چیز میں تنازعہ پڑ جائے تو اس کو اللہ اور رسولؐ کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ اور روز

آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بہتر ہے اور تمہاری اپنی تاویلوں سے بہت ہی اچھا ہے یا بلحاظ انجام اچھا ہے۔

﴿آیت ھذا میں اصول خمسہ شیعہ﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مذہب شیعہ کے پانچوں اصول بیان فرمائے ہیں

اول:۔ اطیعو اللہ اور توضون باللہ سے توحید۔

دوم:۔ رُسول اللہ اور اولوالامر کم بالعدل ان تحکموا بالعدل سے عدل

سوم:۔ اطیعو الرسول سے نبوت

چھارم:۔ اُولی الامر سے امامت

پنجم:۔ والیوم الاخر سے قیامت

الحمد اللہ علی ذالک

اور اس آیت میں مومنین کو تین حکم فرمائے گئے ہیں۔

اول:۔ اطاعتِ خداوند تعالیٰ جل شانہٗ

دوم:۔ اطاعتِ پیغمبر اور اُولی الامر

سوم:۔ عندالاختلاف رجوع الیٰ الکتاب والسنۃ

اطاعت اولی الامر

خداوند تعالیٰ نے اپنی اطاعت کا علیحدہ حکم دیا اور اُولی الامر اور رسُول اللہ کی اطاعت کو حکم

واحد جمع فرمایا۔ لہذا دونوں کی اطاعت مطلق واجب ہوگی۔ چونکہ ایک ہی لفظ اطیعو الرسول اور اولی الامر دونوں کیلئے مستعمل ہوا ہے۔ لہذا معانی میں بھی مختلف نہیں ہوگا۔ کیونکہ علامہ زمخشری تفسیر کشاف ۹۰۲ جلد۲ میں فرماتے ہیں:۔

لان اللفظ الواحد الایصح استعماله فی حالة واحدة علی معنیین مختلفین کہ ایک ہی لفظ کا استعمال ایک ہی حالت میں دو مختلف معنی پر نہیں ہو سکے گا۔ پس معلوم ہوا کہ ایک ہی لفظ کا استعمال ایک ہی حالت میں دو مختلف معنی پر نہیں ہو سکے گا۔ پس معلوم ہوا کہ اولی الامر کی اطاعت بلا قید شرط مثلِ رسولؐ واجب ہے اور غیر معصوم کی اطاعت مطلق طور پر بلا قید ثابت نہیں ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اولی الامر سے مُراد معصومین ہیں۔ جیسا کہ ہمارے برادرانِ اسلام کی مشہور تفسیر کبیرہ ۲۴۳ جلد۲ پر ہے۔

ان اللہ تعالیٰ امربطاعة اولی الامر علیٰ سبیل الجزم فی هذه الایة و من امر اللہ بطاعته علیٰ سبیل الجزم والقطع الابدو ان یکون معصوماً عن الخطاء اذلو لم یکن معصوماً عن الخطاء والخاطالکونه خطاء منهی عنه فهذ أیفضی الی اجتماع الامر والنهی فی الفعل الواحد بالا عتبار الواحد وانه محال فثبت ان اللہ تعالیٰ امر بطاعة اولی الامر علیٰ سبیل اجزم وجب ان یکون معصوماً عم الخطا فثبت قطعاً ان اولی الامر المذکور فی هذه الایة الابد ان یکون معصوماً۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولی الامر کی اطاعت کا پختہ طور پر حکم دیا ہے۔ اور جس کی

اطاعت کا خداوند تعالیٰ قطعی طور پر حکم کرے اس کا خطاء سے معصوم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہ معصوم عن الخطاء نہیں ہوگا تو اس کی خطا کے وقت بھی بامر خدا اس کی متابعت کرنی پڑے گی۔ تو اس کا یہ مطلب ہو جائے گا کہ خدا نے اس خطا کے کرنے کا حکم دیا ہے حالانکہ خطا بحیثیت خطا ہمیشہ منہی عنہ، ہے یعنی اس کے کرنے سے منع کیا گیا ہے تو ان کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایک ہی فعل میں باعتبار واحد امر اور نہی جمع ہو جائیں گے اور یہ محال ہے۔

پس ثابت ہوا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اولی الامر کی اطاعت کا قطعی حکم دیا ہے اور اس کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ پس اس صغریٰ اور کبریٰ کے ملانے سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلا کہ وہ اولی الامر جو اس آیت میں مذکور ہیں، معصوم ہیں نیز چونکہ عصمت سوائے آئمہ اہل بیت کے غیر میں پائی نہیں جاتی بالاتفاق۔ پس معلوم ہوا کہ اولی الامر سے مراد آئمہ معصومین ہیں اور یہی رسول خداؐ اور آئمہ طاہرین سے منقول ہے۔ چنانچہ تفسیر صافی ۱۰۸ خلاصہ الصادقین ۱۱۸ تفسیر عمدۃ البیان جلد ۱۲ ص ۲۴۲ ص ۲۴۱)

عن جابر بن عبداللہ الانصاری قال لما نزلت هذا الاية قلت رسول الله عرفنا الله رسوله فمن اولوالامر الذين قرنهم الله طاعتهم بطاعتک فقال هم خلفائی یا جابر وائمة المسلمين من بعدی اولهم علی ابن ابی طالب ثم الحسن ثم الحسين ثم علی بن الحسين ثم محمد بن علی المعروف فی التوراته بالبا قرؑ ستدرکه یا جابر فاذ القيته اقرمنی السلم ثم الصادق جعفربن محمد ثم موسیٰؑ بن جعفرؑ ثم علیؑ بن موسیٰؑ ثم

محمدؑ بن علیؑ ثم علیؑ بن محمدؑ ثم الحسنؑ بن علیؑ ثم سیمی محمدؑ ق کنیتی حجة الله فی ارضه وبقیه فی عباده ابن الحسن بن علی ذاک الذی یفتح الله علی یدیه مشارق الارض ومغاربها ذاک الذی یغیب عن شیعته واولیائه غیبته الایثبت فیها علی القول باما مته الامن امتحن الله قلبه للایمانؑ غیبته فقال ای والذی بعثنی بالنبوة انهم یستضیئون بنوره وینتفعون بولایته فی غیبته کا نتفاع الناس بالشمس وان تجلاها سحاب یاجابر هذا امر مکنون سرالله فخزون علم الله فاکتمه الاعن اهله۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ میں خدا کو اور رسولؐ کو تو جانتا ہوں مگر اولی الامر کو نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔ فرمایا کہ اے جابر وہ میرے خلفاء ہیں اور میرے بعد مسلمانوں کے امام ہیں۔ اول ان کا علیؑ بن ابی طالب ہے اور بعد اس کے حسنؑ ہے اور بعد اسکے حسینؑ ہے اور بعد اس کے علیؑ ابن حسینؑ ہے اور بعد اس کے محمدؑ بن علیؑ ہے توریت میں وہ باقر مشہور ہے اور تو اس کو پائے گا۔ اور جس وقت تو اس کو دیکھے گا میرا اسلام اس کو پہنچانا۔ بعد اس کے رسولؐ خدا نے باقی کے آئمہ معصومین حضرت جعفرؑ بن محمدؑ پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ پھر علیؑ بن موسیٰؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر علیؑ بن محمدؑ پھر

حسنؑ بن علیؑ معصومینؑ ہر ایک کا نام فرمایا۔ یہاں تک کہ جس وقت حضرت صاحب العصر والزمان کے نام پر پہنچے تو فرمایا کہ کہ نام میرا اس کا نام ہوگا۔ اور کنیت اس کی کنیت میری ہوگی۔ اور وہ حجت خدا ہے زمین خدا میں اور بیٹا حسینؑ بن علیؑ کا ہے۔ اور وہ شخص ہے کہ فتح کرے گا خدا اس کے ہاتھوں مشارق اور مغارب زمین کو۔ اور غائب ہوگا وہ اپنے شیعوں سے اور دوستوں سے یہاں تک کہ بسبب درازی مدت کے کوئی تصدیق اس کی امامت کی نہ کرے گا مگر وہ شخص کہ امتحان کیا ہے۔ خدا نے دل اس کے واسطے ایمان کے جابر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یا رسولؐ اللہ شیعوں کو ان کی غیبت میں کچھ ان سے فائدہ ہوگا۔ فرمایا قسم ہے خدا کی کہ جس نے مجھ کو پیغمبر کر کے بھیجا ہے۔ شیعہ اس کے نور سے روشنی پائیں گے اور فائدہ حاصل کریں گے اس کی خلافت سے اس کی غیبت میں جیسے کہ فائدہ پاتے ہیں آدمی آفتاب سے اگر چہ زیر ابر ہوتا ہے جابر وہ سر مکنون خدا اور مخزن اس کے علم کا ہے اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس کو اپنے دل میں نگاہ رکھ اور کسی کے روبرو اس کو بیان مت کر مگر ان لوگوں سے کہ جو اس کے اہل ہیں۔

اور امیر المومنین سے بھی تفسیر صافی ۱۰۸ میں یہی منقول ہے

وفی العلل عن امیر المومنینؑ قالا لاطاعة لمن عصی الله وانما الطاعة الله والرسوله ولالاة الا مرانما امراله بطاعة الرسول لانه معصوم مطهر لایا مر بمعصیةٍ وانما امربطاعة اولی الامر لانهم

مطهرون لا یامرون بمعصیة۔ کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ خدا کے نافرمان کی کوئی اطاعت نہیں۔ اطاعت صرف اللہ اور اس کے رسولؐ اور والیان امر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کی اطاعت کا حکم اس لئے فرمایا کہ وہ معصوم و مطہر ہے معصیت کا حکم نہیں کرے گا اور اولی الامر کی اطاعت کے حکم کا بھی یہی راز ہے کہ وہ بھی معصوم اور مطہر ہیں۔ کبھی گناہ کا حکم نہیں دیں گے پس معلوم ہوا کہ جس سے گناہ کے حکم کا امکان ہے اس کی اطاعت واجب نہیں ہوسکتی۔ اور یہی کتب اہل السنّت والجماعت میں لکھا ہے۔ چنانچہ حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اسی کی موید ہیں۔

قال رسول الله انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب الله عزوجل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی ولن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض۔ (ترمذی ۶۳۶، مشکوٰۃ ۵۶۸)۔ کہ حضورؐ نے فرمایا تحقیق میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑتا ہوں اگر تم نے اس کی اطاعت کی تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ ایک ان میں سے بڑی ہے دوسری سے کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے۔ اور میری عترت اور میرے اہل بیت علیہم السلام۔

وفی روایة صحیحته انی تارک فیکم لن تضلوا ان اتبعتمو هما وهما کتاب الله واهل بیت عترتی زاد الطبرانی انی سالت ذالک لهما فلا تقدموا هما فتهلکوا او لا تقصروا عنهما فتهلکوا اولا اذلولم یکن معصوماً عن الخطاء اعلم منکم۔ (صواعق محرقہ ۸۹) کہ روایت صحیح میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان دو امر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے ان کی تابعداری کی تو ہرگز ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ دونوں اللہ کی کتاب اور میری عترت اور اہل بیت ہیں اور طبرانی

کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے یہ ان کیلئے مانگ کرلیا ہے پس تم ان سے آگے نہ بڑھنا ہلاک ہو جاؤ گے، اور ان سے کوتاہی نہ کرنا تمہاری ہلاکت کا موجب ہوگی۔ اور ان کو علم نہ سکھلانا وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور علامہ ابن حجر نے ان حدیثوں کو لکھنے کے بعد اسی ۸۹ پر صاف فرمایا ہے۔

والحاصل ان البحث وقع علیٰ التمسک بالکتاب وبالسنته وبالعلماء بهما من اهل البیت ویستفاد من مجموعه ذالک بقاء الامور الثلاثة الیٰ قیام الساعة۔ کہ حاصل ان تمام حدثیوں کا یہ ہے کہ کتاب وسُنت اور اہل بیت میں سے علماء کے ساتھ تمسک کرنے پر تاکید کی گئی ہے۔ لیجئے یہ ہے اصلی اولی الامر جن کی اطاعت کا خدا اور رسول کے حکم میں معلوم ہوتا ہے کہ جب امام صاحب لکھنے بیٹھتے ہیں تو لوازمات مضمون قلت علم یا ضعف دماغ کی وجہ سے عقل الذھن نہیں رکھتے ورنہ اتنا تو بچے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ غیر معصوم کی اطاعت کیا، اور اگر اہل بیت معاذ اللہ غیر معصوم ہوتے تو ان کی اطاعت کا حکم کیوں دیا جاتا اور ان کو قرینِ قرآن کیوں فرمایا جاتا۔

﴿عصمت اہلبیت﴾

حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور عدم افتراق علیؑ اور قرآن اور معیت بالحق اور آیۂ تطہیر اور صلوٰۃ بر آل محمدؐ سے ظاہر ہے اور اولی الامر کی تفسیر میں آئمہ اہلبیت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آئمہ معصومین مراد ہیں۔ مگر ہمارے برادران اسلام کا اس مفہوم میں کسی معنی پر بھی اتفاق نہیں۔ بعض نے امراءِ لشکر مراد لئے ہیں۔ اکثر سلاطین، بادشاہوں اور حکام کی طرف گئے اور بعض نے اہل فتویٰ مراد لئے۔ اور فخر الدین تفسیر کبیر میں اولی الامر کی عصمت کا معترف ہونیکے بعد ارباب

حل و عقد کی طرف گیا، سچ ہے:۔

شدید پریشان خواب اواز کثرت تعبیر ھا

فان تنازعتم فی شی

پس اگر تم کسی چیز میں تنازعہ کرو۔ چونکہ شیئی مطلق ہے۔ لہذا جس شئے میں بھی تنازعہ اور اختلاف امر خلافت میں ہوا۔ لہذا اس کا فیصلہ صرف قرآن اور حدیث سے ہی کرایا جائے۔ اجماع شوریٰ اس میں فیصل نہیں ہوسکتا پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہم نے لوٹایا تو شاھد منہ کی آیت نظر آئی۔ کہ حضرت کا شاہد آپ کا جز ہی آپ کا تالی اور بلا فصل خلیفہ ہوگا۔ اور جب حدیث کی طرف نظر کی تو حدیث من کنت مولیٰ نظر آئی۔ پس حکومتِ شوریٰ کی ضرورت ہی نہ رہی۔

کیا آئمہ طاہرین انبیاء کرام کی طرح معصوم ہیں؟؟

حضرات اب ہم اہل حدیث اور اہل السنت کی مستند تفسیروں سے چند حوالے فضائل شیعہ خیر البریہ کے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ جن کو حق سے پھرے کہا جارہا ہے قرآن وحدیث میں ان کی اصل کیا ہے۔

عن جابر بن عبداللہ قال کنا عندالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی

نفسی بیدہ ان ھذا وشیعتہ ھم الفائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین آمنوا الآیۃ فکان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذاقبل قالو اقد جاء خیر البریۃ۔ حضرت جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی علیہ اسلام تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تحقیق یہ علی اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ [redacted] اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ط ہ ۔ اس دن سے جب کبھی حضرت علیؑ آتے تو صحابہ کرام ان کو خیر البریہ کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ کہ خیر البریہ آیا۔ خیر البریہ یعنی تمام مخلوق سے بہتر اور افضل۔ اس حدیث سے حضرت کی افضلیت اور شیعہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ قرآن کا مذہب اور رسول اللہ کے فرمان کا مذہب ہے۔

قولہ:۔ مگر باوجود مذہب شیعہ کی بنیاد جن عقائد پر ہے ان میں دو عقیدے بڑے اہم ہیں۔

۱۔ جس طرح نبی معصوم اور واجب الاطاعت ہوتے ہیں اسی طرح شیعوں کے امام بھی معصوم ہیں اور نجات کے لئے ان کی اطاعت ضروری ہے۔

الجواب

بیشک شیعہ کا عقیدہ ہے کہ انبیاء اور آئمہ طاہرین معصوم ہیں اور واجب الاطاعت ہوتے ہیں۔ اور ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ جناب رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد مخلوقات پر حجت خدا حضرات آئمہ اثنا عشر ہیں۔ ان میں سے اول حضرت امیر المومنین علیہ السلام پھر حضرت امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر امام زین العابدینؑ پھر امام محمد باقرؑ پھر امام جعفر صادقؑ پھر امام موسیٰ کاظمؑ پھر امام علی رضاؑ پھر امام محمد تقیؑ پھر امام علی نقیؑ پھر امام حسن عسکریؑ پھر حضرت حجت علیہم السلام خلیفہ ہوئے (بارہویں

امام) حکم خدا سے قیام کرنے والے امام زمانہ زمین پر خلیفۃ اللہ شہروں میں موجود نظروں سے غائب ہیں خدا کی رحمت اور دُرودان حضرات پر نازل ہو۔ان بزرگون کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ حضرت صاحبان امر ہیں جن کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے۔اور یہ حضرت تمام آدمیوں پر گواہ اور علم الٰہی کے ابواب اور اس کی طرف پہنچنے کے لئے راہ اور دلیل ہیں اور اس کے علم کے مخزن ہیں اور اس کی وحی کے ترجمان ہیں جن سے خدا نے پلیدی کو دور رکھا، اور جتنا چاہئے تھا اُتنے درجے کا ان کو پاکیزہ بنایا۔ان کے پاس معجزے اور دلیلیں تھیں۔یہ حضرات تمام اہل زمین کے واسطے امان ہیں جس طرح کے ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور ان بزرگوں کی مثال اس اُمت میں کشتی نوح کی مانند ہے اور یہ سب خدا کے بزرگ بندے ہیں جو کسی بات میں اس پر سبقت نہیں لے گئے اور اسی کے حکم کے مطابق عمل کرتے رہے اور ہم ان حضرات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی محبت ایمان ہے اور عداوت ان سے کُفر ہے۔ان کا حکم خدا کا فرمان ہے۔ان کی ممانعت خدا کی ممانعت ہے۔ان کی پیروی خدا کی اطاعت ہے۔ان کی نافرمانی خدا کی معصیت ہے۔ان کا دوست خدا کا دلی ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔اور یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے کہ زمین خالی نہیں رہ سکتی ایسے شخص سے جو بندگان خدا پر اس کی حجت ہو خواہ وہ ظاہر و مشہور ہو یا مخفی اور پوشیدہ ہو۔

اور یہ بھی ہمارا عقیدہ ہے کہ زمین پر خدا کی حجت اور بندوں پر اس کا خلیفہ اس زمانہ میں حضرت قائم منتظر محمدؑ بن الحسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔اور یہ وہی جناب ہیں جن کے نام و نسب کی حضور نبیؐ نے خبر دی تھی اور آپ ہی زمین کو عدل اور داد سے اس طرح بھر دیں گے کہ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔اور آپ ہی کے ذریعہ سے اللہ اپنے دین کو ظاہر کر کے تمام دینوں پر اس کو غالب کر دے گا۔اگرچہ مشرک اس سے کراہت کریں گے اور اللہ آنحضرتؑ کے ہاتھوں پر زمین کو مشرق سے مغرب تک فتح کر دے گا یہاں تک کہ زمین پر کوئی جگہ باقی نہ

رہے گی۔ مگر یہ کہ اس جگہ سے آوازِ اذان آئیگی اور ساری دُنیا میں بس خدا ہی کا دین ہوگا۔

اور یہ جناب وہی مہدی ہیں جن کی خبر رسُول اللہ نے دی ہے اور جب یہ جناب ظاہر ہوں گے تو اُس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور آنحضرت کے پیچھے نماز پڑھنے والا ایسا ہوگا کہ اس نے رسُول اللہ کے پیچھے نماز پڑھی ہو۔ کیونکہ وہ حضرت جناب رسُول خدا کے خلیفہ ہیں۔ اور ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان جناب کے سوا کوئی شخص قائم نہیں ہوسکتا اگر چہ وہ جناب طولانی مدت تک غائب رہیں اور آئمہ اہل بیت نے ان حضرت کے نام ونسب کو بتلا دیا ہے اور خلافت آنحضرت پر نص فرمادی اور ان کے ظہور کی بشارت دی ہے۔ خدا کا درود ان پر نازل ہو (اور اُن کی خوشیوں میں جلدی ہو) جو مثلِ خضرؑ والیاسؑ واصحاب کہف گناہ گار نظروں سے دور ہے مگر نیکوں کار دلوں میں موجود ہیں اور باوقت ضرورت ملاقات بھی فرماتے ہیں اور اپنے نور اقدس سے مومنین کے قلوب کو اپنی محبت کے نور سے منور فرمارہے ہیں۔

﴿عصمت کے متعلق عقیدہ﴾

شیخ ابو جعفر نے فرمایا ہمارا اعتقاد نبیوں اور وصیوں اور فرشتوں کے بارے میں یہ ہے کہ یہ سب معصوم ہیں۔ ہر قسم کی نجاست سے پاک ہیں۔ انہوں نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ نہ صغیرہ کے یہ حضرات مرتکب ہوئے اور نہ ہی کبیرہ ان سے سرزد ہوا۔ یہ حضرات حکم الٰہی کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے موافق اس کے عمل کرتے ہیں اور جو شخص ان کی عصمت کا کسی حال میں کچھ بھی انکار کرے تو ان سب کے رُتبہ سے جاہل ہے اور جو شخص ان سے جاہل ہو وہ کافر ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ان حضرات کے بارے میں یہ ہے کہ یہ سب معصوم ابتداء سے آخر تک کمال اور تمامیت صفات اور علم سے موصوف ہیں۔ کسی حال میں یہ حضرات کچھ بھی نقصان اور جہالت سے متصف نہیں ہوسکتے۔ (ہدیہ

جعفریہ اعتقادیہ شیخ صدوق مطبع اثناء عشری دہلی صفحہ ۸۴ تا ۸۷)۔ حضرات! یہ ان سادہ لوح خالی الذہن بے مطالعہ کنوئیں کے مینڈک مولویوں کی قرآن اور حدیث و تاریخ سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے ورنہ مذہب شیعہ خیر البریہ وہی صراط مستقیم، سبیل اقوم، عروۃ الوثقیٰ، حبل اللہ المتین ہے جس کی بنیاد قرآن وحدیث کے مطابق ملت ابراہیم مجدد صراط مجدد صراط مستقیم پر ہے۔ اس کے اصول وفروغ ثابت از قرآن وحدیث ہیں۔ دیکھو **من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفه** کہ بے احمقوں کے سوا ملت ابراہیم سے کون منہ پھیرتا ہے۔ مذہب شیعہ کی بنیاد امام، آل اور شیعہ پر ہے اور یہ تینوں لفظ شیعہ کے ثابت از ابراہیم بقرآن کریم ہیں۔

﴿لفظ امام﴾

۲:۱۲۴ وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ o

جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنا دونگا، عرض کرنے لگے میری اولاد کو فرمایا میرا وعدہ ظالموں سے نہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کی امامت کا مدار استحقاق بالفضائل اور انی جاعلک للناس امام کی نص پر ہے اور من ذریتی سے اختصاص امامت باولاد حضرت ابراہیم اور "لا ینال عھدی الظالمین" سے امامت کیلئے عصمت کی شرط ثابت اور یہی شیعہ کے اصول ہیں۔ مذہب شیعہ امامت کی وجہ سے امامیہ ہے۔ استحقاق بالفضائل کی وجہ سے افضل کو چھوڑ کر مفضول کی امامت کا قائل اور مجوز

نہیں۔آلِ ابراہیمؑ کے بعد آل محمدؐ کی امامت کا قائل ہے۔اور غیر معصوم کی امامت کو نہیں مانتا جس کی نفی لاینال عهدی الظالمین سے ثابت ہورہی ہے۔یہی مذہب شیعہ ہے یہاں پر امام سے مراد نبی لینا خلافِ معقول و منقول ہے۔کیونکہ اعلان امامت سے پہلے ابراہیمؑ نبی تھے۔یہ امامت کا محل ثانی ہے۔نبوت حضور پرنور سرکار دوعالم نورِ مجسم پر ختم ہے۔امامت باقی ہے جس کا پہلا امام **خلیفۃ الرسول، زوجِ بتولؑ، شاهد نبوت، مالک ولایت، پیکر شجاعت، عالم راز خفی و جلی مولانا علیؑ ولی هے کرم الله وجهه واید الله یده اطهر الله محاسنه وعزاسمه، علیه السلام۔**

علیؑ امام من است و منم غلامِ علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

بقول شاہ شمس علیہ الرحمۃ:۔

سرِ خدا است راز من
عشق علیؑ نماز من

اقول فی مدحہؑ:۔

علیؑ زورِ خدائے لم یزل ہے — علیؑ شاہِ ولایت بے بدل ہے
علیؑ نے جنگِ خندق میں مدد کی — خدا کے دین کی اس کے نبیؐ کی
علیؑ مظہر عجائب کا غرائب کا — علیؑ مشکل کشا دافع مصائب کا
علیؑ قاتل ہے مرحب اور عنتر کا
علیؑ فاتح بدر کا اور خیبر کا

۳۳۔ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ ۳۴۔ ذُرِّیَّۃًۢ بَعۡضُہَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۚ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لوگوں میں سے آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو، ابراہیم علیہا السلام کے خاندان اور عمران کے خاندان کو منتخب فرمایا کہ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی نسل سے ہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے۔ پ ۳۔ س۔ آلِ عمران۔ شیعہ آلِ محمد کو اس معنی سے آل سمجھتے ہیں جس معنی میں آل ابراہیم اور آل عمران آئی ہے اللّٰھم صلی علیٰ محمدٍ و علی آل محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اگر آلِ عمران میں حضرت مریم اور ان کا بیٹا حضرت عیسیٰ داخل ہیں تو آل محمدؐ میں حضرت فاطمہ اور ان کے بیٹے داخل ہیں۔ اگر آل ابراہیم میں اسماعیل اور اسحاق داخل ہیں تو آلِ محمدؐ میں حسنینؑ داخل ہیں کما قال رسول اللہ۔

سوال:۔ گزشتہ صدیوں میں کئی رنگ بدلے۔

الجواب:۔ بفضلہٖ تعالیٰ مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ وہی ہے جو حضرت نُوح علیہ السلام سے شروع ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس کی تجدید کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے لئے صاحب کتاب ہو کر آئے۔ اللہ تعالےٰ نے تورات میں اس کی وضاحت فرمائی۔ ۱۵۔ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ کہ ہم نے تمہاری طرف رسُول بھیجا تم پر گواہ کر کے۔ جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف اس کو بھیجا تھا۔ (سُورہ مزمل) معلوم ہوا حضور مثیل موسیٰ ہیں اور اسی سبب سے قرآن مجید میں ہزار بار حضرت مُوسیٰ کے قصہ کو دُہرایا گیا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے اندر زندگی بسر کی یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا تھا۔ جس طرح حضرت موسیٰ نے فرعون اور اس کے اہل دربار کو ہر طرح سمجھایا مگر وہ نہ ایمان لائے اور بالآخر حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے ہجرت کرنا پڑی۔ جس طرح ہجرت کے دوران حضرت موسیٰ کے اصحاب فرعون کا تعاقب دیکھ کر گھبرا

گئے۔ ق۔۶۱ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ٥ ق۔۶۲
قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ٥ (پ۱۹، الشعراء)۔

پھر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو حضرت موسیٰؑ کے اصحاب ہمراہی اور ساتھی گھبرا کر کہنے لگے اے موسیٰؑ ہم تو پکڑے گئے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا ہرگز نہیں کیونکہ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ مجھے دریا سے پار جانے کا راستہ دکھلائے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے حسب حکم رب العزت دریا میں عصا مارا، دریا پھٹ گیا، دروازے ہو گئے اور اصحاب موسیٰؑ پار چلے گئے۔ گھبراہٹ بوجہ عدم عرفان اور عدم اطمینان تھی۔ اس طرح حضور سرکار دو عالمﷺ کو بھی ہجرت کا واقعہ پیش آیا اور کفار نے آپ کا تعاقب کیا اور آپ کا ساتھی بتقاضائے بشریت مضطرب ہوا اور گھبرا گیا اور رونے لگا۔ اس کے اضطراب اور گھبراہٹ کو دیکھ کر حضورؐ نے فرمایا "لاتحزن ان اللہ معنا۔" پ۱۰۔س توبہ"۔ کہ کچھ غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

خلیفة الله فی کتاب الله

سبیلِ سکینہؑ حیدرآباد لطیف آباد

امامت الٰہیہ فی القرآن

سورة فاتحه

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

ترجمه

کل عالموں کی پرورش کرنے والے خدا کے لئے ہر قسم کی تعریف خاص ہے۔ جو رحمٰن (و) رحیم ہے۔ (اور) فیصلے کے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ خاص راہ خدا پر ہم کو ثابت قدم رکھیو۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کی جن پر غضب نازل کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کی۔

یونس بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ ابا عبداللہ علیہ السلام سے اس قول خدا (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ) کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ابا عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اس کا ظاہر سورہ حمد ہے اور اس کا باطن (شکر نعمت الٰہیہ) میرے فرزند ہیں جن کا ساتواں مہدی

آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔

☆ تفسیر عیاشی (ج2ص250ح39)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص551ب32ف28ح567)

☆ تفسیر البرہان (ج2ص354ح8)

☆ بحار الانوار (ج24ص117ب39ح6)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج3ص27ح101)، المحجہ (ص113)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کوکب دری (ص338)

☆ منقبت (ص22)

☆ کتاب الفتن (صفحہ 241)

☆☆☆☆☆

فاتحہ (4)

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

☆ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (مدثر 46)

☆ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (معارج 26)

☆ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ (ذاریات 12)

☆ هَذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ (واقعہ 56)

☆ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ (انفطار 17)

☆ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ (انفطار 18)

ترجمہ

(۱) اے روز جزا کے مالک

(۲) ہم نے روز جزا کو جھٹلایا

(۳) اور جو لوگ جزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔

(۴) پوچھتے ہیں فیصلہ کا دن کب آئے گا

(۵) جزا و سزا کے دن یہ ان کی مہمانی ہوگی

(۶) اور تم کو کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

(۷) پھر تم کو کیا معلوم ہے کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

☆ تفسیر البرہان (ج8ص161)

☆ روضہ کافی (ص287ح432)

☆ تاویل الآیات (ج2ص736)

☆ بحار الانوار (ج24ص325)

☆ القطرۃ من بحار مناقب النبیؐ والعترۃ (ج2ص252)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداؤد: کتاب المہدی، حدیث نمبر 282

☆ سنن ترمذی: ابواب الفتن من باب ماجاء فی المہدی جلد 6 صفحہ 487/484 حدیث نمبر 2231

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر (ص 37,38)

☆ صحیح ابوداؤد حدیث نمبر 4281/4279

☆ سنن ابوداؤد: کتاب المہدی حدیث نمبر 4282

☆ سنن ترمذی ابواب الفتن میں باب ماجاء فی المہدی حدیث نمبر 2231 جلد 6 صفحہ 487/484

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ (اول) یوم دین سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور وخروج کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

فاتحہ (6-7)

اھدِنَــــا الصِّرَاطَ الْمُستَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنعَمتَ عَلَيهِمْ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ

ترجمہ

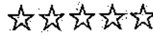
ہدایت کرتا رہ ہمیں سیدھے راستے کی، راستہ انکا جن پر تو نے انعام فرمایا نہ ان کا جن پر تو

غضبناک ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

☆ تفسیر البرہان (ج1 ص111)
☆ تفسیر قمی (ج1 ص41)
☆ تفسیر صافی (ج1 ص86)
☆ تفسیر نمونہ (ج1 ص75)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص21)
☆ شواہد التنزیل (ج1 ص 22)
☆ من لا یحضرہ الفقیہ (ج1 ص45)
☆ معانی الاخبار (ص32)
☆ مجمع البیان (ج1 ص32)
☆ ینابیع المودۃ (ص178)
☆ معانی الاخبار (ص36)
☆ تفسیر امام عسکری (ص7)
☆ الامام المہدی فی کتب اہل سنت
☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، صفحہ 198
☆ کتاب الفتن (ص236)
☆ (آثار القیامہ: ص322)

ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "ہم صراط مستقیم ہیں دنیا میں صراط سے مراد امام عصر علیہ السلام کی معرفت و اطاعت ہے۔ صراط مستقیم سے مراد امیر المومنین علیہ السلام کا راستہ اور

امام وقت (معصوم فرزند امیر المومنینؑ) کی معرفت ہے انعمت علیہم آئمہ اہلبیتؑ کے حق کے معترف اور مغضوب علیہم والضالین سے مراد ان کے حق معرفت کے غاصب ہیں۔



البقرہ (1-2)

(1) الم ۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

(2) وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (انعام 59)

(3) وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (ھود 6)

(4) طس تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ (نمل 1)

(5) قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ (نمل 40)

ترجمہ

(1) یہ وہ کتاب جس میں کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے

(2) کوئی تر اور خشک ایسا نہیں ہے جس کا ذکر کھلی کتاب میں نہ ہو۔

(3) اور وہی (خدا) اس کے رہنے کی جگہ اور (پیدائش سے پہلے کے) اس کے سپردگی کے مقام کو جانتا ہے کھلی کتاب میں ہر بات موجود ہے۔

(4) طس ۔ یہ قرآن مجید اور کھلی کتاب کی آیتیں ہیں۔

(5) اور اس شخص نے جس کے پاس علم کتاب کا ایک ادنیٰ جزو تھا یہ عرض کی کہ میں اسے لائے دیتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی پلک بھی جھپکے چنانچہ جب اس کو اپنے پاس رکھا دیکھا تو یہ فرمایا کہ

یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تا کہ مجھ کو آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا کفران نعمت۔ اور جو شکر کرے گا تو سوائے اس کے نہیں ہے کہ اپنی ذات کے لئے شکر کرے گا اور جو کفران نعمت کرے گا تو یقیناً میرا پروردگار بے پرواہ اور صاحب کرم ہے۔

☆ تفسیر قمی بحوالہ تفسیر عیاشی (ج1 ص44)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص31)
☆ تفسیر نمونہ (ج1 ص90)
☆ تفسیر البرہان (ج1 ص125)
☆ تفسیر عیاشی (ج1 ص44)
☆ معانی الاخبار (ص23 ج2)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ فوائد الاخبار، صفحہ 157
☆ الروض الانف، جلد 2 صفحہ 431
☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

ذٰلک الکتاب یعنی وہ کتاب سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور متقیان سے مراد (انکے زمانے) کے شیعہ ہیں۔ (یعنی آئمہ اطہار فی زمانہ)۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (3-1)

الم ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ

ترجمہ

الف لام میم یہ وہ کتاب ہے جس (کے منزل من اللہ اور سچے ہونے میں) کوئی شک شبہ نہیں ان خدا کا ڈر رکھنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

- ☆ کمال الدین (ج1 ص17)(ج2 ص340)
- ☆ کمال الدین وتمام، ینابیع المودۃ (ج2 باب76 ص388)
- ☆ اثبات الھداۃ (ج1 ص577 ب9 ف27 ح492)
- ☆ الغیبۃ (ج2 باب33 ص14 ح19)
- ☆ غایۃ المرام (ج4 ص119 ح6)
- ☆ المحجۃ (ص149)
- ☆ احقاق الحق (ج13 ص53)
- ☆ ینابیع المودۃ تفسیر برہان (ج1 ص33)(ج3 ص283,285 ح2)
- ☆ ملا محسن تفسیر صافی (ص21)
- ☆ معانی الاخبار (ص23 ح2)

کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ (ج3ص240ح19)

☆ البیان فی اخبار صاحب الزمان (ص336)

☆ الفصول المہمہ (ص273)

☆ تذکرۃ الخواص

☆ صواعق المحرقہ

☆ صحاح الاخبار

تفاسیر میں ہے کہ قرآن مجید میں کل مقطعات تیرہ ہیں ان میں سے مکرر حرفوں کو گرا دینے کے بعد جو حروف باقی رہ جاتے ہیں وہ یہ ہیں ص ر ا ط ع ل ی ح ق ن م س ک ہ ان کو ملا دینے سے یہ فقرہ بنتا ہے صراط علی حق نمسکہ یعنی علی کی راہ حق ہے ہم اسکو اختیار کریں گے اس میں ایک لطافت بھی ہے وہ یہ ہے کہ ان حروف کی تعداد چودہ ہے معصومین علیہم السلام کی تعداد بھی چودہ ہے اگر چہ علماء نے ان حروف میں اسرار خدا ہیں جنھیں اللہ رسولؐ اور راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں لا ریب یعنی اس میں کوئی شک نہیں اعتراض سوال ہے کہ کس کو شک نہیں اگر یہ کہا جائے کہ اس کے پڑھنے والوں کو شک نہیں تو غلط ہے کیونکہ خدا خود فرماتا ہے ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوابسورۃ من مثلہ (پ1 بقرہ23)۔اسی آیت سے کچھ آگے پھر یہ کس طرح صحیح ہوگا جواب یہ ہے کہ کتاب اللہ سے جن لوگوں کا خاص تعلق تھا ان کو کبھی اس میں شک ہوا ہی نہیں چنانچہ فرماتا ہے انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا (پ26 حجرت ع2) یہ وہی مومنین تھے جو قرآن کے حقیقی وارث تھے البتہ جو لوگ حقیقی وارث نہ تھے لیکن خواہ مخواہ زبردستی وارث بن بیٹھے وہ ہمیشہ شک میں پڑے رہے چنانچہ خدا فرماتا ہے

الذین اور ثوالکتاب من بعدھم لفی شک منہ مریب (پ 25 شوریٰ 2) یعنی جو لوگ ان کے بعد (خواہ مخواہ زبردستی) وارث بنائے گئے وہ قرآن کے متعلق ہمیشہ شک میں پڑے رہے۔

☆غیب: فن لغت کے امام عبدلملک بن محمد اسمٰعیل ثقالی سرالادب میں لکھتے ہیں کلما اغاب عن العیون کان محصلا فی الصدور فھوا غیب یعنی جو چیزیں آنکھوں سے پوشیدہ اور دلوں میں موجود ہوں وہ غیب کہلاتی ہیں۔

مثلاً وجود باری تعالیٰ، بہشت، دوزخ، قیامت کے دن جی اٹھنا۔ حساب وکتاب وغیرہ وغیرہ نیز مسئلہ رجعت اور قیام، قائم علیہ السلام یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہویں خلیفہ حضرت مہدی آخرالزمان علیہ السلام چنانچہ بسند معتبر ابوالبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ کتاب خدا کا بیان ہے ہمارے شیعوں کے لئے جو غیب (امام غائب) پر ایمان رکھتے ہیں نیز یحییٰ بن ابی القاسم لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب سے کیا مقصود ہے تو فرمایا متقی حضرت علی علیہ السلام کے شیعہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (37)

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

ترجمہ

پس آدمؑ نے اپنے پروردگار سے کلمے سیکھے (ان کی برکت سے) اللہ تعالی نے آدم (کے اس بے محل فعل) سے درگذر کیا بیشک وہ بڑا درگزر کرنے ولا مہربان ہے۔

☆ کمال الدین وتمام النعمۃ (ج2ص358ب33ح57)

☆ معانی الاخبار (ص126ح1)

☆ مناقب ابن شہر آشوب (ج1ص283)

☆ مجمع البیان (ج1ص200)

☆ ارشاد القلوب (ص421)

☆ تاویل الآیات (ج1ص77ح57)

☆ تفسیر الصافی (ج1ص138)

☆ اثبات الھداۃ (ج1ص645ب9ف53ح783)

☆ غایۃ المرام (ج1ص261ح31)

☆ تفسیر البرہان (ج1ص147ح1)

☆ بحار الانوار (ج11ص177ب3ح24)

☆ منتخب الاثر (ص77ف1ب6ح33)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1ص120ح338)

☆ ینابیع المودۃ (ج1ص290ب24ح6)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ درمنثور سیوطی (جلد1 صفحہ6)

☆ بخاری شریف (ج 2 ص 96)

احتجاج طبرسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام نے دعاؑ کی "اے اللہ تجھے محمد و آل محمد علیہم السلام کے حق کا واسطہ میری مغفرت فرما" تو اللہ نے آدمؑ کی خطا معاف فرمائی اور توبہ قبول کی اور اُن ہی کے وسیلہ سے تمام انبیاء کرام کو مصاحب و آلام سے چھٹکارا ملا تھا۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (60)

فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

ترجمہ

پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 1 ص 84)

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ

☆ کتاب غایۃ المرام

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی المنتظر (ص 37)

امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مکہ سے خروج کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا کوئی بھی طعام یا مشروب ساتھ نہ لے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پاس موسیٰ بن عمران کا پتھر ہوگا۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (114)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُولَـٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ترجمہ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا کی مسجدوں میں خدا کے نام کا ذکر کیے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی میں ساعی ہو۔ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب۔

☆ کشف البیان (ج1ص261)
☆ الدر المنثور (ج1ص108)
☆ تفسیر الطبری (ج1ص399)
☆ برہان المتقی (ص156ب8ح3)
☆ فتح القدیر (ج1ص132)
☆ التبیان (ج1ص420)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر
☆ صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث نمبر 247

اسباط سدی سے نقل کرتا ہے کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ سے مراد یہ ہے کہ قبل قیامت اور حکومت مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دوران ہی قبلہ اول بیت المقدس اسلام کے پاس واپس آجائے گا (دوبارہ وہاں نماز ہوگی) اور یہود اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ان کو رسوا کر دیں لیکن تہہ تیغ نہیں کریں گے۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (115)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ

اور اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں مشرق اور مغرب پس جس طرف تم منہ پھرو گے وہیں خدا کا سامنا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا بڑا ہی جاننے والا ہے۔

☆ الاحتجاج (ج1ص240)،
☆ بحار الانوار (جلد93ص118ب129)،
☆ تفسیر نور الثقلین (ج1ص118ح324)،

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر 125

امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت منقول ہے وہ انسان جس پر ملائکہ تمام امور مثلاً ولادت، رزق، موت حیات (حرکات وسکنات) آسمان وزمین کی غیبت کی خبریں اللہ عزوجل اور انبیاء کرام ومرسلین کے مخصوص معجزات لے کر نازل ہوتے ہیں وہ اللہ سبحانہ کی تجلی نور ہم ہیں اور وہ معبود از خود فرماتا ہے "تم جس طرف منہ کروگے خدا کو وہیں پاؤ گے" وہ ہی خدا کا ذخیرہ ہیں یعنی مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف اس دور کے آخر میں آئیں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (124)

وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ

ترجمہ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ ابراہیم کے رب نے اس کا امتحان لیا چند کلمات سے تو اس نے انھیں پورا کر دیا تو خدا نے فرمایا کہ تمھیں سب انسانوں کا امام بنانیوالا ہوں ابراہیم نے کہا کہ میری اولاد میں سے بھی امام بنائیو خدا نے فرمایا میرا عہد ظالموں کے لئے نہیں ہوا کرتا۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 76)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن، صفحہ 241,242

تفسیر

کتاب الخصال میں مفضل بن عمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کو جو کلمات جبرائیل امینؑ نے تعلیم دیئے وہ یہ تھے اے میرے رب تجھے محمدؐ کا واسطہ، علیؑ کا واسطہ، فاطمہؑ کا واسطہ، حسنؑ کا واسطہ اور حسینؑ کا واسطہ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے ان کلمات کے واسطے سے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی سائل نے دریافت کیا یا ابن رسول اللہؐ اللہ عزوجل کا قول "فاتمھن" سے کیا مراد ہے امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں جو بارویں امام علیہ السلام ہیں جو امام حسین علیہ السلام کے نویں بیٹے ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (133)

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

ترجمہ

کیا تم اس وقت موجود تھے جبکہ یعقوب پر موت آئی جبکہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ انھوں نے کہا کہ ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

☆ تفسیر البرہان (ج1ص156ح1)

☆ اثبات الھداۃ (جلد3ص548ب32ف28ح544)،

☆ تفسیر الصافی (جلد1ص192)،

☆ المیزان (ج1ص309)،

☆ تفسیر عیاشی (ج1ص61ح102)،

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن (صفحہ241)

جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو امامؑ نے فرمایا یہ آیت حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر صادق آتی ہے۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (148)

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ

جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کر دے گا بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

☆ تفسیر العیاشی، (ج1، ص45)

☆ الغیبۃ، محمد بن ابراھیم، (ص282)
☆ الغیبۃ، شیخ طوسی (ص477)
☆ مدینۃ المعاجز (ج7، ص409)
☆ کمال الدین وتمام النعمۃ (ج2، ص654)
☆ الزام الناصب (ج1 ص51) (ص75)
☆ غیبۃ النعمانی (ص327 ب20 ح4)
☆ منتخب الصادقین (ج1 ص413)
☆ اثبات الھداۃ (ج2 ص546 ب32 ف27 ح536)
☆ المحجۃ (ص19)، حلیۃ الابرار (ج5 ص309 ب34 ح1)
☆ تفسیر البرھان (ج1 ص162 ح1)
☆ بحار الانوار (ج52 ص368 ب26 ح154)
☆ نوادر الاخبار (ص269)
☆ الخرائج والجرائح (ج3 ص1156)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر
☆ سنن ابوداؤد، کتاب المہدی، حدیث نمبر 2486

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب

کے لیے نازل ہوئی جوجمع کیے جائیں گے صادق العلوم علیہ السلام سے منقول ہے اس آیت سے مراد اصحاب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں۔اسی کتاب میں ایک اور جگہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا اس آیت کے مصداق اصحاب مہدی آلِ محمد علیہ السلام ہیں جن کی تعداد ۳۱۳ ہوگی وہ ہی امت معدودہ ہیں اللہ عزوجل ایک پل میں انہیں ان کے امام کے حضور پہنچا دے گا جبکہ وہ اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے اور رکن ومقام کے درمیان امام کے روبرو حاضر ہو جائیں گے یہ ہی خبر رسول خداؐ اور میرے اجداد معصومین علیہم السلام نے بیان فرمائی ہے۔

☆☆☆☆☆

البقرۃ(155-156)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّـا إِلَيْهِ رَاجِعونَ

ترجمہ

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کرینگے تو صبر کرنے والوں کو بشارت دے دو

☆ بحارالانوار(ج52ص229ب25ح94)

☆ تفسیر عیاشی(ج1ص68ح125)

☆ غیبۃ نعمانی(ص260ب14ح7)

☆ اثبات الھداۃ(ج3ص734ب34ف9ح94)

☆ حلیۃ الابرار(ج5ص287ب29ح5)

☆ الحجۃ(ص48)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص142 ح446)

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج2 ص649 ب57 ح3)

☆ الارشاد (ص361)

☆ الخرائج والجرائح (ج3 ص1153 ب20 ح60)

☆ تفسیر الصافی (ج1 ص153)

☆ تفسیر البرہان (ج1 ص167 ح1)

☆ منتخب الاثر (ص440 ف6 ب3 ح4)

علی بن احمد نے عبداللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن حفص سے، انھوں نے عمرو بن شعر سے، انھوں نے جابر الجعفی سے روایت بیان کی ہے اور جابر الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اے جابر! یہ آیت خاص بھی ہے اور عام بھی۔ خاص تو یہ ہے کہ اہل کوفہ بھوک میں مبتلا ہوں گے اور اس کو آل محمدؐ کے دشمنوں کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور عام یہ کہ بھوک اور خوف میں اہل شام ایسے مبتلاء ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی مبتلا نہیں ہوئے ہوں گے اور قبل ظہور قائم عجل اللہ فرجہ الشریف بھوک میں مبتلا ہوں گے اور بعد ظہور قائم علیہ السلام خوف میں مبتلا ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (157)

أُولَـٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

ترجمہ

یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے صلوۃ اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

☆ بحارالانوار (ج36 ص217 ب40 ح19)،

☆ اثبات الھداۃ (ج1 ص709 ب9 ف18 ح149)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

عتیق بن یعقوب، عبداللہ بن ربیعہ سے نقل کرتے ہیں کے فرمایا: ایک طولانی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیھم السلام کی فضیلت میں ہے: پھر امام منتظر ہے کے اس کا نام پیغمبرؐ کا نام ہے جو عدل پر حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اللہ عزوجل اسکی وساطت سے شک وتردد اور اندھیرے کو ختم کردے گا یہاں تک کے بھیڑیا اور گوسفند انکی حکومت میں سکون سے زندگی بسر کریں گے آسمانی پرندے اور دریائی مچھلیاں اس سے راضی ہیں وہ عجیب بندہ ہے کہ ایسی کرامت الٰہی کا آئینہ ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو اسکی اطاعت کرے اور حیف اس پر جو اسکی نافرمانی کرے خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس کے حکم سے قتال کرتا ہے یا مارا جاتا ہے یہ وہی ہیں جن پر خدا کی رحمت اور درود ہے یہی ہدایت یافتہ اور رستگار ہیں اور یہی کامیاب ہیں۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (210)

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

ترجمہ

کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کے سایہ میں ان کے پاس آئے اور فرشتے آئیں اور سب معاملہ کا فیصلہ ہو جائے۔ حالانکہ کل امور کی بازگشت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 1 ص 206 ح 772)

☆ الزام الناصب (ج 2 ص 179)

☆ تفسیر عیاشی (ج 1 ص 103 ح 301)

☆ تفسیر الصافی (ج 1 ص 243)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 208-209 ح 7)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

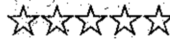
☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت مرقوم ہے میں وہ ہوں جو دو مرتبہ مارا جائے گا اور دو مرتبہ زندہ کیا جائے گا اور میرے لیے بازگشت کے بعد بازگشت ہے اور میرے لیے رجعت کے بعد رجعت ہے اور آئمہ طاہرینؑ کی رجعت جاری رہے گی مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف تک ہر مومن کے لیے ایک موت ہے پہلی دفعہ مارا گیا تو یہ ایک موت ہے اور ابلیس اپنے تمام چیلوں کے ساتھ جمع ہو گا اور فرات کے قریب روحا کے مقام پر مارا جائے گا مومنین الٹے پیر پلٹ آئیں گے حتیٰ کہ بعض لوگ فرات

میں گر جائیں گے اور روایت میں ہے یہ تیس آدمی ہونگے اور اس کے بعد اسی کی تاویل اس آیت ربانی

میں ہے (ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظُلَلٍ من الغمام والملئکۃ

وقُضِیَ الامر والی اللہ ترجع الامور)



البقرہ (222)

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

ترجمہ

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

☆ دار السلام در احوال حضرت مھدیؑ (ص 557)

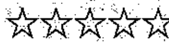
☆ الزام الناصب (ج 2 ص 130)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا آخری زمانے میں ایک مرد جو ذریت آل محمدؐ سے ہوگا زمین

کے مشرق سے ظاہر ہوگا اور اسکی خوشبو مشک کی طرح مغرب تک پھیل جائے گی مھدی آل محمد عجل اللہ

فرجہ الشریف کوفہ میں داخل ہونگے اور اپنے اجداد کے خون کا انتقام لیں گے ان ہی کے لیے اور ان کے

اجداد کے لیے خداوند متعال نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔



البقرہ (245)

مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ

تُرْجَعُونَ

ترجمہ

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تا کہ اللہ اسے بڑھا چڑھا کر کئی گنا اسے واپس کرے۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1ص478)

☆ ثواب الاعمال (ص927)

☆ تفسیر صافی (ص515)

☆ تفسیر البرہان (ج ص515)

☆ تفسیر العیاشی (ج ص151)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم، حدیث نمبر 7317

کتب اربعہ میں من لا یحضر الفقیہ میں مرقوم ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد امام زمانہؑ کی مالی مدد کرنا ہے اور ایک درہم جسے کوئی شخص امام وقت کی خدمت میں پیش کرے تو اللہ سبحانہ اس ایک درہم کو جنت میں کوہ احد جتنا بنا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

البقرہ (257)

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ترجمہ

اللہ تعالی سرپرست ہے اُن لوگوں کا جو ایمان لا چکے وہ انھیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور جو لوگ کافر ہو گئے ان کے سرپرست طاغوت ہیں وہ انھیں نور سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے آتے ہیں وہی تو (جہنم کی) آگ کے ساتھی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص515)

☆ تفسیر البرہان (ج1 ص536)

☆ الزام الناصب (ج1 ص29)

☆ تفسیر الکافی (ج1 ص307)

☆ تفسیر العیاشی (ج1 ص158)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر: ص72

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی ظالم امام کی ولایت کا عقیدہ رکھے تو اس کا کوئی دین نہیں اور اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو خدا کے مقرر کردہ امام کی امامت کا عقیدہ رکھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے کہا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کا کوئی دین نہیں اور ان پر کوئی ملامت نہیں ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، ان کا کوئی دین نہیں اور ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہیں سنا:

اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

"اللہ اہل ایمان کا سرپرست ہے وہ انھیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے"

مقصد یہ ہے کہ اللہ اہل ایمان کو گناہوں کی تاریکیوں سے نکال کر توبہ اور مغفرت کی روشنی میں لے جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کے مقرر کردہ امام عادل کی امامت پر عقیدہ رکھتے ہیں۔



البقرہ(261)

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کے مال کو چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ غالب حکمت والا ہے

☆ اثبات الھداۃ(ج3ص548ب32ح550)

☆ تفسیر الثقلین(ج1ص282ح1106)

☆ تفسیر برہان(ج1ص253ح6)

☆ تفسیر الکافی(ج1ص167)

☆ تفسیر عیاشی(ج1ص147ح470)

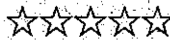
اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ علامت یوم القیمۃ، صفحہ 32

☆ بتحقیق الاستاذ عبداللطیف عاشور

فضل بن محمد جعفی کہتے ہیں: امام صادق علیہ السلام سے خدا اس قول، اس دانہ کے مثل ہے جو سات خوشہ رکھتا ہے، کے بارے میں سوال کیا: حضرت نے فرمایا: حبہ سے مراد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں، اور سات خوشہ ان کے سات فرزند ہیں جن کا ساتواں قائمؑ ہے (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: کیا امام حسن علیہ السلام ان سات افراد میں شامل ہیں؟ حضرت نے فرمایا: امام حسن علیہ السلام خداوند تعالیٰ کی طرف سے امام و پیشوا ہیں جنکی اطاعت واجب ہے لیکن ان سات خوشوں میں شامل نہیں بلکہ انکا پہلے امام حسین علیہ السلام اور آخری قائمؑ ہیں۔ میں نے کہا: یہ جو خدا نے فرمایا: فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ سے کیا مراد ہے؟ حضرت نے فرمایا: یعنی ہر فرد سے سو افراد وجود میں آئیں گے اور وہ ان سات افراد کے علاوہ نہیں ہیں۔



البقرہ (269-270)

يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ

ترجمہ

وہ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی تو بیشک اُسے بہت زیادہ خیر و برکت دی گئی۔ حالانکہ سوائے عقلمندوں کے کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا اور جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا یا نذر مانی

اللہ اس کو جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

☆ بحار الانوار (ج27 ص126 ح116)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص557)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابن ماجہ، صفحہ 300

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے: وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (جسے حکمت ملی اسے خیر کثیر ملا) اور حکمت کے بنیادی نکتے دو ہیں: امام کی معرفت اور ان گناہوں سے پرہیز کرنا جن پر اللہ نے دوزخ کا وعدہ کیا ہے۔ تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت مجیدہ کے ضمن میں مرقوم ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اور ان کے بعد والے آئمہؑ کی معرفت خیر کثیر ہے۔

البقرہ (285)

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ

ترجمہ

ایمان لایا رسولؐ اس پر جو اسکے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا۔

☆ تفسیر البرہان (ج1 ص585)

☆ تفسیر صافی (ج1 ص313)

☆ احتجاج الطبرسی (ص660)

☆ بحار الانوار (ج 27 ص 200)

☆ الزام الناصب (ج ا ص 80)

☆ کمال دین (ج 1 ص 364)

☆ غایۃ المرام (ج 1 ص 42)

☆ کفایۃ الاثر (ص 152)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ فرائد السمطین (ج 2)

☆ مقتل الحسین علیہ السلام (ج 1 ص 95)

☆ اقرب الاموارد (ج 1)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ شب معراج اللہ سبحانہ نے فرمایا میں اس پر قادر ہوں کہ جن لوگوں پر ظلم کیا گیا اور جو کلمہ حق نافذ نہ ہوا ور قبل از قیامت ہوگا جس میں اسلام تمام ادیان غالب آئے گا اور شرق سے غرب تک کوئی دین نہ ہوگا سوائے دین اسلام کے اور دشمنان اسلام سے جزیہ لیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

آل عمران (37)

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتاً حَسَناً وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقاً قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَـذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللّهِ إنَّ اللّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ترجمہ

پھر اس کے پروردگار نے اسے اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کیا اور اسے خوبی کے ساتھ بڑھایا اور زکریا نے اس کی کفالت کی جب کبھی زکریا اس کے پاس محراب (عبادت) میں داخل ہوا اس کے پاس رزق پایا۔ دریافت کیا کہ اے مریم یہ تمھارے پاس کہاں سے آیا وہ بولی یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے بے شک اللہ تعالی جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا فرماتا ہے۔

☆ تفسیر العیاشی (ج 1 ص 171 ح 41)

☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 110 ح 16)

☆ تفسیر الصافی (ج 1 ص 332)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 282 ح 9)

☆ بحار الانوار (ج 14 ص 197 ب 16 ح 4)

☆ مراۃ العقول (ج 5 ص 347)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن، صفحہ 252

تفسیر عیاشی میں امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا گیا کہ آپ نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا امیر المومنین علیہ السلام کے لیے گھر کے کام جیسا کہ آٹا گوندھنا اور روٹی بنانا اور صفائی کرتی تھیں اور علی

بھی فاطمہؑ کے لیے باہر کے کام جیسا کہ گندم کی فراہمی کرتے تھے ایک دن علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کہنے لگے: کیا گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: خدا کی قسم تین دن ہو گئے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے بتایا کیوں نہیں؟" حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: "رسول اللہ نے مجھے منع فرمایا کے آپ سے کچھ طلب کروں اور فرمایا: اپنے چچا زاد سے کچھ درخواست نہ کرو، اگر کچھ لائے تو قبول کر لینا ورنہ کچھ بھی طلب مت کرنا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علی علیہ السلام گھر سے باہر گئے اور ایک شخص سے ایک دینار قرض لیا اور گھر کی طرف آئے تا کہ اپنے گھر کے لیے کچھ کھانا فراہم کریں راستے میں حضرت مقدادؓ مل گئے حضرتؑ نے ان سے سوال کیا اس وقت گھر سے باہر کیوں ہو مقدادؓ نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ کو ہمارے لیے بزرگ قرار دیا بھوک کے سوا کسی اور چیز نے مجھے باہر آنے سے منع نہیں کیا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا اسی بھوک نے مجھے بھی ایسے باہر کیا ہے اور میں نے ایک دینار قرض لیا ہے اور میں تم کو اپنے اوپر مقدم رکھتا ہوں یہ دینار لے لو وہ دینار مقداد کو دے دیا اور گھر کی طرف لوٹ آئے کیا دیکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے پاس بیٹھے ہیں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نماز پڑھنے میں مشغول ہیں اور کھانا ان کے پاس رکھا ہوا ہے اور فاطمہؑ نماز سے فارغ ہوئیں تو کھانا پیش کیا حضرتؑ نے دیکھا کہ یہ کھانا روٹی اور گوشت ہے سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا اے فاطمہؑ یہ کھانا کہاں سے آیا؟ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا یہ کھانا خدا کی طرف سے آیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے روزی دیتا ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا بیان کروں تمہاری اور زہراء سلام اللہ علیہا کی مثال کیسی ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں، رسول خدا نے فرمایا تمہاری مثال زکریاؑ اور زہراءؑ مریمؑ کی سی مثل ہے جب زکریاؑ محراب میں مریمؑ کے پاس آئے اور کھانا مریمؑ کے پاس پایا تو کہنے لگے یہ کھانا کہاں سے آیا؟ مریمؑ نے کہا یہ کھانا خدا کی طرف سے آیا ہے وہ جسے

چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس کھانے سے ایک ماہ تک کھاتے رہے اور وہ پھر بھی ختم نہ ہوا اور یہ وہی کھانا ہے جس سے حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف استفادہ کریں گے اور اب تک ہمارے پاس ہے۔



آل عمران (55)

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

ترجمہ

(وہ وقت یاد کرو) جبکہ اللہ نے کہا اے عیسیٰ میں تمہاری مدت پوری کرنیوالا ہوں اور تم کو اپنی طرف اٹھانیوالا ہوں اور کافروں (کے میل جول کی گندگی) سے تجھے پاک کرنیوالا ہوں اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے ان کو قیامت تک کافروں پر فوقیت دینے والا ہوں۔ پھر تم سب کی میری ہی طرف بازگشت ہے پس جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے میں ان میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔

☆ الفتن لابن حماد (ج 2 ص 578 ح 1614)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 41 ح 1)

☆ تفسیر قمی (ج 1 ص 111)

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ (صحیح مسلم، جلد 1 صفحہ 987)

صفوان بن عمرو، مشائخ کعب الاحبار سے نقل کرتے ہیں اور اس کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت نہیں دی اور کہا: جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے قلیل انصاران کو دیکھا تو خدا سے شکایت کی خدا نے فرمایا: میں تمہیں اپنے پاس بلند مقام عطا کرتا ہوں اور موت دیتا ہوں اور ایسا نہیں کہ جس کو میں اپنے پاس اٹھالیتا ہوں مر جاتا ہے بلکہ تم کو ایک آنکھ والے دجال کے خروج کے وقت دوبارہ ظاہر کروں گا تم اس کو قتل کرو گے اور اس کے بعد 24 سال زندگی بسر کرو گے اور پھر تم کو موت آئے گی بے شک موت حق ہے۔



آل عمران (81)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ

ترجمہ

اور (وہ وقت یاد کرو) جبکہ اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں جو کچھ تمہیں کتاب اور حکمت سے دوں پھر (سب کے بعد) ایک رسول آئے جو تمہارے پاس والی چیزوں کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اسکی مدد کرنا فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کرلیا اور اس (اقرار) پر میرا بوجھ اُٹھالیا (ان) سب نے کہا اقرار کرلیا فرمایا پس تم گواہ ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ

گواہوں میں سے ہوں۔ پاس اسکے بعد جو منہ پھیر لے۔

☆ تفسیر البرہان (ج1 ص295 ح8)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص358,359 ح213)

☆ تفسیر عیاشی (ج1 ص181 ح86)

☆ بحار الانوار (ج53 ص41 ب29 ح9)

☆ تفسیر قمی (ج1 ص106)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص25)

☆ تفسیر صافی (ج2 ص80)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن، صفحہ 237

آئمہ طاہرین علیہم اجمعین نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے تمام ارواح انبیاء علیہم السلام سے عالم الست میں عہد و پیمان لینا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کی مدد کرنا اور اپنی اقوام کو ان کی آگاہی اور مدد کے لیے خبردار کرنا اور ان کی نبوت کی تصدیق اور امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر مطلع کرنا اور جب وہ دشمنان سے انتقام لیں تو ان کی نصرت کرنا۔

☆☆☆☆☆

آل عمران (83)

أَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِيْ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُوْن

ترجمہ

کیا یہ اللہ کے دین کے علاوہ (کسی اور دین کو) چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں میں اور زمین میں خوشی سے اور بے اختیار سے اسی کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

☆ اثبات الھداۃ (ج3 ص549 ب32 ف28 ح551)
☆ الحجہ (ص50)
☆ کتاب الارشاد (ص414)
☆ تفسیر البرہان (ج1 ص296 ح4)
☆ بحار الانوار (ج52 ص340 ب27 ح89)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص362 ح229)
☆ منتخب الاثر (ص293 ف2 ب35 ح3)
☆ مختصر بصائر الدرجات (ص195)
☆ ینابیع المودۃ (ج3 ص236 ب71 ح3)
☆ کشف الغمہ (ج3 ص465)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ (ص506)

رفاعہ بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس

آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب امام قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا کہ جہاں سے یہ گواہی کی آواز بلند نہ ہو کہ: "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بے شک و بتحقیق محمدؐ اللہ کے رسول ہیں" صالح بن میثمؒ سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا (اور اسی کے مطیع ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، خوشی سے اور ناخوشی سے) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب حضرت علی علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں لوگوں میں اس آیت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔ اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے کہ) جو مر گیا اللہ اس کو نہیں اٹھائے گا۔ یقیناً اس کے وعدے کی وفا اس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔ تاکہ وہ ان پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا جان لیں کہ بیشک وہی جھوٹے تھے۔

آل عمران (97)

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِناً وَلِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ الله غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

ترجمہ

اس کے اندر روشن نشانیاں ہیں (منجملہ ان کے) مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کیلئے اس گھر کا حج واجب ہے جس کو بھی اس (بیت اللہ) تک (پہنچنے کی) راہ میسر ہو جائے اور جو کافر ہو جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

☆ حلیۃ الابرار، (ج4 ص31,36 ب7 ح1)

☆ بحارالانوار (ج 2 ص 292 ب 34 ح 13)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 1 ص 368 ح 258)

☆ علل الشرائع (ص 89 ب 81 ح 5)

☆ تفسیر الصافی (ج 1 ص 359)

☆ نوادر الاخبار (ص 46)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 73 ح 17)

☆ تفسیر العیاشی (ج 1 ص 209 ح 90)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر

زہیر بن شبیب بن انس، امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر حضرمی کے سوال کے جواب میں (جو اس نے امام صادق علیہ السلام سے کیا تھا) آپ پر قربان جاؤ جواب دیں پہلا مسئلہ اور دوسرا مسئلہ کیا ہے) مولاؑ نے جواب میں فرمایا: اے ابو بکر "سیروا فیھا لیالی وایاما آمنین" اس سے مقصود یہ ہے کہ راتوں اور دنوں میں آرام کریں یہ ہے کے ہمارے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور اہلبیت علیھم السلام سے سیر و مسافرت کریں گے تو مکمل امن میں رہو گے "ومن دخلہ کان امنا" پھر جو بھی اس میں داخل ہوا امان پائے گا سے مراد یہ ہے کہ ہمارے مہدیؑ کے ہاتھ پر بیعت کرو تو اس کے انصار کے زمرہ میں ہو گے اور اس بزرگوار کے ہاتھوں کو مس کرو گے تو اس کے مددگاروں میں ہو گے اور امن و امان میں رہو گے اور

کوئی زیاں تمھیں چھو نہ پائے گا۔

☆☆☆☆☆

آل عمران (103)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا

ترجمہ

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

☆ تفسیر قمی (ج1 ص108)

☆ امالی شیخ طوسی (ص272)

☆ تفسیر عیاشی (ج1 ص334)

☆ معانی الاخبار (ص132)

☆ ینابیع المودۃ (ج1 ص124)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداود، کتاب المهدی، حدیث نمبر 4266

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر

اماموںؑ علیہم السلام نے فرمایا حبل اللہ سے مراد توحید و ولایت (امام وقتؑ) ہے۔

☆☆☆☆☆

آل عمران (106)

یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

ترجمہ

اس دن کو یاد رکھو جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے کالے ہوں گے

☆ روضہ کافی (ص 30)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداؤد، کتاب المہدی، حدیث نمبر 4286

☆ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4 صفحہ 431

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قرآن کریم لائیں گے تو جو بحکم خدا ان کے پاس ہے تو بعض لوگ انکار کریں گے تو اتمام حجت کے بعد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف انکی گردنیں کاٹ دیں گے۔

☆☆☆☆☆

آل عمران (125)

بَلَىٰ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ

ترجمہ

ہاں اگر تم صبر کرو اور پرہیزگار بنے رہو اور وہ (دشمن) اپنے جوش میں بھی تم پر چڑھ آئیں، تو تمھارا پروردگار پانچ ہزار نشان دار فرشتوں سے تمھارے مدد کرے گا۔

☆ تفسیر برہان (ج1 ص313 ح5)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص388 ح346)

☆ تفسیر عیاشی (ج1 ص197 ح138)

☆ اثبات الھداۃ (ج3 ص549 ب32 ف28 ح553)

☆ بحار الانوار (ج19 ص284 ب10 ح26)

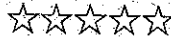
﴿قادة المهدى خير الناس، اهل نصرته و بيعته من اهل كوفان واليمن و ابدال الشام، امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کے لیے پانچ ہزار ملائکہ کا لشکر نازل ہوا تھا اور وہ ابھی تک واپس نہیں گیا اور جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف خروج کریں گے تو وہ ان کی نصرت کرینگے۔

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن، صفحہ 250

﴿قادة المهدى خير الناس، اهل نصرته و بيعته من اهل كوفان واليمن و ابدال الشام، امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کے لیے پانچ ہزار ملائکہ کا لشکر نازل ہوا تھا اور وہ ابھی تک واپس نہیں گیا

اور جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خروج کریں گے تو وہ ان کی نصرت کرینگے۔



آل عمران(140)

إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ

ترجمہ

ان لوگوں کو بھی اسی طرح کا زخم لگ چکا ہے۔اور یہ تو اتفاقات زمانہ ہیں جو ہم آدمیوں کے درمیان الٹ پھیر کرتے رہتے ہیں اس لئے کہ خدا جان لے کہ ایمان والے کون ہیں اور تم میں سے بعض کو گواہ بنالے اور ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

☆ تفسیر برہان(ج1ص318ح2)

☆ تفسیر نورالثقلین(ج1ص395ح374)

☆ بحارالانوار(ج51ص53ب5ح38)

☆ اثبات الھداۃ(ج1ص135,136ب6ف21ح258)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر

امام باقر العلوم علیہ السلام نے فرمایا تخلیق آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک اللہ سبحانہ تعالیٰ کی

حکومت کاملہ کے سامنے لعین ورجیم شیطان کی حکومت ہے اور اللہ عزوجل کی حکومت کریمہ تو مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نافذ کریں گے۔

☆☆☆☆☆

آل عمران (141)

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِيْنَ

ترجمہ

تا کہ مومنوں کو امتحان میں ڈال دیں اور ہر عیب سے پاک کر دیں اور کافروں کو ہلاک کر دے۔

☆ فرائد السمطین (ج2ص336)

☆ ینابیع المودۃ (ج3ص397)

☆ احقاق الحق (ج13ص156)

☆ منتخب الاثر (ص188)

☆ کتاب الیقین (ص494)

☆ بحار الانوار (ج38ص126)

علامہ مجلسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف طویل غیبت میں چلے جائینگے تا کہ اللہ مومنوں کو ہر عیب سے پاک کر دے اور کافروں کو ہلاک کر دے۔

کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ فرائد السمطین (ج2)

☆ مجمع الفوائد (ج7ص318)

☆ مقدمہ ابن خلدون (ص229)

☆ مشکوۃ المصابیح، صفحہ 470

☆ التذکرہ، صفحہ 700

☆ مرقاۃ المفاتیح، جلد10 صفحہ 174

ابن عباس سے نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے امور کا عہدہ دار علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے ان کی نسل سے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ہونگے جو دنیا کو عدل و انصاف سے اسی طرح پُر کردینگے جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی اور وہ طویل غیبت میں چلے جائیں گے تاکہ مومنوں کو ہر عیب سے پاک کیا جائے اور ظالموں کو ہلاک کر دیا جائے۔

☆☆☆☆☆

آل عمران(142)

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ

ترجمہ

کیا تم نے یہ گمان کرلیا کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ تعالی نے ان لوگوں کو ظاہر ہی نہیں کیا جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا اور نہ انکو جو (جہاد پر) ثابت قدم رہے اور یقیناً تم موت

کی خواہش کیا کرتے تھے سوتم نے اس کو آنکھوں سے دیکھ لیا۔

☆ بحارالانوار(ج52ص113ب21ح25)

☆ قرب الاسناد(ص162)

☆ کمال الدین(ج1ص336)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر

امام رضا علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ فرمایا خدا کی قسم جب تک وہ واقعہ رونما نہیں ہوگا جب تک تم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاؤ اور آزمائش میں مبتلا نہ کیے جاؤ پھر ہر دس آدمیوں میں سے کچھ خارج ہوں گے اور تم میں سے قلیل جماعت رہ جائے گی پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں داخل کر دیے جاؤ گے۔

☆☆☆☆☆

آل عمران(179)

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ

ترجمہ

لوگوں جب تک اللہ سبحانہ، ناپاک سے پاک کو علیحدہ نہ کردے مومنوں کو اس حال میں جس حال میں تم ہو ہرگز نہیں رہنے دیگا۔

☆ تفسیر عیاشی (ج2ص112ح139)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص19)

☆ دارالسلام دراحوال حضرت مھدیؑ (ص529)

☆ تفسیر الصافی (ج1ص387)

☆ تفسیر البرہان (ج1ص322ح3)

☆ بحارالانوار (ج53ص65ب29ح58)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج1ص417ح464)

☆ الارشاد (ص59باب علامت القیام)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر (ص34)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایسا وقت آئے گا جب منادی آسمان سے آواز دے گا "اے اہل حق اہل باطل سے الگ ہو جاؤ اور اے اہل باطل اہل حق سے دور ہو جاؤ (یہ مھدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی علامت ہے)۔

☆☆☆☆☆

آل عمران(200)

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُون

ترجمہ

اے اہل ایمان کفار کے مقابلے میں ثابت قدم رہواور استقامت رکھواور جڑے رہواور اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پا سکو۔

☆ اصول کافی (ج2ص411)

☆ تفسیر نعمانی (ص27)

☆ تفسیر مجمع البیان

☆ تاویل الآیات (ج1ص127ح47)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص531ب32ف27ح459)

☆ غایۃ المرام (ج4ص228,229ب40ح3)

☆ الحجۃ (ص52)، بحار الانوار (ج24ص219ب57ح14)

☆ تفسیر البرہان (ج1ص334ح4)

☆ تفسیر البرہان (ج1ص334ح4)

☆ ینابیع المودۃ (ج3ص326ب71ح4)

☆ الزام الناصب (ج1ص78)

اصول کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے اصبروسے مراد مصائب وآلام پر صبر کرنا اور رابطو سے مراد (امام زمانہ علیہ السلام) مہدی آل محمد عجل اللہ تعالٰی فرجہ الشریف سے رابطہ رکھنا ہے۔

☆☆☆☆☆

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر (ص 67)

امام مہدیؑ مکہ مکرمہ سے رات کے وقت اس حال میں ظہور فرمائیں گے کہ ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کا جھنڈا ہوگا اور دیگر علامات میں ان کی قمیض اور تلوار ہوگی اور روشن نور اور بیان ہوگا تو امام مہدیؑ عشاء نماز پڑھالیں گے تو ایک طویل خطبہ ارشاد فرمائیں گے اور لوگوں کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف بلائیں گے پھر ان کے لئے حجاز کی زمین مسخر کر دی جائے گی اور سمندری جزیروں میں روپوش بنی ہاشم بھی نکل کر ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور سیاہ جھنڈے کوفہ سے ان کی مدد ونصرت کے لئے اٹھیں گے اور وہ اپنے لشکر اطراف عالم میں بھیجیں گے۔

☆☆☆☆☆

النساء (47)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا

ترجمہ

اے وہ لوگو جنھیں کتاب دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے جو تصدیق کرتا ہے اسکی جو تمھارے پاس ہے پیشتر اسکے کہ ہم چہرے بگاڑ ڈالیں پھر ہم انکو پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر ایسی لعنت کریں جیسی ہم نے اصحاب سبت پر لعنت کی تھی۔ اور اللہ تعالے کا کام ہو کر رہے گا۔

☆ ینابیع المودۃ (باب 71ج5)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 237)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ فرمایا آخر زمانہ میں لشکر سفیانی سے اہل ایمان نجات پائیں گے اور لشکر سفیانی بیداء زمین میں دھنس جائے گا ان میں سے تین اشخاص کی شکلیں پشت کی طرف موڑ دی جائیں گی اور یہ واقعہ مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے زمانہ قیام میں رونما ہوگا۔

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ التذکرہ للقرطبی (صفحہ 694)

سفیانی کا نام عتبہ بن ہند ہوگا اور وہ اہل دمشق کے درمیان ہو کر کہے گا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد ہوں، میرے دادا معاویہ بن ابی سفیان اس سے پہلے تمہارے ولی امر رہ چکے ہیں، انہوں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا اور تم نے ان کی خوب اطاعت کی۔ پھر ابو الحسین نے ایک طویل کلام ذکر کیا یہاں تک کہ ایک جرہمی کی طرف سفیانی کے بھیجے ہوئے خط کا تذکرہ کیا جو سرزمین شام میں رہتا ہوگا اسی طرح برقی کے خط کا جو کہ برقہ کی سرحد کے ساتھ مغرب میں رہتا ہوگا، ابو الحسین نے سلسلہ کلام جارہ رکھتے ہوئے کہا کہ پھر جرہمی آکر سفیانی سے بیعت کرے گا اور اس جرہمی کا نام عقیل بن عقال ہوگا اس کے بعد برقی شخص آئے گا جس کا نام ہمام بن الورد ہوگا (روایت میں اس کے بیعت کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔) پھر ابو الحسین نے سفیانی کے ملک مصر جانے اور وہاں کے بادشاہ سے جنگ کرنے کا تذکرہ کیا کہ سات دن تک برابر ان لوگوں کو تہ تیغ کرے گا حتی کہ اہل مصر کے ستر ہزار افراد قتل ہو

جائیں گے پھر اہل مصر تھک ہار کر اس سے صلح کر لیں گے اور اس کی بیعت میں داخل ہو جائیں گے اور سفیانی شام واپس آجائے گا۔

النساء (59)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ

ترجمہ

بیشک اللہ تعالی ہر بات کا سننے والا لا لا دوں سب کچھ دیکھنے والا ہے اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے، اللہ تعالی کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (انکی) جو تم میں (اللہ کے) امر والے ہیں۔

☆ غایۃ المرام (ص 265)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 406)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 265)

الحسن بن صالح امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد آئمہ اطہار اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج 2 ص 461)

☆ کفایۃ الاثر (ص 53)

☆ اعلام الوریٰ (ص 375)

☆ تفسیر روح الجنان (ج 3 ص 423)

☆ قصص الانبیاء (ص 360)

☆ مناقب ابن شہر آشوب (ج 1 ص 282)

☆ کشف الغمۃ (ج3ص299)

☆ العدد القویۃ (ص85ح149)

☆ الصراط المستقیم (ج2ص143ب10)

☆ تاویل الآیات (ج1ص135ح13)

☆ تفسیر الصافی (ج1ص464)

☆ اثبات الہداۃ (ج1ص500ب9ف6ح212)

☆ حلیۃ الابرار (ج3ص357ب2ح2)

☆ المحجۃ (ص57)

☆ الانوار البہیۃ (ص340)

☆ بحار الانوار (ج23ص289ب17ح16)

☆ منتخب الاثر (ص101ف1ب8ح4)

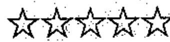
☆ ینابیع المودۃ (ج3ص398,399ب94ح54)

علامہ بحرانی نے شافعی عالم ابراہیم بن محمد الحموینی سے ان اسناد کے ساتھ جو اس کتاب میں مذکور ہیں روایت کی ہے سلیم بن قیس الہلالی ایک ایسی مفصل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام نے اصحاب اور تابعین (اصحاب رسولؐ سے سن کر عمل کرنے والے) کے دوسو سے زیادہ مجمع میں عثمان بن عفان کے زمانہ حکومت میں حلفیہ کہا کہ جناب علی علیہ السلام نے اس مجمع میں کہا اس میں یہ بھی تھا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا جانتے ہو کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس سے مراد میں حسن و حسین علیہم السلام اور نسل حسین علیہ السلام سے نو امائم وہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے ان کی اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ ترمذی، جلد 2 صفحہ 56

امام مہدیؑ واردین سے بیعت لینے کے بعد اپنی فوج کو لے کر آہستہ آہستہ وادی قریٰ کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہاں اُن کے چچا زاد بھائی بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ان سے آ کر ملیں گے اور کہیں گے کہ اے برادر عم! میں اس امر خلافت کا تم سے زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میں حضرت حسنؑ کی اولاد میں سے ہوں اور میں ہی مہدی ہوں امام مہدیؑ اُن سے کہیں گے کہ نہیں! مہدی تو میں ہوں! حسنی کہیں گے کہ آپ کے پاس کوئی نشانی بھی ہے جس میں آپ کا مہدی ہونا معلوم ہو جائے؟ اور میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلوں؟ اس پر امام مہدیؑ ایک اڑتے ہوئے پرندے کی طرف اشارہ فرمائیں گے وہ ان کے سامنے آ گرے گا اور زمین کے ایک کونے میں خشک ٹہنی گاڑ دیں گے وہ اسی وقت سرسبز ہو کر برگ بار لانے لگے گی۔ یہ کرامت دیکھ کر حسنی کہیں گے کہ اے برادر عم! یہ آپ ہی کا منصب ہے اور آپ ہی کو مبارک ہو یہ کہہ کر امام مہدیؑ کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔



النساء (69)

وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاء وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـئِكَ رَفِيقًا

ترجمہ

اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ

تعالیٰ نے انعام کیا ہے کہ بعض نبیوں میں سے ہیں اور بعض صدیقوں میں سے اور بعض شہیدوں میں سے اور بعض صالحین میں سے اور وہی لوگ رفاقت کیلئے سب سے اچھے ہیں۔

☆ شواہد التنزیل (ج1ص155)

☆ تفسیر البرہان (ج2ص277)

☆ تفسیر قمی (ج1ص142)

☆ تاویل الآیات (ج1ص139ح17)

☆ منہج الصادقین (ج3ص66)

☆ تفسیر البرہان (ج1ص393ح10)

☆ بحار الانوار (ج24ص31ب26ح1)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1ص516ح395)

☆ اثبات الھداۃ (ج1ص595ب9ف27ح557)

☆ کفایۃ الاثر (ص172)

☆ الصراط المستقیم (ج2ص122ب10ف3)

☆ عوالم النصوص علی الائمۃ (ص184ح158)

حافظ الحسکانی حنفی نے کہا حذیفہ یمانی سے مروی ہے ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آنحضرتؐ پر یہ آیت نازل ہوئی تھی آپؐ نے فرمایا اے حذیفہ جن لوگوں پر اللہ عزوجل کا انعام ہوا مرسلین میں سے، میں ہوں اگرچہ مبعوث ہونے میں ان کے بعد ہوں اور صدیقین سے علی علیہ السلام ہیں جب اللہ عزوجل نے مجھے رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا تو علی علیہ السلام نے سب سے پہلے میری تصدیق کی پھر شہدا میں حمزہ و جعفر طیار علیہم اجمعین ہیں صالحین

میں حسن و حسین علیہم السلام جو اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بہترین ساتھی ہیں اور ان صالحین میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے زمانے میں صالح ہیں۔

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ شواہد التنزیل (ج1 ص155)

☆ الطرائف (ص173)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر (ص60)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم نے فرمایا "اے حذیفہ اس رفاقت جسکی آیت مذکورہ ہے اور النَّبِيِّينَ سے مراد میں ہوں الصِّدِّيقِينَ سے مراد علیؑ ہیں شہداء سے مراد حمزہ و جعفر طیار ہیں صالحین میں سے حسن و حسین علیہم السلام ہیں جو جنت میں جانے والوں کے سردار ہیں اور بہترین ساتھی ہیں اور ان صالح میں مہدی آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) اپنے زمانے میں صالح ہیں۔

☆☆☆☆☆

النساء (77)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا

ترجمہ

کیا تم نے لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو یہ کہا گیا تھا کہ تم اپنے ہاتھوں کو (جنگ سے) روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جنگ کرنا واجب کر دیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اسی طرح ڈرتا ہے جیسا کہ اللہ کا ڈر (ہو) یا اس سے بھی زیادہ ڈر۔ اور وہ کہنے لگے اے ہمارے پروردگار تم نے ہم پر جنگ واجب کیوں کیا۔ نہ تو نے ہمیں قریبی مدت تک مہلت دے دی کہہ دو (اے رسول) دنیا کی پونجی بہت تھوڑی ہے۔ اور جو لوگ پرہیز گار ہیں ان کیلئے آخرت بہتر ہے اور تم پر دھاگہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

☆ روضۃ الکافی (ص330ح06)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج2ص553ح411) (ج2ص553ح128)
☆ تفسیر عیاشی (ج1ص285ح196)
☆ اثبات الھداۃ (ج3ص551ب32ف28ح565)
☆ المحجۃ (ص61)
☆ بحار الانوار (ج44ص25ب18ح9)
☆ العوالم (ج16ص518ح12)
☆ تفسیر البرہان (ج ص394ح2)
☆ اصول کافی (ج8ص330)
☆ المحجۃ (ص61)

محمد بن مسلم امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خدائے بزرگ و برتر کی قسم جو کچھ حسن ابن علی علیہ السلام نے اس امت کے لیے انجام دیا (یعنی صلح معاویہ) وہ سورج کی روشنی سے بہتر تھا واللہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی اَلَم تَرَ اِلَی الَّذِینَ سے مراد امام کی اطاعت و

فرمانبرداری تھی انہوں نے جنگ درخواست کی تھی اوران کے بعد امام الحسین علیہ السلام کے ساتھ ان پر جنگ مسلط ہوگئی پھر وہ لوگ کہنے لگے اے ہمارے پروردگار تو نے ہم پر جنگ کو کیوں واجب کیا اے کاش ہم کو کچھ مدت تک مہلت دی ہوتی اوران لوگوں کا مقصد اس قول سے یہ ہے کہ جنگ ظہور وقیام مہدی آلِ محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تک مؤخر ہوجائے۔

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

- ☆ صحیح بخاری، حدیث نمبر 7119
- ☆ صحیح مسلم، حدیث نمبر 7274
- ☆ سنن ابوداؤد، حدیث نمبر 4313
- ☆ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 446

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا، لوگوں کو جب اس کی خبر ہوگی تو وہ اس کے حصول کیلئے دریائے فرات کی طرف روانہ ہوں گے، وہاں تین آدمی قائدانہ حیثیت سے اکٹھے ہوں گے اور دریائے فرات پر سونے کے پہاڑ کے حصول کے لئے یہ تینوں باہم اپنے لشکر کے ساتھ جنگ کریں گے ان تینوں میں ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ یا بادشاہ کا بیٹا ہوگا، ان تینوں کے لشکروں کے درمیان اس قدر شدید قتال ہوگا کہ ہر سو میں سے ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے۔ اور صحیحین کی روایت میں اس موقع پر امت محمدیہ کے لئے بارگاہ نبوت سے یہ ہدایت نامہ موجود ہے کہ جو شخص اس موقع پر حاضر ہو وہ اس سونے میں سے کچھ نہ لے۔

☆☆☆☆☆

النساء(83)

وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ

ترجمہ

اگر وہ اس خبر کو رسول اور مومنین میں سے صاحبان حکومت تک پہنچاتے تو بے شک جو لوگ ان میں سے اس کی تحقیق کرنے والے ہیں اس کو جان لیتے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 287)

☆ تفسیر عیاشی (ج 1 ص 286)

☆ الکافی (ج 1 ص 234)

عبداللہ بن عجلان نے امام ابی جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اولی الامر سے مراد ہم آئمہ طاہرین علیہم السلام ہیں جو حلال و حرام کو جانتے ہیں اور خلق خدا پر اللہ کی حجت ہیں۔

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ (ص 506)

الحافظ القندوزی (الحنفی) نے اسناد کے ساتھ ایک حدیث بیان کی ہے جس کی روایت کی ہے ابن معاویہ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے ضمن میں: "وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ" امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا معاملہ اولی الامر کی طرف حل کرنے کے لیے لوٹایا گیا ہے اولی الامر وہ صاحبان حکم ہیں جن کی اطاعت

اوران کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کلمہ اولی الامر کی تفسیر میں فرماتے ہیں پہلے ولی امر حکم کے مالک علی علیہ السلام ہیں ان کے بعد حسن علیہ السلام پھر حسین علیہ السلام ان کے بعد علی بن الحسین علیہ السلام پھر ان کے بعد محمد بن علی علیہ السلام اسی طرح باقی بارہ امام علیہم السلام ان کا بارھواں امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے تحقیق کہ زمین بغیر امام کے باقی نہیں رہ سکتی۔



النساء(130)

وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعاً حَكِيماً

ترجمہ

اور اگر وہ دونوں الگ الگ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کر دیگا۔

اور اللہ تعالیٰ بہت کشائش والا حکمت والا ہے۔

☆ روضہ کافی (ص 167)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 195)

☆ دار السلام در احوال حضرت مہدیؑ (ص 644)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 519)

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرما رہے تھے "میں منبر کوفہ پر اپنے قائمؑ کو بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنی قبا کی جیب سے ایک کتاب نکالیں گے اس پر سونے کی مہر لگی ہوگی مہر توڑیں گے لوگوں کے سامنے کتاب پڑھیں گے وہ تین سو تیرہ اشخاص جو حلقہ

بگوش محو ساعت ہونگے جسطرح بکریاں بدک کر بھیڑیوں سے بھاگتی ہیں اسطرح ۳۱۳ بھاگیں گے صرف نقیب بچ جائیں گے اور دوسری روایت میں ہے ایک وزیر بچے گا اور گیارہ نقیب بچیں گے یعنی ۳۱۳ میں سے ۳۰۱ بھاگ کھڑے ہونگے اور وزیر کون ہیں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (اضافہ من مولف: اسمائے وزراء صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت ادریسؑ۔ حضرت خضرؑ اور حضرت الیاس علیہم السلام)۔

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

☆ ابوداود، کتاب المہدی، حدیث نمبر 2486

امام مہدیؑ کے زمانے میں امت خوشحال ہو جائے گی اور اس امت کے نیک اور بد سب ہی اس وقت ایسے خوشحال ہوں گے کہ ان سے پہلے کبھی نہ ہوئے ہوں گے۔ ان پر خوب موسلا دھار بارشیں ہوں گی اور ان پر ذرا سا پانی بھی نہ روکا جائے گا اور زمین خوب (اناج و پھل وغیرہ) اگائے گی کہ اپنی نباتات میں سے کچھ بھی ان سے نہ روکے گی۔

☆☆☆☆☆

النساء (159)

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

ترجمہ

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا مگر یہ کہ اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لائے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

☆ تفسیر قمی (ج1 ص158)

☆ مجمع البیان (ج2 ص137)

☆ منہج الصادقین (ج3 ص138)

☆ تفسیر الصافی (ج1 ص519)

☆ المحجہ (ص62)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج1 ص571 ح662)

☆ حلیۃ الابرار (ج5 ص305 ب33 ح1)

☆ بحار الانوار (ج14 ص349 ب34 ح13)

☆ منتخب الاثر (ص479 ف7 ب8 ح1)

☆ ینابیع المودۃ (ج3 ص237 ب71 ح6)

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ امام باقر العلوم علیہ السلام نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ عزوجل کے اذن سے قبل قیامت آسمان سے نیچے اتریں گے اور امام مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور اس منظر کو دیکھ کر کوئی اہل کتاب ایسا نہ ہوگا کہ ایمان نہ لائے۔

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر (صفحہ 40)

☆ عقد الدرر، صفحہ 17

امام مہدیؑ متوجہ ہوں گے اس حال میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حالت یہ ہوگی کہ) گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا تو امام مہدیؑ عرض کریں گے کہ آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یقیناً یہ نماز آپ کے لئے کھڑی کی گئی ہے! تو حضرت عیسیٰؑ میری اولاد میں سے ایک آدمی کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ جیسا کہ حدیث تواتر ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔

☆☆☆☆☆

مائدہ (3)

وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ترجمہ

یہ کہ تم تیروں سے حصہ بانٹو، یہ نافرمانی ہے وہ لوگ جو کافر ہوئے آج کے دن تمہارے دین سے ناامید ہو گئے پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے (ہی) ڈرو میں نے آج کے دن تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا پس جو شخص بھوک میں بیقرار ہو جائے (لیکن) گناہ کی طرف مائل ہوئے والا نہ ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 1 ص 587 ح 24)

☆ تفسیر البرہان (ج1 ص434 ح2)

☆ بحار الانوار (ج1 ص55 ب5 ح39)

☆ تفسیر عیاشی (ج1 ص292 ح19)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت منقول ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ جب مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور ہوگا تو بنی امیہ کی مایوسی انتہا کو پہنچ جائے گی اور یہ لوگ آل محمدؐ سے مکمل مایوس ہو جائیں گے۔

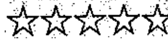
اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن، صفحہ 189

☆ کتاب البرہان، جلد 2 صفحہ 624

سفیانی کا فتنہ اس قدر سخت ہوگا کہ ایک حدیث میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص اسلام میں ایسا سوراخ کھول دے گا کہ پھر اس کو بند نہیں کیا جاسکے گا، نیز حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین کا یہ امر ٹھیک چلتا رہے گا یہاں تک کہ سب سے پہلے اس کا مثل بنوامیہ کا ایک شخص کرے گا۔ اسی طرح کی ایک اور روایت میں ہے کہ: بنوہاشم میں سے ایک شخص حکمران بن جائے گا اور وہ بنوامیہ کو قتل کرے گا چنانچہ بنوامیہ میں سے صرف چند افراد ہی قتل ہونے سے بچیں گے پھر بنوامیہ کا ایک شخص "سفیانی" نکلے گا اور وہ بنوہاشم کے دو آدمیوں کو اس ایک آدمی کے بدلے قتل کرے گا جس کو بنوہاشم نے

قتل کیا ہوگا (یعنی ایک آدمی کے بدلے دو آدمی قتل کرے گا) یہاں تک کہ صرف عورتیں بچیں گی۔ اس کے بعد امام مہدیؑ کا ظہور ہو جائے گا۔



المائدہ (12)

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا

ترجمہ

اور بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پکا عہد لیا اور ان میں سے ہم نے بارہ سردار اٹھائے۔

☆ بحار الانوار (ج 36 ص 263)

☆ ماۃ منقبۃ (ص 171 المنقبۃ 41)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 601)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح بخاری (ج 4 ص 175 طبع مصر 1355)

☆ صحیح ترمذی (ج 2 ص 45 طبع دہلی 342 ابات ماجاء فی الخلفاء)

☆ صحیح ابی داود کتاب المہدی (ج 2 ص 207 طبع مصر)

☆ صحیح مسلم کتاب الامارہ (ج 2 ص 91 طبع مصر 1348)

☆ کتاب کفایت الاثر

☆ کتاب الخصال

☆ کتاب مناقب

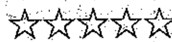
☆ جمال المنتظر ص 124

☆ تفسیر ابن کثیر، جلد 2 صفحہ 47

اصبغ بن نباتہ، ابن عباس سے روایت کرتا ہے کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو جان رکھو کے خدا نے تمہارے لیے ایک دروازہ قرار دیا جو بھی اس میں داخل ہوا تو روز قیامت کی آگ اور خوف سے امان میں رہے گا۔ ابو سعید کھڑا ہوا اور نزدیک آیا اور کہنے لگا: اے پیغمبرؐ! ہمیں اسکی طرف ہدایت کریں تا کہ اس کو پہچان لیں حضرت نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو سید الاوصیاء اور امیر المومنین اور رسول خدا کے بھائی ہیں۔ اے لوگو! جو بھی چاہتا ہے ایک ایسے دامن سے منسلک ہو جائے جس کے بعد اسے شکست کا سامنا نہ ہو اسے چاہیے کے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے تمسک رکھے اسکی ولایت میری ولایت، اسکی اطاعت میری اطاعت ہے۔

اے لوگو! جو بھی چاہتا ہے میرے بعد کے حجت کو پہچانے اسے چاہیے کے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو پہچانے اے لوگو! جو چاہتا خدا اور رسول سے محبت رکھے، اسے چاہیے کے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اقتدا کرے کہ وہی علم کے گنجینہ ہیں۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے رسول خداؐ! آئمہ اطہارؑ (آپ کے بعد) کتنے ہیں؟ حضرتؐ نے فرمایا: اے جابر! خدا تم پر اپنی رحمت نازل کرے، تم نے سارے اسلام کے بارے میں سوال کر دیا۔ انکی تعداد سال کے مہینوں کے تعداد کے برابر ہے جنکی تعداد بارہ ہے۔ اماموں کی تعداد ان چشموں کی تعداد کے برابر ہیں جو موسیٰ بن عمران کے لیے جاری ہوئے تھے جب انہوں نے اپنا عصا پتھر پر مارا تھا، اور بارہ چشمے جاری ہوئے تھے اماموں کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء کے برابر ہے، خدا نے فرمایا: (وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ

نقیبا) اس لیے اے جابر! امام بارہ ہیں، پہلے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آخری قائم مہدی علیہ السلام ہوں گے۔



المائدہ (14)

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

ترجمہ

جنہوں نے کہا ہم نصاریٰ ہیں ان سے ہم نے عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی اس نصیحت کا جو انکو کی گئی تھی ایک حصہ فراموش کر دیا تو ہم نے ان کو درمیان قیامت تک کیلئے دشمنی اور کینہ ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ کرتے رہے خدا عنقریب انکو اس سے آگاہ کریگا۔

☆ اصول کافی (ج 5 ص 352)
☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 454)
☆ التھذیب الاحکام (ج 7 ص 405 ح 1621)
☆ الکافی (ج 5 ص 352 ح 2)
☆ وسائل الشیعہ (ج 14 ص 56 ب 32 ح 1)
☆ تفسیر البرھان (ج 1 ص 544)
☆ اثباۃ الھداۃ (ج 3 ص 452 ب 32 ح 64)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ آثار القیامہ، صفحہ 365

☆ کتاب الفتن، صفحہ 259

تفسیر آیت میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بہت جلد ان میں سے ایک جماعت مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ساتھ خروج کرے گی۔

☆☆☆☆☆

المائدہ (20)

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَآتَاكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ

ترجمہ

اور (وہ وقت یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میرے قوم تم یاد کرو اس نعمت کو جو اللہ تعالیٰ کی تم پر ہوئی جبکہ اس نے تم میں انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ (بھی) بنایا اور تمھیں وہ کچھ عطا کیا جو اس نے تمام دنیا میں کسی کو بھی نہ دیا تھا۔

☆ مختصر بصار الدرجات (ص 38)

☆ بحار الانوار (ج 53 ص 45)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 28)

☆ بحار الانوار (ج 53 ص 45)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب البرہان (جلد 2 صفحہ 805)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے قول "جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا" سے مراد انبیاء علیھم السلام ہیں اور سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا سے مراد آئمہ طاہرین علیھم اجمعین ہیں سائل نے عرض کی کونسا ملک آپکو دیا گیا ہے صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا ملک بہشت اور ملک رجعت (اسکے وارث یہ ہی ہیں)۔

☆☆☆☆☆

المائدہ (41)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ترجمہ

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پاک کرنا نہیں چاہا ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

☆ تفسیر التبیان للطوسی (ج 1 ص 419)

☆ نہج البلاغہ (خطبہ 138 ص 261)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

☆ حافظ ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے حوالہ کے لیے دیکھیں عقد الدرر فی اخبار المنتظر: ص 19

اللہ عزوجل کے قول کے " أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ " کے بارے میں منقول ہے ان لوگوں کے لیے عذاب ظہور و قیام مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور قسطنطنیہ (استنبول) کو تہس نہس کرنا ہے۔

☆☆☆☆☆

المائدہ (54)

فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ

ترجمہ

پس عنقریب اللہ (تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے، اور جو اس سے محبت کرتے ہیں، وہ مومنوں کے ساتھ منکسر مزاج ہوں گے، اور کافروں کے لیے تند مزاج ہوں گے۔

☆ تفسیر البرہان (ج ا ص 478 ح 1)

☆ ینابیع المودۃ (507)

☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 337,338 ب 83)

☆ منتخب الاثر (ص157 ف1 ب2 ح49)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج3 ص50)

☆ غیبت نعمانی (ص316 ح12)

☆ تفسیر عیاشی (ج1 ص326 ح135)

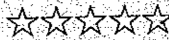
اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

☆ عقد الدرر (صفحہ 84)

☆ ابو داؤد سجستانی (ج2 ص422،423)

صادق آل محمد علیہ السلام کا فرمان ہے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اللہ کی حفاظت میں ہیں اگر سارے اشخاص ختم بھی ہو جائیں تب بھی اللہ عزوجل ان کو ان کے اصحاب کے ساتھ لائے گا اسی لیے ارشاد خداوندی ہے پس وہ تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں وہ مومنوں کے ساتھ منکسر المزاج ہوں گے اور کافروں کے لیے تندمزاج ہوں گے۔



المائدہ (55,56)

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

ترجمہ

ماسوا اسکے نہیں ہے کہ تمھارا حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور اسکا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لا چکے نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں درحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے حاکم بنائے گا پس یقیناً اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی غالب رہنے والے ہیں۔

☆ تفسیر عیاشی (ج1 ص357)،

☆ تفسیر نور الثقلین (ج3 ص57)،

☆ تاویل الآیات (ص157)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الحاوی: (ج2 ص91)

☆ کتاب البرہان (ج2 ص521)

مفضل ابن عمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کے اس آیت (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ) کے بارے میں میں نے سوال کیا تو امامؑ نے جواب دیا اس سے مراد ہم ائمہ البیت علیہم السلام ہیں۔

☆☆☆☆☆

المائدہ(101)

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْیَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

ترجمہ

اے ایمان لانے والوں ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج2ص483ب45ح4)

☆ غیبۃ الطوسی (ص290ح237)

☆ اعلام الوریٰ (ص423ف3)

☆ الخرائج والجرائح (ج2ص1113ب20ح30)

☆ کشف الغمۃ (ج 2ص469)

☆ الدرۃ الباہرۃ (ص47)

☆ منتخب الانوار المضیئۃ (ص122ف9)

☆ نوادر الاخبار (ص240ح3)

☆ وسائل الشیعۃ (ج17ص291ب26ح15)

☆ ھدایۃ الأمۃ (ج1ص33ح16)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص33ح27)۔

☆ بحار الانوار (ج50ص227ب6ح1)

☆ معادن الحکمۃ (ج2ص280)

☆ مستدرک الوسائل (ج12ص316ب36ح23)

☆ الانوار البہیۃ (ص373)

☆ منتخب الاثر (ص 267 ف 2 ب 28 ح 2)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 1 ص 280)

☆ احتجاج طبرسی (ج 2 ص 542)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص 240)

اسحاق بن یعقوب سے منقول ہے کہ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالٰی فرجہ الشریف سے کچھ سوال لکھ کر محمد بن عثمان السمری کے سپرد کیے گئے کہ ان کا جواب آقا صاحب الزمانؑ سے لے کر دیں ان سوالات کے جواب میں مہدی آل محمد عجل اللہ تعالٰی فرجہ الشریف نے یہ کلمات بھی تحریر فرمائے "جہاں تک ہماری غیبت کا معاملہ ہے تو اللہ تعالٰی کا فرمان ہے ایمان والوں ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کردی جائیں تو تمھیں ناگوار لگیں۔

☆☆☆☆☆

المائدہ (118)

إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ترجمہ

اگر تو انھیں عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

☆ الدر منثور (ج2ص350)

☆ التصریح (ص292,293ح100)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ج2ص15)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص192.197)

☆ کتاب الفتن (ص250)

ابوشیخ نے ابن عباس سے نقل کیا کہ انھوں نے کہا خدایا تیرے بندے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں عذاب کے حقدار ہیں ان کو بخش دے یعنی جن کو تو نے عذاب سے رہائی عطا فرمائی ہے اور ان کی عمر کو طولانی کیا اتنی طولانی کے حضرت عیسٰی علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے اور زمین پر اتریں گے۔ لہٰذا لوگوں کو چاہیے اللہ عزوجل کو تعریف خشوع اور وجدان کے ساتھ پکاریں اور التجا کریں گے ہم تیرے بندے ہیں اور اگر تو اس بنا پر ان کو بخشے گا تو یقیناً تو عزیز و حکیم ہے۔

☆☆☆☆☆

الانعام (2)

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ

ترجمہ

(اللہ) وہ ہے جس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا پھر اس نے ایک مدت مقرر کر دی اور ایک معین

مدت (کا علم) اسکے پاس ہو پھر بھی شک کرتے ہو۔

☆ تفسیر البرہان (ج1 ص517 ح4)

☆ غیبت نعمانی (ص301 ح4)

☆ اثبات الهداة (ج3 باب34 ح121)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ (مرقاۃ المفاتیح: ج10 ص174)

حمران بن اعین امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اجل (زمان) کا وجود ہے ہر زمانے میں ایک حتمی اجل دوسرا مشروط اجل میں نے عرض کی مولا اجل (زمان) قطعی کونسا ہے آپؑ نے فرمایا جب مشیت الٰہی ہو، حمران کتنے ہیں میں نے کہا زمان سفیانی مشروط ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا خروج سفیانی قطعی اور حتمی ہے۔

☆☆☆☆☆

الانعام (31)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا جَاءَ تْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يَا حَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ أَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

ترجمہ

تحقیق کہ نقصان اٹھایا ان لوگوں نے جنہوں نے اللہ کے پاس حاضر ہونے کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک وہ گھڑی آجائے گی تو کہیں گے ہائے افسوس! اے ہماری حسرت! کہ اس

میں ہم نے کوتاہی کی اور وہ اپنا بوجھ جو اٹھائیں گے۔

☆ تفسیر الدر المنثور (ج6 ص50,51)

☆ روضۃ الکافی (ص347)

☆ تاویل الآیات (ص498)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص212)

جلال الدین سیوطی الفقیہ الشافعی نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی (جنگل میں ڈیروں پر رہنے والے عرب) نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع ہونے لگے تو قیامت کا انتظار کر۔ اس اعرابی نے پھر دریافت کیا کہ امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کام کسی نااہل کے سپرد ہو تو یہ امانت کی خیانت ہے۔ (کوئی منصب عہدہ کام نااہل کو دے دینا یہ امانت کا ضائع کرنا ہے)

☆☆☆☆☆

الانعام (37)

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ

اور انھوں نے کہا کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کیوں کوئی نشانی نہ اتاری گئی (اے رسولؐ) کہہ دو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ کوئی نشانی اتارے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

☆ تفسیر صافی (ص 54)

☆ بحار الانوار (ج 17 ص 204 ب 1 ح 5)

☆ نوادر الاخبار (ص 260 ح 1)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 524 ح 3)

☆ تفسیر قمی (ج 1 ص 206)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 3 ص 186)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسند احمد ابن حنبل (2/58 ح 245)

☆ سنن ابن ماجہ (2/1367)

امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر نقل ہے کہ آپؑ نے فرمایا عنقریب آخری زمانے میں (جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خروج فرمائیں گے) اللہ سبحانہ تمہیں نشانیاں دکھائے گا ان میں سے یہ بھی ہوں گی دابۃ الارض اور دجال کا آنا، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا۔

☆☆☆☆☆

الانعام (40)

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

ترجمه

اے رسولؐ! آپ کہہ دیں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ آگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا وہ گھڑی آجائے تو کیا غیر خدا کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔

☆ الدر المنثور (ج6 ص60)

☆ تفسیر الدر المنثور (ج6 ص60)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر (ص40)

امام جلال الدین السیوطی الفقیہ الشافعی نے روایت کی ہے کہ مشہور حاکم نے اس حدیث کو ذکر کیا اور اسے واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہوئے صحیح قرار دیا ہے مذکورہ راوی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دس نشانیاں پوری نہ ہوں زمین مشرقی حصہ میں اندر دھنس جائے گی۔ اسی طرح مغرب میں بھی اندر دھنس جائے گی۔ جزیرہ عرب میں زمین دھنس جائے گی دجال خروج کرے گا۔ یاجوج و ماجوج نازل ہوں گے۔ دابۃ الارض برآمد ہوگا (دابۃ کا لغوی معنی زمین پر چلنے والے ہے مگر تاویلاً احادیث میں حضرت علی علیہ السلام کے متعلق بیان ہوا ہے۔ سورج مغربی افق سے طلوع کرے گا عدن کے وسط سے آگ بھڑکے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک لے جائے گی چیونٹیاں اور ٹڈیاں بکثرت نکلیں گی۔

☆☆☆☆☆

الانعام (45,44)

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ

پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز دروازے کھول دیئے یہانتک کہ جب وہ ان چیزوں سے خوش ہو گئے جو انکو دی گئیں ہم نے انھیں یکا یک پکڑ لیا تو وہ مایوس ہو کر رہ گئے پس جن لوگوں نے ظلم کیا انکی بیخ بنیاد کاٹ دی گئی اور ہر حمد اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

- ☆ تفسیر نور الثقلین (ج3ص192)
- ☆ تفسیر قمی (ج1ص200)
- ☆ تفسیر الصافی (ج2ص121)
- ☆ اثبات الھداۃ (ج3ص520)
- ☆ المحجہ (ص66)
- ☆ تفسیر البرہان (ج3ص30)
- ☆ دلائل الامامۃ (ص250)
- ☆ بصائر الدرجات للصغار (ج78ح95)
- ☆ بصائر الدرجات للصغار (ج78ح95) بحار الانوار (ج35ص371)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب البرہان: ج2 ص805)

امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت مجیدہ کا مفہوم دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا حکم دیا گیا تھا جب انھوں نے اسے فراموش کر دیا تو انھیں حکومت دے دی گئی اور جب وہ اپنی خوشحالی پر ناز کر رہے ہوں گے تو اچانک مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت قائم کر دی جائے گی تو یوں محسوس ہوگا کہ منکرین علی علیہ السلام کی حکومت دنیا میں کبھی قائم ہی نہیں ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆

الانعام (65)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ

ترجمہ

(اے رسولؐ) کہہ دو کہ وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ وہ تمھارے اوپر سے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے تم پر عذاب بھیج دے۔

☆ بحارالانوار (ج25 ص181)

☆ تفسیر قمی (ج2 ص204)

☆ بحارالانوار (ج25 ص181)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی المنتظر (ص74.75)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت صیحہ آسمانی کا عذاب اور زمین کے دھنس جانے کے عذاب اور مسلمانوں کا اختلاف اور ایک دوسرے کو قتل کرنے کی خبر دے رہی ہے۔



الانعام (89)

فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَـؤُلاء فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْماً لَّيْسُواْ بِهَا بِكَافِرِينَ

ترجمہ

پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں (تو کچھ پرواہ نہیں) ہم نے تو اس پر ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو ان کی طرح انکار کرنے والے نہیں۔

☆ تفسیر عیاشی (ج1ص326)

☆ ینابیع المودۃ (ص462)

☆ بصائر الدرجات (ص174)

☆ الکافی (ج1ص232)

☆ الارشاد (ص274)

☆ اعلام الوریٰ (ص278)

☆ الاحتجاج (ج2ص371)

☆ کشف الغمۃ (ج2ص382)

☆ تفسیر البرہان (ج1ص479)

☆ الحجۃ (ص 64)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 239)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 440)

☆ بحار الانوار (ج 26 ص 201)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ابن حجر مکی (القول المختصر فی امام المنتظر: ص 35)

الحافظ سلیمان القندوزی الحنفی نے روایت کی ہے اسناد مذکور کے ساتھ حضرت امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے حضور فرماتے ہیں کہ اس امر کا مالک یعنی القائم المہدیؑ محفوظ ہیں اگر سارے لوگ اس دنیا سے اٹھ جائیں گے تو اللہ ان کے اصحاب کو لائے گا اللہ تعالیٰ انہی کے بارے میں فرماتا ہے۔ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَـٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْماً لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ

الانعام (158)

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا معکم من لَمُنتَظِرُونَ

ترجمہ

کیا وہ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمھارا پروردگار (ہی)

آجائے، یا تمھارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں جس دن تمھارے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی نفس کو جو پہلے ایمان نہ لاچکا ہوگا یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا کہہ دو کہ تم انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

☆ آیۃ الولایۃ (ص 120)

☆ تفسیر صافی (ج 2 ص 187)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 465)

☆ کمال الدین (ج 2 ص 39 باب 33 ح 54)

☆ بحار الانوار (ج 51 ص 51 حدیث 25)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی المنتظر: ص 53، لقنانة (ص 14)

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ مِن قَبلُ یعنی پہلے سے انکار سے مراد یوم میثاق میں انکار ہے أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا سے مراد انبیاء و آئمہ علیہم السلام کا اقرار ہے اور جو شخص مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھ کر اقرار کرے گا تو اس کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

الاعراف (46)

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ

سَلَامٌ عَلَيۡكُمۡ لَمۡ يَدۡخُلُوهَا وَهُمۡ يَطۡمَعُونَ

ترجمہ

اور ان دونوں (گروہوں) کے درمیان پردہ ہوگا اور اعرف پر کچھ مرد ہونگے جو ہر ایک کو انکے نشانوں سے پہچان لیں اور جنت والوں کو آواز دیں گے کہ تم پر سلامتی ہو وہ اس میں داخل نہ ہوئے ہوں گے حالانکہ وہ خواہش رکھتے ہوں گے۔

☆ بحارالانوار (ج 8 ص 339)

☆ کفایۃ الاثر (ص 194)

☆ مناقب ابن شہر آشوب (ج 1 ص 296)

☆ العوالم (ج 15 ص 195)

☆ عوالم امام الحسین (ص 74)

☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 167)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 3 ص 377)

☆ ینابیع المودۃ (ص 102)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی المنتظر : ص 57

تفسیر قمی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہر امت کا حساب اس زمانے کے امام علیہ السلام کے ذمہ ہے اور آئمہ اہلبیت علیہم اجمعین اپنے دوستوں اور

دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے اور یہ ہی معنی ہیں اس آیت مجیدہ "وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ "اور اس دن آئمہ اطہار علیہم السلام اپنے محبان کے اعمال نامے ان کے سیدھے ہاتھ میں دیں گے اور وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے اور دشمنوں کے اعمال نامے ان کے الٹے ہاتھ میں دیا جائے گا اور سارے ظالمین دشمن آل محمد جہنم میں داخل کیئے جائیں گے۔



الاعراف (48)

وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَى عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ

ترجمہ

اور اعراف والے کچھ جہنمی لوگوں کو جنہیں ان کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے آوازیں دیں گے اور کہیں گے کہ اب نہ تو تمہارا جتھا ہی کام آیا اور نہ وہ جو تم تکبر کیا کرتے تھے فائدہ مند ثابت ہوا۔

☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 167)

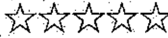
☆ معانی الاخبار (ص 59)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 51)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ (ص 429)

حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اوران کے معصوم آباءواجداد ہی أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ ہیں الحافظ سلیمان الحنفی القندوزی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضرت سلمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں دس بار سے زیادہ فرمایا اے علیؑ تو اور تیری اولاد میں سے جو اوصیاء ہیں جنت اور دوزخ کے درمیان اعراف ہیں نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر وہ شخص جس نے آپ نے اسے اپنا محبّ نہیں جانا۔





الاعراف(53)

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ

ترجمہ

کیا وہ اس کی حقیقت کا انتظار کرتے ہیں جس دن اسکی حقیقت ظاہر ہوگی تو وہ لوگ جنھوں نے اسے پہلے ہی بھلا رکھا تھا کہیں گے، بیشک ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر آئے۔

☆ تفسیر قمی (ج1ص235)

☆ تفسیر البرہان (ج3ص179)

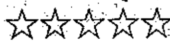
☆ المحجۃ (ص72)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر: ص92

صحیح مسلم شریف۔کتاب الایمان۔باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکمابشریعۃ نبینا محمدؐ(137/1)

امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ "هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ " یہ آیت قیام مہدی آل محمد علیہ السلام اورقیامت کے بارے میں ہے۔



الاعراف(71)

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ

ترجمہ

ہودؑ نے کہا کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پرعذاب اورغضب کا نازل ہونا مقرر ہو چکا ہے۔کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اورتمہارے باپ دادا نے اپنی طرف سے رکھ لئے ہیں۔جنکی خدا نے کوئی سند نازل نہیں کی۔تو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

☆ تفسیرعیاشی(ج2ص138ح50)

☆ کمال الدین اتمام النعمۃ(ج2ص645)

☆ تفسیرصافی(ج2ص428)

☆ بحارالانوار(ج52ص128)

☆ تفسیرنورالثقلین(ج3ص400)

☆ تفسیر البرہان (ج3 ص181)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر (ص60)

محمد بن فصیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے محمد وآل محمد علیہ السلام کے فرج وکشائش کے بارے میں سوال کیا تو امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" کیا تو نہیں جانتا کہ فرج کا انتظار خود کشائش ہے کیونکہ خالق کائنات فرماتا ہے" تم انتظار کرو اور میں بھی منتظر ہوں"۔



الاعراف(128)

قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

ترجمہ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صبر کرو بیشک زمین اللہ تعالیٰ ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اسکا وارث بنادیتا ہے اور انجام تو پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج3 ص427)

☆ تفسیر عیاشی (ج2 ص25)

☆ الاستبصار (ج3 ص108)

☆ تہذیب الاحکام (ج7ص152)

☆ تاویل الآیات (ج1ص177)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص454)

☆ وسائل الشیعۃ (ج17ص329)

☆ الحجۃ (ص73)

☆ بحار الانوار (ج52ص390)

☆ ملاذ الاخیار (ج11ص249)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج2ص56)

☆ تفسیر البرہان (ج3ص192)

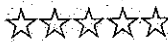
اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ (سورۃ الکہف آیت نمبر 82)

☆ (مظاہر حق جدید: ج5ص37)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارا عہد حکومت تو سب کے بعد ہی آئے گا ہم سے قبل ہر خاندان اور قبیلے کو حکومت کرنے کا موقع دیا جا چکے گا، تا کہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہمیں حکومت کرنے کا موقع ملا ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ کتاب امیر المومنین علیہ السلام میں لکھا ہے میں اور میرے اہلبیت علیہم اجمعین وہ ہیں جنھیں خدا نے زمین کا وارث بنایا ہے اور ہم ہی اہل تقویٰ ہیں۔ ساری زمین ہماری میراث ہے

جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ زمین اسکی ملکیت ہے اسے چاہیے کہ وہ اس زمین کا خراج اہلبیت کے امام زمانہ علیہ السلام کو پہنچائے باقی پیداوار وہ خود استعمال کرے اگر وہ اس زمین کو چھوڑ دے اور کوئی دوسرا مسلمان اس زمین کو آباد کرے تو وہ زمین اسکی ملکیت قرار پائے گی وہ اس زمین کا خراج امام زمان اہلبیت علیہم اجمعین تک پہنچائے اور زمین کی پیداوار کو خود استعمال کرے۔ جب میری اولاد میں سے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور ہوگا تو وہ تمام زمینوں پر قبضہ کر لیں گے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام زمینیں اپنے قبضے میں لے لیں تھیں البتہ وہ زمین جو ہمارے شیعہ کے تصرف میں ہوگی اس پر وہ قبضہ نہیں کریں گے اور وہ بدستور ان کے تصرف میں رہے گی۔



الاعراف(157)

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ

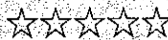
وہ لوگ جو اس رسول نبی اُمی کی پیروی کرتے ہیں جس (کی اوصاف) کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انھیں نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اور وہ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا ہے، اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور وہ ان کے بوجھ اور طوقوں کو جو ان پر تھے ان سے اتارتا ہے پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور جنھوں نے اسکو قوت پہنچائی اور اسکی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 3 ص 464)
☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 222)
☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 178)
☆ وسائل الشیعۃ (ج 18 ص 45)
☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 447)
☆ المحجۃ (ص ص 74)
☆ بحار الانوار (ج 24 ص 353)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 83)
☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 222)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی المنتظر: ص 36

امام رضا علیہ السلام نے ایک جاثلیق سے کہا تھا کہ تم اپنے آپ کو خدا اور اسکے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت میں سمجھو ہماری طرف سے تم پر کوئی ناروا سلوک نہیں کیا جائے گا اب بتاؤ کیا تمہاری کتاب میں ہمارے نبیؐ کا ذکر موجود ہے جاثلیق نے کہا: ہماری کتاب میں محمدؐ نامی نبی کا ذکر موجود ہے اس کے ذکر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اسکے وصی کا نام علیؑ ہوگا اور اسکی بیٹی کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوگا اور اس کے نواسے حسن و حسین علیہم السلام ہونگے۔ چنانچہ تورات زبور انجیل میں محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر موجود ہے۔



الاعراف(159)

وَمِن قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

ترجمہ

اور موسیٰ کی قوم میں بھی ایک گروہ تھا جو حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے، اور اسی (حق) کے ساتھ عدل کیا کرتے تھے۔

☆ الزام الناصب (ج1 ص89)

☆ تفسیر البرہان (ج3 ص225)

☆ دلائل الامامۃ (ص247)

☆ الارشاد (ص365)

☆ مجمع البیان (ج2 ص489)

☆ روضۃ الواعظین (ج2 ص266)

☆ اعلام الوریٰ (ص433)

☆ کشف الغمۃ (ج3 ص256)

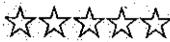
☆ تفسیر عیاشی (ج2 ص35)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ (الاشاعۃ: ص224)

مفضل بن عمر راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مہدی آل محمد عجل اللہ

تعالیٰ فرجہ الشریف ظاہر ہونگے اور جب خانہ کعبہ سے اللہ کے حکم سے ظہور فرمائیں گے تو آپ کے ساتھ اللہ عزوجل آپؑ کے 313 اصحاب کو بھیج دے گا جن میں 15 قوم موسیٰؑ کے مومنین 17 اصحاب کہف اور مقداد، جابر انصاری، مومن آل فرعون اور یوشع بن نون جو وصی موسیٰؑ تھے۔ 313 میں شامل ہونگے اور یہ ہی اس آیت مجیدہ میں آگاہ کیا گیا ہے۔



الاعراف (181)

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

ترجمہ

اور جن کو ہم نے پیدا کیا ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو حق کیساتھ ہدایت کرتا ہیں اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہیں۔

☆ مناقب ابن شھر آشوب (ج 4 ص 400)

☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 250)

☆ تفسیر الکافی (ج 1 ص 343)

☆ مجمع البیان (ج 4 ص 400)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ (الحاوی: ج 2 ص 102)

عبداللہ بن سنان کہتا ہے: امام صادق علیہ السلام اس آیت کی تفسیر کے بارے "ہمارے مخلوق

میں سے کچھ لوگ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہم آئمہ اطہار علیہم اجمعین ہیں۔



الاعراف (187)

إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ترجمہ

اور وہ اسکے معین وقت پر نازل کردے گا اور وہ آسمان وزمین پر بڑا بھاری ہوگا وہ تم پر محض اچانک ہوگا۔

- ☆ کمال الدین (ج2ص272)
- ☆ اعلام الوریٰ (ص317)
- ☆ کشف الغمۃ (ج3ص118)
- ☆ منتخب الانوار المضیئۃ (ص38)
- ☆ نوادر الاخبار (ص225)
- ☆ حلیۃ ابرار (ج4ص613)
- ☆ غایۃ المرام (ج7ص90)
- ☆ مستدرک الوسائل (ج10ص393)
- ☆ فرائد السمطین (ج2ص337)
- ☆ ینابیع المودۃ (ج3ص309)
- ☆ کفایۃ الاثر (ص248)
- ☆ الصراط المستقیم (ج2ص156)

☆ اثبات الھداۃ(ج1ص601)

☆ الانصاف(ص270)

☆ عیون الاخبار الارضا(ج2ص265)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ رواہ البخاری

☆ مشکوۃ(ص466)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی مثال قیامت کی طرح ہے وہ اچانک آئے گا اور وہ اہل آسمان و زمین کے لیے کٹھن وقت ہوگا اس ساعت کا علم اللہ سبحانہ کو ہے۔

☆☆☆☆☆

الانفال(7,8)

وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ

ترجمہ

اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات کے ذریعہ سے حق کو حق ثابت کر دیا جائے اور کافروں کی نسل کو قطع کر دے تا کہ حق کو حق ثابت کر دیا جائے اور باطل کو باطل خواہ مجرم اسے ناپسند ہی کریں۔

☆ تفسیر عیاشی (ج2ص54)

☆ بحار الانوار (ج8ص128)

☆ تفسیر البرہان (ج2ص68)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص550ب32ح557)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج3ص546)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ (التعلیق الصبیح: ج6ص200)

تفسیر عیاشی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: یُحِقَّ الحَقَّ بِکَلِمَاتِهِ کے جملہ کی ایک باطنی تفسیر بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفظ یرید اللہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ ایک چیز کو واقع کرنا چاہتا ہے جو کہ ابھی تک رونما نہیں ہوئی اور وہ چیز یہ ہے: یُحِقَّ الحَقَّ بِکَلِمَاتِهِ کہ وہ اپنے کلمات کے ذریعہ سے حق کو ثابت کرے۔ اور "کلمات" کی باطنی تفسیر میں اس سے حضرت علی علیہ السلام مراد ہیں اور وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ سے بنی امیہ مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہُ الشریف کے ظہور کے وقت آل محمدؑ کے حق کو ثابت کر دے گا اور بنی امیہ کے باطل کو بھی واضح کر دے گا خواہ مجرمین کو یہ بات ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔

☆☆☆☆☆

الانفال (33)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

ترجمہ

اللہ سبحانہ ایسا نہ کرے گا کہ آپؐ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے۔

☆ کتاب دارالسلام احوال حضرت مھدیؑ (ص 150)

☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 313)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسلم شریف (حدیث نمبر 7240 تا 7244)

☆ سنن ابن ماجہ (4063 تا 4065)

آیت کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا وجود اقدس مثل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اسی لیے عذاب موخر ہے۔

☆☆☆☆☆

الانفال (39)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ

ترجمہ

اور ان کو قتل کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ فساد باقی نہ رہے اور ہر طرف اللہ کا دین باقی رہ جائے۔

☆ روضۃ الکافی (ج 8 ص 201)

☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 303)

☆ المحجۃ (ص78)

☆ تفسیر البرہان (ج2 ص81)

☆ المیزان (ج9 ص87)

☆ منتخب الاثر (ص290)

☆ ینابیع المودۃ (ج3 ص239)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج3 ص585)

☆ الزام الناصب (ج1 ص90)

☆ تفسیر العیاشی (ج2 ص60)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الحاوی: (ج2 ص73)

☆ کتاب البرہان: (ج20 ص310)

محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا کے بارے میں سوال کیا: آپؑ نے فرمایا: "یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے اس کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، بلاشبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اور اپنے اصحاب کی ضرورت کی بناء پر رہنے کی اجازت دیدی، مگر جب اس آیت کی تاویل آجائے گی تو پھر ان لوگوں کا عذر قبول نہ ہوگا، اور سب کے سب قتل کر دیئے جائیں گے تاکہ شرک باقی نہ رہے اور سب کے سب اللہ کو واحد و یکتا ماننے لگیں۔



الانفال (75)

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَـٰئِكَ مِنكُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ترجمہ

اور وہ لوگ جو بعد میں ایمان لائے، اور تمھارے ساتھ ہو کر ہجرت کی اور جہاد کیا، تو وہ تم میں سے ہی ہیں اور اللہ تعالی کی کتاب میں بعض رشتہ دار بعض سے زیادہ حقدار ہیں یقیناً اللہ تعالی ہر ایک چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔

- ☆ اثبات الھداۃ (ج3ص467ب32ح128)
- ☆ الزام الناصب (ج1ص67,69)
- ☆ تفسیر الصافی (ج4ص387)
- ☆ تفسیر البرھان (ج3ص293ح14)
- ☆ المحجۃ (ص200)
- ☆ بحار الانوار (ج51ص135ب4ح1)
- ☆ نور الثقلین (ج1ص511ح375)
- ☆ نوادر الاخبار (ص227ح5)
- ☆ کمال الدین (ج1ص323ب31ح8)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

- ☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص239)

ثابت ثمالی، امام سجاد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت بعض کے چاہنے والے دوسرے کے بہ نسبت زیادہ سزاوار ہے کتاب ہذا کے لیے ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیت بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی: اس نے کلمہ توحید کو اپنے بعد کے نسلوں کے لیے قرار دیا اور روز قیامت تک امامت نسل حسین بن علی علیہ السلام سے ہوگی اور ہمارے قائم علیہ السلام کے لیے دو غیبتیں ہیں، جسکی دوسری غیبت طولانی ہوگی۔ پہلی غیبت چھ دن چھ ماہ یا چھ سال تک طولانی ہوگی اور دوسری غیبت اتنی طولانی ہوگی کے بہت سے مومنین اس عقیدے سے منحرف ہو جائیں گے اور اس عقیدے پر ثابت قدم نہ رہیں گے، مگر وہ لوگ جن کے عقیدے یقین پر مبنی ہوں گے اور انکی معرفت زیادہ ہوگی۔



التوبہ (3)

وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

ترجمہ

اور یہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن سب لوگوں کے لئے اعلان ہے کہ یقیناً اللہ تعالی اور اسکا رسول مشرکوں سے بری الذمہ ہیں پس اگر تم توبہ کرلو تو وہ تمھارے لئے بہتر ہے اور اگر روگردانی کروگے تو جان لو کہ تم یقیناً اللہ تعالے کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور وہ لوگ جو کافر ہوگئے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے۔

☆ تفسیر عیاشی (ج2 ص82)

☆ بحارالانوار(ج51ص55ب5ح40)

☆ غایۃ المرام(ج4ص80)

☆ اثباۃ الھداۃ(ج3ص550ب32ح560)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الحاوی(ج2ص80)

☆ کتاب البرہان(ج2ص611)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تاویل میں فرمایا کہ یہ آیت خروج قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے متعلق ہے اور اذان سے مراد انکی دعوت اپنی طرف ہے۔

☆☆☆☆☆

التوبہ(16)

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

ترجمہ

کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی تک تو خدا نے ان لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں کے راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو

اپنا رازنہیں بناتے اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔

☆ غیبۃ الطوسی (ص336)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص510)

☆ بحارالانوار (ج52ص113)

☆ منتخب الاثر (ص315)

☆ تفسیر البرہان (ج3ص380)

☆ تفسیر قمی (ج1ص282)

☆ الکافی (ج1ص425)

☆ غایۃ المرام (ص264-265)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص311)

ابی الجارود نے ابی جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس آیت میں مومنین سے مراد ہر زمانہ کے امام علیہ السلام ہیں۔

☆☆☆☆☆

التوبہ (33,32)

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَیَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ هُوَ

الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْن

ترجمہ

یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں۔ اور خدا اپنے نور کو پورا کیے بغیر رہنے کا نہیں۔ اگر چہ کافروں کو برا ہی لگے۔ (اللہ) ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تا کہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگر چہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔

☆ الصراط المستقیم (ج 1 ص 303)

☆ تفسیر مجمع البیان (ج 3 ص 25)

☆ بحار الانوار (ج 37 ص 201)

☆ العوالم الامام علیؑ (ص 186)

☆ تفسیر مجمع البیان (ج 3 ص 25)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 448)

☆ الاحتجاج (ج 1 ص 55)

☆ العدد القویۃ (ص 176)

☆ ینابیع المودۃ (ج 71 ص 423)

☆ کمال الدین (ج 2 ص 670)

☆ آیات الولایۃ (ص 151)

☆ تفسیر الاصفیٰ (ج 2 ص 231)

☆ تفسیر مجمع البیان (ج 3 ص 25)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر: ص 37

علی بن ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں یہ وہ آیت ہے جو مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لیے نازل ہوئی ہے جنکو تمام ادیانوں پر فتح نصیب ہوگی۔ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف دنیا کو عدل وانصاف سے پُر کردیں گے جب کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی یہ وہ آیت ہے جسکی تاویل تنزیل کے بعد ہوگی۔

☆☆☆☆☆

التوبہ (36)

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ

ترجمہ

پس تم ان میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور تم سب مل کر مشرکوں سے جنگ کرو جس طرح وہ سب مل کر تمھارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالی پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

☆ غایۃ المرام (ص 244)

☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 411)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 91)

☆ البحار (ج 1 ص 55)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات المہدی منتظر: ص 59

ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اے جابر! امام بارہ ہیں پہلے علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آخری مہدی آل محمد علیہ السلام ہیں پورے اسلام کے مطابق ان کی تعداد اتنی ہے جتنے سال کے مہینے ہوتے ہیں اور وہ بارہ مہینے ہیں اور امام صادق علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس آیت کی تاویل ابھی نہیں ہوئی اس آیت کی تاویل کا وقت اس وقت ہوگا جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو کوئی مشرک باقی نہ رہے گا۔ مگر وہ ان کے ظہور کو ناپسند کرے گا اور قتل کر دیا جائیگا۔

☆☆☆☆☆

التوبہ (52)

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ

ترجمہ

کہہ دو ہمارے بارے میں تم کیا انتظار کرتے ہو سوائے اس کے کہ دو بھلائیوں میں سے ایک (حاصل ہو) اور ہم تم سے اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے کوئی عذاب پہنچائے پس تم انتظار کرتے رہو اور ہم بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

☆ اصول کافی (ج 8 ص 286)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 133)

☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 348)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 311 ب 67 ح 17)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 225 ح 178)

☆ روضۃ الکافی (ص 275 و 287 ح 431)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر: ص 37

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ منکرین مہدیؑ کو دنیاوی مشکلات کے عذاب سے سابقہ رہے گا یہاں تک کہ جب ظہور امام علیہ السلام کو وہ درک کر لیں گے تو امام علیہ السلام ان اشقیاء کو فی النار کر دیں گے۔

☆☆☆☆☆

توبہ (105)

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ

ترجمہ

کہو عمل کیے جاؤ خدا رسول اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھ رہے ہیں۔

☆ الشافی فی الامامۃ (ص 475)

☆ دارالسلام احوال حضرت مھدیؑ (ص 149)

☆ تفسیر البرہان (ج 3 ص 494)

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 115)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب البرہان: ج 2 ص 625

امام علیہ السلام نے فرمایا مومنین سے مراد آئمہ طاہرین علیہم اجمعین ہیں (جیسا کہ آج بھی ایک امامؑ پردہ غیب میں ہمارے اعمال کا مشاہدہ کرر ہا ہے ملائکہ ہمارے اعمال خدا تک پہنچانے سے پہلے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے حضور پیش کرتے ہیں۔)

☆☆☆☆☆

التوبہ (119)

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

ترجمہ

جو ایمان لا چکے ہو تم خدا سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

☆ سلیم بن قیس (ص 189)

☆ نور الثقلین (ج 4 ص 190)

☆ غایۃ المرام (ص 248 ب 43 ح 5)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 170)

☆ بحار الانوار (ج 33 ص 149)

☆ تفسیر قمی

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص 314)

حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف صادقین میں ہیں۔ سلیم بن قیس ہلالی کہتے ہیں امام علی علیہ السلام حدیث (مناشدہ) میں فرماتے ہیں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ خدا اپنی کتاب میں نازل کرتا ہے کے (یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ) حضرت سلمانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ یہ آیت عام ہے یا خاص؟ فرمایا: جن کو حکم دیا گیا ہے وہ عام ہیں کیوں کہ مومنین کو یہ حکم دیا گیا ہے لیکن (صادقین) مخصوص ہیں میرا بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور میرے جانشین تا قیامت۔

☆☆☆☆☆

یونس (20)

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ

ترجمہ

کہ اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر کیوں کوئی آیت نہیں نازل کی جاتی پس تم کہہ دو کہ ماسوا اسکے نہیں ہے کہ غیب تو اللہ ہی کیلیے ہے پس تم انتظار کرو بیشک میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنیوالوں میں سے ہوں۔

☆ ینابیع المودۃ(ص507)

☆ بحارالانوار(ج52ص123)

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ(ج2ص340)

☆ تاویل الآیات(ج1ص32)

☆ اثبات الھداۃ(ج3ص458)

☆ تفسیر البرہان(ج1ص53)

☆ المحجۃ(ص16)

☆ ینابیع المودۃ(ج3ص240)

☆ الصدر(ص125)،تفسیر نور الثقلین(ج4ص219)

☆ الزام الناصب(ج1ص75,92)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر: ص72

یحیٰی بن ابو القاسم کہتے ہیں: امام صادق علیہ السلام خدا کے اس قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں (وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ

الْمُنتَظِرِينَ) یہاں غیب سے مراد حجت قائم علیہ السلام ہیں۔



یونس (24)

حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا

ترجمہ

یہاں تک کہ جب زمین کی اس سے زینت ہوئی اور وہ بن سنور گئی اور اہل زمین نے یہ خیال کر بھی لیا کہ اب ہم اس پر قابو پانے والے ہیں تو یکایک ہمارا عذاب رات کو یا دن کو آ پہنچا

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 92)

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ص 469 ب 43 ح 23)

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 42 ب 18 ح 32)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 299 ح 41)

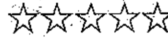
☆ تبصرۃ الولی (ص 773)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ (اثار القیامہ: ص 366)

☆ (الاشاعۃ: ص 198)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیات آل فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جیسے کہ "حَتّٰی إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ "یعنی ظالمین اور "او نہارا" یعنی القائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بالسیف بنی امیہ بنی عباس اور دشمنان خدا و اہل بیتؑ کو نیست و نابود کر دیں گے۔



یونس (35)

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ

ترجمہ

تم کہہ دو کہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو حق کی طرف رہبری کرے تم کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ حق کی طرف رہبری کرتا ہے پھر کیا وہ شخص جو حق کی طرف رہبری کرتا ہے زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو راہ نہیں پاتا ہے سوائے اسکے کہ اسے راہ دکھلائی جائے پھر تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔

☆ روضۃ الکافی (ص209ح253)

☆ الکافی (ج8ص208ح252)

☆ بحار الانوار (ج52ص296)

☆ غیبت نعمانی (ص274ب14ح32)

☆ المحجۃ (ص99)

☆ تفسیر البرھان (ج52ص296ب26ح50)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج4ص234)

☆ الزام الناصب (ج1 ص93)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص240)

داؤد بن فرقد کہتے ہیں: عجلیہ سے ایک شخص نے اس حدیث کو سنا کہ کہا گیا (ظہور کے وقت) دن کے پہلے حصے میں منادی ندا کرے گا: آگاہ رہو فلاں بن فلاں اور اسکے پیرو کامیاب ہیں اور دن کے آخری حصے میں منادی ندا دے گا: آگاہ رہو کے عثمان اور اس کے پیرو کامیاب ہیں: اس شخص عجلی نے کہا: ان میں سے کونسا سچا ہوگا؟ حضرت نے جواب دیا اسکی تصدیق کرو جس کو تم پہلے سے حق کے ساتھ جانتے تھے خدا فرماتا ہے کیا جو حق کی طرف ہدایت کرے وہ سزاوار ہے اسکی پیروی کی جائے یا وہ کے ہدایت نہیں کرتا صرف ہدایت چاہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

یونس (48)

وَيَقُولُونَ مَتَى هَـٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

ترجمہ

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا۔

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج1 ص317 ب30 ح3)

☆ عیون الاخبار الرضاؑ (ج1 ص68 ب6 ح36)

☆ مقتضب الاثر (ص 23)

☆ الصراط المستقیم (ج 2 ص 111)

☆ العدد القویة (ص 71)

☆ منتخب الانوار المضیئة (ص 78)

☆ العوالم (ج 15 ص 257)

☆ کشف الاستار للنوری (ص 109)

☆ منتخب الاثر (ص 62)

☆ الانصاف (ص 213)

☆ کفایة الاثر (ص 231)

☆ اعلام الوریٰ (ص 384)

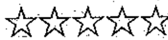
☆ اثبات الهداة (ج 1 ص 479)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 463)

عبدالرحمن بن سلیط کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے خاندان کا بارہواں میرا فرزند حضرت مہدیؑ ہوگا پہلے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور آخری میرے فرزندوں میں سے نواں فرزند ہے جو قائم بہ حق ہے خدا زمین کو اسکی وسیلہ سے موت کے بعد زندہ کرے گا، سب ادیان پر اپنے دین کو اسکی بدولت غالب کرے گا اسکی ایک غیبت طولانی ہوگی پچھلوگ

اس دوران مرتد ہو جائیں گے اور دوسرے کچھ لوگ ثابت قدم رہیں گے ان کو اذیت دی جائے گی اور کہا جائے گا اگر سچ بولتے ہو یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ یاد رکھو کے اسکی غیبت کے دوران سب مشکلات پر صبر سے کام لینا جو بھی ایسا کرے گا اس مجاہد کے مانند ہوگا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہو۔



یونس (50)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتاً أَوْ نَهَاراً مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ

ترجمہ

تم یہ کہہ دو کہ آیا تم نے یہ سوچا کہ اگر اس کا عذاب تم پر یکا یک رات کو یا دن میں آ پہنچے تو یہ گنا ہگار اس کے متعلق جلدی کا ہے کی کرتے ہیں۔

☆ تفسیر البرهان (ج2ص187ح2)

☆ بحارالانوار (ج52ص185ب25ح10)

☆ الزام الناصب (ج1ص92)

☆ تفسیر الصافی (ج2ص405)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج2ص306ح73)

☆ تفسیر قمی (ج1ص312)

☆ صحیح مسلم (ص401)

☆ ترمذی (ص1324)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۔ (آپ کہہ دیں کہ ذرا سوچو تو سہی اگر تم پر اس کا عذاب رات کے وقت آجائے یا دن میں آجائے تو تم کیا کرو گے آخر ان مجرمین کو کس بات کی جلدی ہے؟) کی آیت مجیدہ کے متعلق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ وہ عذاب ہے جو آخری زمانہ میں فاسق اہل قبلہ پر نازل ہوگا اور وہ اس سے قبل عذاب آنے کا انکار کر رہے ہوں گے۔

یونس (62)

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ

آگاہ ہو کہ یقیناً اللہ تعالےٰ کے اولیا (وہ ہیں) کہ ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

☆ آیۃ الولایۃ (ص164)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص475,476ب32ف5ح163)

☆ کمال الدین (ج2ص357ب33ح54)

☆ حلیۃ الابرار (ج5ص420ب51ح4)

☆ تفسیر صافی (ج2ص173)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج4ص243)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر (ص69)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ان شیعوں کیلئے خوشخبری ہو۔ جو دوران غیبت ان کے ظہور کا با معرفت انتظار کر رہے ہیں اور ظہور کے وقت ان کے اطاعت کریں گے خدا کے وہ دوست ہیں جنہیں کوئی خوف و حزن نہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

یونس (64)

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

ترجمہ

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں ان کے لئے دنیا کی زندگانی میں (بھی) خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالی کے کلموں میں کوئی بھی تبدیلی نہیں یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 410)،

☆ وسائل الشیعۃ (ج 18 ص 45 ب 7 ح 16)،

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 447 ب 32 ح 43)،

☆ المحجۃ (ص 74)،

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 83 ح 299)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 89)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ التذکرہ (ص 699)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ان کو خوشخبری دیں گے اپنے قیام اور ظہور کی دشمنوں سے انتقام، اور مومنین کی شفاعت اور حوض کوثر پر اپنی اقتدا میں محشور ہونے کی۔

☆☆☆☆☆

یونس (98)

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ

ترجمہ

پس کوئی بستی ایسی نہیں ہوئی کہ وہ ایمان لائی ہو تو اس کو اسکے ایمان نے کوئی فائدہ دیا ہو سوائے یونس کی قوم کے کہ جس وقت وہ ایمان لائے ہم نے دنیا کی زندگانی میں ان سے رسوا کرنے والا عذاب ہٹا دیا۔ اور ایک مدت تک ہم نے انھیں فائدہ پہنچایا۔

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 241)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 737 ب 34 ف 9 ح 109)

☆ تفسیر البرھان (ج 4 ص 107 ح 1)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القوم المختصر فی علامات مهدی المنتظر (ص 41)

ابو بصیر نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا؛ یہ جو خدا فرماتا ہے: (عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ) دنیا میں کافروں کے لیے کونسا عذاب ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ابو بصیر! اس عذاب سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کے کوئی شخص اپنے خاندان میں بیٹھا ہوگا تو اچانک اسکے اہل وعیال اسکا گریبان پکڑیں گے اور فریاد کریں گے، لوگ پوچھیں کیا ہوا؟ کہیں گے ابھی فلاں شخص مسخ ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ واقعہ قیام قائم سے پہلے رونما ہوگا یا بعد میں؟ حضرت نے فرمایا: ہاں! قیام قائم علیہ السلام سے پہلے۔

یونس (102)

فَهَلْ يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ

ترجمه

پھر کیا وہ ایسے دنوں کا انتظار کرتے ہیں جیسا کہ ان لوگوں کے دن تھے جو ان سے پہلے گذر گئے ہیں کہہ دو پس تم انتظار کرو یقیناً میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنیوالوں میں سے ہوں۔

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 142)

☆ بحار الانوار (ج 13 ج 138)

☆ تفسیر صافی (ج 1 ص 775)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر: ص 72

محمد بن فضیل راوی ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا فرج (کشائش) کا انتظار کرنا خود فرج (سکون) ہے اسی لیے اس آیت میں اللہ عزوجل فرماتا ہے انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں۔

☆☆☆☆☆

ھود (8)

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

ترجمہ

اور اگر ہم ایک گنی ہوئی جماعت کے آنے تک ان سے عذاب موخر کر دیں تو یقیناً یہ لوگ کہیں گے کہ اسے کس نے روکا ہے آگاہ رہو! جب وہ آئے گا تو ان سے ٹالا نہ جا سکے گا اور انہیں وہ عذاب آ کر گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

☆ غیبت نعمانی (ص 127)

☆ المحجۃ (ص 102)

☆ الموسوعۃ احادیث امیر المومنین (ج 1 ص 158)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 208)

☆ بحار الانوار (ج 51 ص 58)

☆ تفسیر میزان (ج 10 ص 186)

☆ مجمع البیان (ج5 ص144)

☆ الزام الناصب (ج1 ص94)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن (ص241)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے "عذاب" سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا خروج ہے اور امت معدودۃ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہیں جو اہل بدر کے اصحاب کی تعداد کے مطابق ۳۱۴ ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

ھود (18)

أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ

خبردار ہو کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج2 ص520 ب45 ح49)

☆ من لایحضرہ الفقیہ (ج1 ص498 ح1247)

☆ الخرائج والجرائح (ج3 ص1118 ب20 ح34)

☆ الاحتجاج (ج2 ص479)

☆ وسائل الشیعہ (ج 3 ص 172 ب 38 ح 8)

☆ ھدایۃ الامۃ (ج 4 ص 161 ح 4)

☆ بحارالانوار (ج 53 ص 182 ب 31 ح 11)

☆ کفایۃ الاثر (ص 158)

☆ غیبۃ الطوسی (ص 439)

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج 2 ص 370)

☆ عیون الاخبار الرضا (ج 2 ص 6)

☆ منتخب الانوار المضیئۃ (ص 36)

☆ منتخب بصائر الدرجات (ص 38)

☆ الرجعۃ (ص 173)

☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 356)

☆ مراۃ الانوار (ص 209)

☆ بشراۃ الاسلام (ص 154)

☆ اثبات الوصیۃ (ص 227)

☆ غیبت النعمانی (ص 186)

☆ دارالسلام دراحوالات حضرت مھدیؑ (ص 41)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمانہ آخر میں مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے دوران آسمان سے تین آوازیں آئیں گی جن میں پہلی الا لعنۃ اللہ علی الظلمین دوسری ازفۃ الازفۃ اور تیسری آواز آگاہ ہو جاؤ کے اللہ سبحانہ نے مہدی آل محمد عجل اللہ

تعالیٰ فرجہ الشریف کو مبعوث کر دیا ہے۔



ھود (80)

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ

ترجمہ

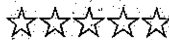
اس نے کہا کاش مجھے تمھارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ کی پناہ لے سکتا۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 94)
☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 134)
☆ کمال الدین وتمام النعمۃ (ج 2 باب 58 ص 610 ح 26)
☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 494)
☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 258)
☆ المحجہ (ص 106)
☆ بحار الانوار (ج 52 ص 327)
☆ منتخب الاثر (ص 486)
☆ ینابیع المودہ (ج 3 ص 241)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ مرقاۃ (ج 10 ص 177)

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں قوۃ سے مراد وہ طاقت ہے جو اللہ عزوجل نے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو عطا فرمائی ہے اور رکن شدید سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے 313 اصحاب ہیں، اور اسی قوت اور طاقت کی حضرت لوط علیہ السلام نے حسرت کی تھی تا کہ وہ اپنی بدترین سرکش قوم سے لڑسکیں یہاں تک کہ اللہ سبحانہ راضی ہو جائے اور کلمہ حق عام ہو جائے۔



ھود (82)

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ

ترجمہ

پھر جس وقت ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے اس طبقہ کو زیروزبر کر دیا اور ان کے اوپر مٹی کے پتھروں کا مینہ برسایا جو تمہارے پروردگار کے پاس چٹلے بنے ہوئے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 60)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن (ص 228)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت علامات ظہور مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی طرف اشارہ کر رہی ہے جب شدید زلزلے آئیں گے جب کثیر قتل و غارت ہوگی اور اس خوف سے

تمام انسان آہ وبکا کریں گے (یہ ایک طویل حدیث ہے جو مذکورہ حوالے سے پڑھی جاسکتی ہے)



ھود (86)

بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

ترجمہ

اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ کا بقیہ تمھارے لئے بہتر ہے۔

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ص330ب32ح16)

☆ اعلام الوریٰ (ص433ب4ف3)

☆ الفصول المھمۃ (ص302)

☆ تفسیر صافی (ج2ص468)

☆ نوادر الاخبار (ص266ح8)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص528ب32ف22ح441)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج2ص212ح124)

☆ بشارۃ الاسلام (ص95ب6)

☆ منتخب الاثر (ص292ف2ب35ح1)

☆ الانوار البھیۃ (ص374,375)

☆ نور الابصار (ص172)

☆ تفسیر عیاشی (ج2ص168)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ ابن ابی شیبہ

☆ المصنف: 7:514 رقم: 37653

الاکمال میں ہے آئمہ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خروج فرمائیں گے تو کہہ رہے ہوں گے کہ میں اللہ کا بقیہ ہوں اور جانشین خدا ہوں آئمہ طاہرین علیہم اجمعین نے فرمایا کہ جب دوران غیبت اپنے امام علیہ السلام کو سلام کرو تو کہو کہ السلام علیک یا بقیة اللہ فی ارضہ

☆☆☆☆☆

ھود (110)

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ

ترجمہ

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ضرور انکے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور یقیناً وہ اس شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

☆ روضۃ الکافی ص 287 ح 432

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 510)

☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 474)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 451)

☆ المحجۃ (ص 183)

☆ المحجۃ (ص 183)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 313)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ فوائد الاخبار (صفحہ 157)

☆ الروض الانف (جلد 2 صفحہ 431)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس امت نے قرآن کے بارے میں اختلاف کیا اور جب قائم علیہ السلام کے بارے میں بھی اختلاف کریں گے تو یاد رکھو کہ بہت سے لوگ ان کی مخالفت کریں گے جس کے نتیجے میں حضرت ان کی گردن مار دیں گے۔

☆☆☆☆☆

یوسف (94)

إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ

ترجمہ

اگر مجھے یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا ہے تو مجھے یوسف کی بو آ رہی ہے۔

☆ غیبت نعمانی (ص 310)

☆ کمال الدین (ج 2 ص 672)

☆ دار السلام دراحوال حضرت مہدیؑ (ص 584)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب البرہان (ج 2 ص 583)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا پیراہن یوسف علیہ السلام وہ کرتہ ہے جو جبرائیل امین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے لے کر آئے تھے جب آتش نمرود میں انہیں ڈالا گیا اور ان پر آگ کا اثر نہ ہوا اور یہ ہی قمیض حضرت یوسف علیہ السلام تک پہنچی جسکی خوشبو حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچی اور انھوں نے اس آیت کی تلاوت کی ہمارے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پاس یہ قمیض ہوگی اور وہ سارے تبرکات ہونگے جو انبیاء ماسبق کے ہیں یہ سب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف پر منتہی ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

یوسف (102)

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ

ترجمہ

اور یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ پر وحی کرتے ہیں۔اور جب برادران یوسف نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا اور وہ فریب کر رہے تھے تو تم ان کے پاس تو نہ تھے۔

☆ بحار الانوار (ج51ص109)

☆ آیت اللہ مصطفیٰ خمینی تفسیر القرآن الکریم (ج2ص227)

☆ تفسیر الاصفیٰ (ج1ص12)

☆ تفسیر عیاشی (ج1ص24)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ ترمذی

☆ الجامع الصحیح، 505:4

مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان ہے "ہمارے قائمؑ کی غیبت طویل مدت رہے گی۔گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی غیبت کے زمانے میں شیعہ اسطرح حیران و پریشان پھر رہے ہیں جیسے پرندے چراگاہ کی تلاش میں پھرتے ہیں لیکن ان کو چراگاہ نہیں ملتی۔یاد رکھو جو شخص بھی اس زمانہ غیبت میں اپنے دین پر ثابت قدم رہا اور اسکا دل اپنے امامؑ کی طویل غیبت سے مایوس نہ ہوا تو وہ شخص قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

یوسف (110)

حَتَّیٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ

ترجمہ

یہاں تک کہ جب پیغمبر قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ جھٹلائے گئے ہیں تو ان کے پاس ہماری خاص مدد آ پہنچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار لوگوں سے ٹالا نہیں جا سکتا

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج2 ص352)

☆ کتاب دارالسلام احوالات حضرت مہدیؑ (ص108)

☆ تفسیر البرہان (ج4 ص240)

☆ دلائل الامامۃ (ص248)

☆ الحجۃ (ص107)

☆ منتخب الاثر (ص314)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ سیوطی

☆ الحاوی للفتاوی، 76:2

☆ ینابیع المودۃ (ج3 ص242)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی

غیبت اتنی طویل ہوگی کہ خالص حق ہی رہ جائے گا اور لوگ کہیں گے کہاں ہے خداء کی مدد؟ تو جو لوگ جن کے قلوب میں خیانت ہوگی مرتد ہو جائیں گے۔



الرعد (7)

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَاد

ترجمہ

سوا اسکے نہیں کہ تو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی ہے۔

☆ آیات الولایۃ (ص176)

☆ اصول کافی (ج1 ص179)

☆ نوادر الاخبار (ص280)

☆ بصائر الدرجات (ص335)

☆ تفسیر صافی (ص257)

☆ مجمع البیان

☆ اصول کافی (ج1 ص193)

☆ غیبت النعمانی (ص109)

☆ اثبات الھداۃ (ج1 ص81)

☆ بصائر الدرجات (ج1 ص30)

☆ بحار الانوار (ج23 ص3)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج2 ص483)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ السنن ابن ماجہ، 1367:2

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا منذر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہادی حضرت علی علیہ السلام اور باقی آئمہ ہیں اور لکل قوم ھاد سے مراد یہ ہے کہ ہر زمانے ایک امام مبین کا وجود ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

الرعد (13)

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ

ترجمہ

اور رعد (گرج کا فرشتہ) اسکی حمد کے ساتھ تسبیح کرتا ہے اور سب فرشتے اسکے خوف سے (تسبیح کرتے ہیں) اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے۔

☆ غیبت نعمانی (ص286ب14ح62)

بحار الانوار (ج52ص245ب25ح124)

اثبات الہداۃ (ج3ص738ب34ح115)

☆ الزام الناصب (ج1ص96)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ مسلم شریف (ح7333)

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا فرمان ہے کہ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خروج وقیام کے بعد صادق اور کاذب کو الگ الگ کردیں گے اور کاذبین (جھوٹوں) کو سخت ترین عذاب میں ڈال دیں گے جو "روبیضہ" یعنی سخت ترین عذاب ہے۔

☆☆☆☆☆

الرعد (13,14)

وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ

ترجمہ

اور وہ سخت قوت والا ہے اسی کیلئے سچی پکار ہے اور جو لوگ اس کے سوا غیر کو پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے۔

☆ الزام الناصب (ج1 ص96)

☆ غیبت النعمانی

☆ نہج البلاغہ (خطبہ 138 ص261)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا: آپ فرماتے ہیں کہ: قیام قائم علیہ السلام سے پہلے چند سال سخت اور مشکلات سے بھرپور ہوں گے: جن میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا اور مکار شخص کو اپنے قریب کیا جائے گا۔ اور رویبضہ کی بات مانی جائے گی میں نے کہا: رویبضہ اور ماحل کیا ہے؟ فرمایا: تم نے قرآن نہیں پڑھا "اور وہ سخت محال ہے" اس سے مراد مکر ہے۔



الرعد (29)

اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ طُوْبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ

ترجمہ

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کئے ان کیلئے خوشحالی اور بہتر انجام ہے۔

☆ اثبات الھداۃ (ج3 ص457)

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ج2 ب33 ح55)

☆ غایۃ المرام (ج4 ص171)

☆ بحار الانوار (ج52 ص123)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج2 ص505)

☆ منتخب الاثر (ص514)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ سیوطی

☆ الحاوی للفتاوی، 64:2

ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ خوش نصیب ہے وہ شخص جو ہمارے قائمؑ کی غیبت میں ہمارے امر سے تمسک رکھے گا اور اس کا قلب ہدایت کے بعد منحرف نہیں ہوگا راوی کہتا ہے میں نے کہا مولا میں آپ پر قربان یہ طوبیٰ کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس درخت کی ایک شاخ پھیلی ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆

ابراھیم (5)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

ترجمہ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال اور انھیں اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلا یقیناً اس میں ہر صبر کرنیوالے شکر گزار کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 305)

☆ الصراط المستقیم (ج 2 ص 264)

☆ مشارق انوار الیقین (ص 187)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 41)

☆ روضۃ الواعظین (ص 392)

☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 242)

☆ معانی الاخبار (حدیث 58 ص 166)

☆ الخصال (ج 1 ص 108)

☆ الحجۃ (ص 108)

☆ بحار الانوار (ج 53 ص 63)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 571)

☆ تفسیر قمی (ج 1 ص 369)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 309)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ترمذی

☆ق الجامع الصحیح، 505:4

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ان دنوں جن کے یاد دلانے کا حکم دیا جا رہا ہے ان ہی دنوں میں سے ایک دن ظہور و قیام مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔

☆☆☆☆☆

ابراھیم (24)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

ترجمہ

کیا تو نے نہیں دیکھا کس طرح اللہ نے مثال بیان کلمہ طیبہ کی کہ وہ مثل ایسے پاکیزہ درخت کے ہے جس کی جڑ زمین میں گڑی ہوئی اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں۔

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 318)

☆ بصائر الدرجات (ص 73)

☆ الکافی (ج 1 ص 355)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ شواہد التنزیل (ج 1 ص 311)

ابا عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ شجرہ طیبہ سے کیا مراد ہے؟ امامؑ نے جواب دیا شجر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آئمہ طاہرین علیہم السلام جن کے آخری مہدی آل محمد علیہ السلام ہیں شاخیں ہیں اور آئمہ اطہار علیہم السلام کا علم اس کے ثمر ہیں اور شیعہ اس کے پتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ابراھیم (37)

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ

ترجمہ

اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی بعض ذریت کو تیرے خانہ محترم کے پاس اس وادی بے رزاعت میں سکونت پذیر کیا ہے پروردگار اس لیے کہ وہ نماز قائم کریں۔

☆ الکافی (ج1ص322ح1)

☆ تفسیر البرہان (ج4ص337ح2)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بار وان امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ مستدرک حاکم (ج4ص600)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس آیت سے مراد باخدا ہم عترت رسول اللہؐ ہیں اور ہم میں باقی آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔

☆☆☆☆☆

ابراھیم (42)

إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ

ترجمہ

وہ انہیں اس دن تک ڈھیل دیتا ہے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائینگی۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 604)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 342 ح 6)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 95)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مرقاۃ المفاتیح (ج 10 ص 174)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت منقول ہے جس کا ماحاصل یہ ہے کہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے صلح کر کے امت کی بہتری کے لیے اقدام کیا تھا لیکن اس وقت لوگوں نے ان کی صلح پر اعتراض کیا اور جب سید الشہداء علیہ السلام نے کربلا میں جنگ کی لوگوں نے ان کی جنگ پر اعتراض کیا اور بولنے لگے (تو نے ہمیں قریبی زمانے تک مہلت کیوں نہ دی) اس دن اور اس مہلت سے مراد حکومت مہدی آل محمد علیہ السلام ہے۔

☆☆☆☆☆

ابراهیم (45)

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ

ترجمہ

اور تم نے ان لوگوں کے مکانوں میں سکونت اختیار کی تھی جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر ظاہر ہو گیا کہ ہم نے انکے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔ اور ہم نے تمھارے لئے مثالیں بیان کر دی تھیں۔

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 250)

☆ اثبات الھداۃ (ج 2 ص 551 ب 23 ح 566)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 321)

☆ المحجہ (ص 110)

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 357)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص 223)

میں ہے کہ ایک سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بنی عباس کے گھروں کے متعلق بات کی اور کہا "خدا ہمیں ان گھروں کو خراب ہوتا دکھائے یا ہمارے ہاتھوں سے انہیں خراب کرے" امام صادق علیہ السلام نے فرمایا "ایسے نہ کہو بلکہ یہ گھر مہدی آل محمد علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے ہو جائیں اور مولاؑ نے جواب میں یہ تلاوت فرمائی۔ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ

☆☆☆☆☆

حجر (38،36)

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِی إِلَی یَوْمِ یُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِینَ ○ إِلَی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ

ترجمه

شیطان نے کہا اے رب مجھے قیامت تک مہلت دے اللہ سبحانہ نے فرمایا تو انتظار کرنے والوں میں سے ہے ایک مقرر دن تک۔

☆ تفسیر عیاشی (ج2 ص242 ح14)

☆ دلائل الامامۃ (ص240)

☆ تاویل الآیات (ج2 ص509 ح12)

☆ المحجۃ (ص112)

☆ حلیۃ الابرار (ج5 ص410 ب48 ح3)

☆ بحار الانوار (ج63 ص221 ب3 ح63)

☆ کتاب انوار المضیئۃ (ص203)

☆ تفسیر البرہان (ج4 ص391)

☆ تفسیر صافی (ج3 ص112)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج4 ص15)

☆ سعد السعود (ص34)

☆ الزام الناصب (ج1 ص96)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سیوطی

☆ الحاوی للفتاوی، 64:2

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا قیام مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے دن جب وہ لوگوں کے درمیان مسجد کوفہ میں جلوہ افروز ہونگے وہیں پر ابلیس روتا ہوا آئے گا اور کہے گا یہ وہی وقت معلوم ہے جسکا وعدہ اللہ سبحانہ نے فرمایا تھا۔

☆☆☆☆☆

حجر (76,75)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ

ترجمہ

یقیناً اس (واقعہ) میں پہچان والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور یقیناً وہ (بستی) ایک آباد سڑک پر ہے۔

☆ بحارالانوار (ج 36 ص 270 ب 41 ح 91)

☆ ملۃ منقبۃ (ص 24)

☆ الدر النظیم (ص 795)

☆ مناقب ابن شہر آشوب (ج 1 ص 292)

☆ الصراط المستقیم (ج 2 ص 150)

☆ عوالم النصوص علی الائمۃ (ص 134)

☆ منتخب الاثر (ص 117 ف 1 ب 8 ح 26)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 408 ح 97)

☆ روضہ الواعظین (ص 291)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الحاوی (ج 2 ص 97)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا ظہور ہو جائے گا تو وہ حضرت داود علیہ السلام کی طرز پر فیصلے کریں گے جو بھی مخلوق خدا میں سے ان کے سامنے کھڑا ہوگا وہ اسکو فوراً پہچان لیں گے نیک ہے یا بد سمجھنے والوں کے لیے امام علیہ السلام کی یہی نشانی کافی ہے اور سبیل مقیم سے مراد خود وہی حضرت قائم علیہ السلام ہیں۔

☆☆☆☆☆

حجر (87)

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ

ترجمہ

اور یقیناً ہم نے تمھیں سات دہرائی جانے والی (آیتیں) (سورۃ فاتحہ) اور بڑی عظمت والا قرآن دیا ہے۔

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 250)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 354)

☆ المحجہ (ص110)

☆ بحارالانوار (ج24 ص117)

☆ الزام الناصب (ج1 ص97)

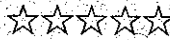
☆ تفسیر نورالثقلین (ج3 ص27)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ آثار القیامہ (ص366)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص199)

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ سبحانہ نے اپنے محبوب کو عطا فرمایا ظاہراس سے مراد سورہ الحمد ہے اور باطنی معنی و مراد ہم آئمہ معصومین علیہم اجمعین ہیں اور ان میں ساتویں مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں۔



نحل (1-2)

أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ

ترجمہ

پس تم اسکی جلدی نہ کرو جن چیزوں کو یہ (خدا کا) شریک قرار دیتے ہیں ان سے وہ پاک اور

برتر ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فرشتوں کو وحی کے ساتھ نازل کرتا ہے تا کہ تم کو ڈراؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔

- ☆ اصول کافی (ج 4 ص 185)
- ☆ علل الشرائع (ج 2 ص 429)
- ☆ کمال الدین (ج 2 ص 671 ب 58 ح 9)
- ☆ دلائل الامامۃ (ص 252)
- ☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 254)
- ☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 492)
- ☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 359)
- ☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 299)
- ☆ المحجۃ (ص 114)
- ☆ بحار الانوار (ج 52 ص 285)
- ☆ نوادر الاخبار (ص 271)
- ☆ دار السلام در احوال حضرت مھدیؑ (ص 569)

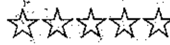
اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

- ☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (صفحہ 198)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جبرائیل علیہ السلام سفید پرندے کی شکل میں مھدی

آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی بیعت کریں گے تو ان کا ایک قدم بیت اللہ پر ہو گا اور دوسرا بیت المقدس پر اور وہ بلند آواز سے اس آیت کی تلاوت کر رہے ہوں گے اور ہر مخلوق اس آواز کو سن لے گی۔



نحل (16)

وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ

ترجمہ

اور بہت سی نشانیاں (بھی) اور ستارے سے بھی لوگ راہ پاتے ہیں۔

☆ شواہد التنزیل (ج 1 ص 327)

☆ تفسیر مجمع البیان

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 55)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر: ص 73

☆ سیوطی

☆ الحاوی للفتاوی، 83:2

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نجم سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور علامات سے مراد ان کے اوصیا ہیں۔



نحل (38)

وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لاَ يَبْعَثُ اللّهُ مَن يَمُوتُ بَلَى وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً وَلـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ

ترجمہ

انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کہ جو مر جائے گا اس کو اللہ ہرگز مبعوث نہ کرے گا ضرور (مبعوث کرے گا) اس کے بارے میں پختہ وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 280)
☆ دلائل الامامۃ (ص 248)
☆ الحجۃ (ص 118)
☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 368)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج 3 ص 354)
☆ سعد السعود (ص 116)
☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 253)
☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 135)
☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 449)
☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 247)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ مقدمہ ابن خلدون (ص 311)

☆ امام ربانی مجدد الف ثانی

☆ مکتوبات(3:251،252)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت نے ابوبصیر سے دریافت کیا کہ لوگ اس آیت کا مطلب کیا بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ مشرکوں کا یہ خیال تھا۔ اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قسمیں کھا کھا کر یہی کہا کرتے تھے کہ جو مرچکے ہیں ان کو اللہ پھر مبعوث نہ کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جو اس کے ہم خیال ہوئے وہ ہلاک ہوئے ذرا ان سے یہ تو دریافت کرو مشرک اللہ کی قسم کھایا کرتے تھے یالات وعزیٰ کی؟ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں مجھ سے اس کا مطلب بیان فرمادیجئے فرمایا ابو بصیر جس وقت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے خدا تعالیٰ ہمارے شیعوں کے گروہ کو مبعوث فرمادے گا اور وہ اس طرح آکر امام زمانہؑ کی بیعت کریں گے کہ ان کی تلواریں ان کے کندھوں پر ہونگی یہ خبر ہمارے شیعوں کے گروہ کو جو اس وقت زندہ ہونگے پہنچے گی اور وہ یہ ذکر کرنے لگیں گے کہ فلاں و فلاں زندہ ہو گئے اور جناب قائم آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں ہیں تب یہ خبر ہمارے دشمنوں کے ایک گروہ کو پہنچے گی تو وہ کہیں گے کہ اے گروہِ شیعہ تم سے زیادہ جھوٹا کون ہو سکتا ہے یہ تو تمہارے سلطنت کا زمانہ ہے پھر بھی تم اس میں جھوٹ بولتے ہو خدا کی قسم نہ وہ لوگ زندہ ہوئے اور نہ قیامت تک زندہ ہونگے امامؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے یہاں ان ہی کا قول حکایۃً نقل فرمایا ہے۔

☆☆☆☆☆

نحل(45)

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا

یَشْعُرُوْن

ترجمہ

جو بری چال چلتے ہیں کیا وہ اس سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ خدا ان کو زمین میں دھنسا دے یا عذاب ان پر اس طرح آئے کہ وہ کچھ نہ سمجھیں۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج5ص76)

☆ تفسیر عیاشی (ج1ص64)

☆ غیبت النعمانی (ص288)

☆ الاختصاص (ص255)

☆ الارشاد (ص359)

☆ غیبت الطوسی (ص441)

☆ اعلام الوریٰ (ص427)

☆ الخرائج والجرائح (ج3ص1156)

☆ کشف الغمۃ (ج3ص249)

☆ المستجاد (ص276)

☆ منتخب الانوار المضیئۃ (ص33)

☆ الفصول المھمۃ (ص301)

☆ تاویل الآیات (ج1ص82)

☆ المحجۃ (ص22)

☆ المحجۃ (ص22)

☆ حلیۃ الابرار (ج5ص311)

☆ غایۃ المرام (ج 3 ص 271)

☆ مستدرک الوسائل (ج 11 ص 37)

☆ ملحقات احقاق الحق (ج 29 ص 406)

☆ عقد الدرر (ص 79)

☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 236)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر: ص 54

تفسیر عیاشی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد امامت حضرت علی بن الحسین علیہ السلام تک پہنچا ان کے بعد محمد بن علی علیہ السلام تک پہنچا اس کے بعد خدا جو چاہے سرانجام دے تم ان سے وابستہ رہو جب ان میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور اس کے ساتھ تین سو مددگار ہوں گے اور اس کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم ہو گا اور وہ مدینہ کی طرف جارہا ہو گا اور جب وہ میدان، بیداء، میں پہنچے گا تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ اس مقام پر اللہ نے ہمارے دشمنوں کو زمین میں دھنسایا ہے۔ اس واقعہ کی طرف خدا نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے: أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ۔



نحل (98)

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ترجمہ

پھر جس وقت تم قرآن پڑھنا چاہو تو شیطان ملعون کے شر سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔

☆ تفسیر قمی (ج 1 ص 392)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 113)

☆ معانیالاخبار

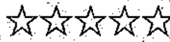
☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 482 ح 1)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر (ص 71)

سماعہ سے منقول ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ جب قرآن پڑھو تو شیطان رجیم سے بچنے کے لئے خدا کی پناہ طلب کرو۔ آپ یہ بتائیں کہ میں کن الفاظ سے پناہ طلب کروں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تم یہ پڑھو۔ استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پھر امام نے فرمایا "رجیم" سب سے خبیث شیطان کا لقب ہے۔ میں (راوی) نے عرض کیا اسے "رجیم" کیوں کہا جاتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا لفظ رجیم، رجم، سے ہے اسے رجم کیا جائے گا میں نے کہا تو کیا ابھی تک وہ رجم نہیں ہوا؟ آپؑ نے فرمایا نہیں البتہ اللہ کے علم میں ہے کہ وہ رجم کیا جائے گا کتاب معانی الاخبار میں حضرت سید عبدالعظیم حسنی

سے منقول ہے کہ امام نقی علیہ السلام نے فرمایا: "رجیم" کا معنی ہے جس پر پتھر برستے ہوں اور نیکی سے دھتکارا گیا ہو جب بھی کوئی مومن اس کا نام لیتا ہے تو وہ اس پر لعنت کرتا ہے خدا کے علم سابق میں یہ بات تھی کہ جب حضرت قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو ان کے زمانہ میں ہر مومن ابلیس کو پتھر مارے گا۔ قائم آلِ محمد علیہ السلام کے ظہور کے بعد وہ ظاہری صور پر رجم کیا جائے گا جبکہ اس سے قبل وہ لعنت کے پتھروں سے رجم ہوتا رہا ہے۔



الاسراء (4)

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا

ترجمہ

اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کی طرف فیصلہ دے دیا کہ تم ضرور زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے اور ضرور تم بہت بڑی سرکشی کرو گے۔

☆ کامل الزیارات (ص 62)

☆ الرجعۃ (ص 91)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 48)

☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 277)

☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 179)

☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 309)

☆ المحجۃ (ص 121)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 362)

☆ بحار الانوار (ج 45 ص 297)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 3 ص 138)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدیؑ منتظر: ص 55

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت بھی بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلے گی اگر وہ کسی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوئے تو میری امت بھی ان کی پیروی میں سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوگی" مسلمانوں اور بنی اسرائیل کی تاریخ میں بھی کافی مماثلت پائی جاتی ہے اس لیے ہادیان دین نے درج بالا آیات کے ضمن میں قاعدہ "جرّ و تطبیق" کے تحت اسے بنی امیہ اور دشمنان آل محمدؐ کی حکومتوں کے سقوط کی پیش گوئی کے طور پر بیان کیا اور فرمایا کہ بنی امیہ کی پہلی سرکشی حضرت علی علیہ السلام امام حسن علیہ السلام کے قتل کی صورت میں نمودار ہوئی اور ان کی دوسری سرکشی امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کے ساتھیوں کی شہادت کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قیام قائم علیہ السلام سے قبل ایک قوم کو ان پر مسلط کرے گا جو آل محمد علیہم السلام کے خون ناحق کا ان سے بدلہ لے گی اور ان پر دوسرا عذاب قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی شکل میں نازل ہوگا۔

☆☆☆☆☆

الاسریٰ (5، 6)

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ

وَعداً مَّفعُولاً ثُمَّ رَدَدنَا لَكُمُ الكَرَّةَ عَلَيهِم وَاَمدَدنَاكُم بِأَموَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلنَاكُم أَكثَرَ نَفِيرًا

ترجمہ

پھر جب ان فسادوں میں پہلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے تم پر اپنے بندوں کو مسلط کر دیا جو بہت سخت قوت والے تھے تو وہ تمہارے گھروں میں آ گھسے اور خدا کا وعدہ عذاب پورا ہو گیا۔ پھر ہم نے دوبارہ تم کو ان پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور بیٹوں سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والا بنا دیا۔

- ☆ تفسیر قمی (ج2ص 14)
- ☆ تفسیر نور الثقلین (ج5ص181)
- ☆ روضۃ الکافی (ص206ح250)
- ☆ نوادر الاخبار (ص128)
- ☆ الصراط المستقیم (ج2ص142)
- ☆ المختصر (ص152)
- ☆ مصباح الشریعۃ (ص63)
- ☆ الھدایۃ الکبریٰ (ص73)
- ☆ دلائل الامامۃ (ص237)
- ☆ حلیۃ الابرار (ج5ص358)
- ☆ نفس الرحمٰن (ص94)
- ☆ بحار الانوار (ج25ص6)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر (ص 37)

معصوم سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت سے مراد حضرت قائم علیہ السلام اور ان کے انصار ہیں۔

☆☆☆☆☆

الاسراء (7،8)

إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا

ترجمہ

اگر تم نیکوکاری کرو گے تو اپنے جانوں کیلئے کرو گے اور اگر اعمال بد کرو گے تو ان کا وبال بھی تمہاری ہی جانوں پر ہوگا پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے پھر اپنے بندے بھیجے تا کہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں۔ اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں داخل ہو گئے تھے اسی طرح پھر اسمیں داخل ہو جائیں اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ کر دیں۔ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر وہی حرکتیں کرو گے تو ہم بھی وہی پہلا سلوک کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 181)

☆ تفسیر البرہان (ج4ص538)

☆ بحارالانوار (ج51ص45)

☆ تفسیر قمی (ج1ص406)

☆ اصول کافی (ج8ص208)

روایت ہے کہ "فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ" سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں (اسراء ۷) "وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا" یعنی عدتم لشکر سفیانی جو مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے لڑے گا اور عدنا سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں اور ان کا گروہ ہے جو سفیانی کو قتل کریں گے۔



الاسراء (13)

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ

ترجمہ

اور ہم نے ہر آدمی کے نامہ اعمال کو اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج4ص543ح4)

☆ تفسیر ینابیع المودۃ

☆ کمال الدین واتمام النعمۃ (ص330ح50)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج5ص186)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ (روہ مسلم 7278،

☆ مشکوۃ ص 466)

الحافظ سلیمان القندوزی (الحنفی) نے سند کے ساتھ حضرت ابی عبداللہ امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، امام جعفر الصادقؑ ایک حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ :اور ہم نے ہر آدمی کے نامہ اعمال کو اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔ ہم نے ہر انسان کے طائر (نامہ اعمال) کو اس کی گردن میں چسپاں کر دیا ہے میں طائرہ سے مراد ولایۃ الامام ہے۔



الاسراء (33)

وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورا

ترجمہ

اور جو شخص بے گناہ قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قصاص (قتل کا بدلہ قتل) لینے کا قاتل پر غلبہ وقابو دے دیا ہے تو وارث کو چاہیے کہ خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے بیشک مقتول کے وارث کی مدد کی جائے گی۔

☆ تاویل الایات (ج 1 ص 280)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 418)

☆ کامل الزیارات (ص63)

☆ ھدایۃ الامۃ (ج5ص575)

☆ عوالم الامام الحسینؑ (ص610)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج3ص162)

☆ المحجۃ (ص128) حلیۃ الابرار (ج5ص406)

☆ بحارالانوار (ج44ص219)

☆ الزام الناصب (ج1ص99)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن (ص263)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا مظلوم مقتول امام حسین علیہ السلام سید الشہداء ہیں اوران کے ولی مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ہیں جب وہ ظہور کریں گے تو انتقام لینے میں اگر تمام اہل زمین کو قتل کر دیں گے تو کوئی اسراف یا خون ناحق نہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

الاسراء (71)

یَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا

ترجمہ

(یاد کرو) اس دن کو جبکہ ہم سب لوگوں کو انکے امام کے ساتھ بلائیں گے پھر جنھیں ان کا اعمال نامہ انکے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنا اعمالنامہ (خوش ہوکر) پڑھیں گے اور انھیں ایک سوت برابر بھی نقصان نہ پہنچایا جائیگا۔

☆ غیبت نعمانی (ص 350)
☆ غیبت الطّوسی (ص 459)
☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 515)
☆ غایۃ المرام (ج 3 ص 133)
☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 429)
☆ بحار الانوار (ج 52 ص 131)
☆ مجمع البیان (ج 6 ص 430)
☆ اصول کافی (ج 1 ص 371)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی (ج 4 ص 194)
☆ مسند احمد ابن حنبل و مسند ابوداؤد

ابن شہر آشوب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا تم اللہ کی اس نعمت پر شکر کیوں نہیں کرتے کہ وہ قیامت کے دن ہر شخص کو اپنے رہبر کے ساتھ بلائے گا پس ہم (آئمہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سائے میں ہوں گے اور تم (شیعہ) ہمارے زیر سایہ ہو گے۔



الاسراء (81)

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً

ترجمہ

اور (اے رسول) کہہ دو کہ حق آ گیا، اور باطل نکل بھاگا، یقیناً باطل نکل بھاگنے والا ہی ہے۔

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 89)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 100)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 510)

☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 474)

☆ اثبات الهداة (ج 3 ص 451)

☆ المحجہ (ص 183)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 313)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 200)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 610)

☆ اصول الکافی (ج 8 ص 287)

☆ سیوطی

☆ الحاوی للفتاوی (ج 2 ص 66،67)

☆ طبرانی

☆ المعجم الکبیر (ج 3 ص 57 رقم 2675)

ابوحمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مہدی آل محمد علیہ السلام قیام فرمائیں گے تو باطل مٹ جائے گا اور حق کو پوری دنیا غلبہ کلی حاصل ہوگا۔

☆☆☆☆☆

الاسراء (95)

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَآئِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكاً رَّسُولاً

ترجمہ

اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتے ہی نازل کرتے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 632 ح 3)

☆ انوار مہدی (ص 39)

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 340)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 5 ص 289)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسلم شریف (ح 7333)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے لیے اور ایمان لانے والوں کے لیے ایک ہدایت کرنے والے سے زمانہ خالی نہیں رہتا اور ایک بشر منجانب اللہ ان کی ہدایت کے لیے مامور ہے۔

☆☆☆☆☆

کہف (9)

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا

ترجمہ

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ غار والے اور پہاڑ والے ہمارے عجائبات میں سے کچھ تعجب کی چیز تھے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 89)

☆ ملحقات احقاق الحق (ج 29 ص 438)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص 224)

☆ برہان المتقی (ص 150)

☆ العطر الوردی (ص 70)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ تفسیر در منثور علامہ سیوطی (ج4 ص312)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص224)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب مہدی آل محمد علیہ السلام خروج کرینگے تو آپ کے 313 اصحاب ساتھ ہونگے جن میں 17 اصحاب کہف شامل ہیں۔

☆☆☆☆☆

کہف (22)

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ

ترجمہ

عنقریب وہ یہ کہیں گے کہ وہ تین ہیں ان کا چوتھا ان کا کتا ہے اور وہ کہیں گے وہ پانچ ہیں ان کا چھٹا ان کا کتا ہے (یہ لوگ) بغیر دیکھے بے سوچے سمجھے منہ سے بات نکال دیتے ہیں اور وہ کہیں گے وہ سات ہیں اور ان کا آٹھواں ان کا کتا ہے تم کہدو کہ میرا پروردگار انکی گنتی سے خوب واقف ہے، ان کو نہیں جانتے ہیں مگر نہایت تھوڑے۔

☆ تفسیر نورالثقلین (ج5 ص319)

☆ تفسیر برہان (ج5 ص18)

☆ روضۃ الواعظین (ج5 ص291)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح بخاری (کتاب الجزیہ: باب ما یحذر من الغدر، 1376)

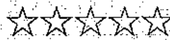
☆ مسند احمد ابن حنبل (34/6)، ابوداؤد (500)

☆ سنن ابن ماجہ (4091)

☆ مستدرک الحاکم (466/4)

☆ شرح السنۃ (430/7)

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپ ایک چمڑے کے شیخ مفید روضۃ الواعظین میں لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پشت کعبہ سے ستائیس افراد برآمد ہوں گے اور وہ قائم آل محمد علیہ السلام کی مدد کریں گے پندرہ افراد کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ہوگا اور یہ وہ ہوں گے حق کے مطابق ہدایت کرتے تھے سات اصحاب کہف ہوں گے ان کے علاوہ یوشع بن نون، ابودجانہ انصاری، مقداد اور مالک اشتر ہوں گے وہ امام علیہ السلام کے مددگار ہوں گے اور آپ کی طرف سے حاکم ہوں گے۔



کہف (25)

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا

ترجمہ

وہ لوگ اپنے غار میں تین سو برس اور اس سے نو برس اوپر سوتے رہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 28)

☆ تفسیر عیاشی (ج 2 ص 352)

☆ غیبت نعمانی (ص 231)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ تفسیر الصاوی (ج 4 ص 1193)

محمد بن ابراہیم، احمد ابن محمد بن سعید بن عقدہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سنا کہ آپ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین کے مرنے کے بعد خدا ہمارے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کو حاکم بنائے گا جو کہ 309 سال حکومت کرے گا یہ قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوگا۔

☆☆☆☆☆

مریم (37)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ

ترجمہ

وائے ہو کافروں پر ایک بڑے دن کے ہونے سے خرابی ہوگی۔

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 120)

☆ تفسیر عیاشی (ج 1 ص 83)

☆ الاختصاص (ص 255)

☆ غیبت الطوسی (ص 441)

☆ اعلام الوریٰ (ص 427)

☆ الخرائج والجرائح (ج 3 ص 1156)

☆ کشف الغمۃ (ج 3 ص 249)

☆ المستجاد (ص 276)

☆ الفصول المھمۃ (ص 301)

☆ منتخب الانوار المضیئۃ (ص 33)

☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 82)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 548)

☆ المحجۃ (ص 22)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 311)

☆ غایۃ المرام (ج 3 ص 271)

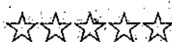
☆ بحار الانوار (ج 51 ص 56)

☆ نور الثقلین (ج 1 ص 485)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسند احمد ابن حنبل (386,370,363,301/1)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا
یوم عظیم سے مراد جنگ سفیانی ہے جو مہدی آل محمد علیہ السلام کے ظہور کے بعد برپا ہوگی۔



مریم (73)

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا

ترجمہ

اور جس وقت ہماری کھلی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ، دونوں گروہوں میں سے مکان کس کے زیادہ اچھے ہیں اور مجمع کس کے زیادہ شاندار ہیں۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج5 ص436)

☆ اصول کافی

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداود (کتاب المہدی، حدیث نمبر 4282)

☆ سنن ترمذی (ابواب الفتن من باب ما جاء فی المہدی جلد 6 صفحہ 487/484 حدیث نمبر 2231)

مرقوم ہے کہ ابوبصیر نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا من

کان فی الضللۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (جو گمراہی میں ہوتا ہے خدا اسے ڈھیل دے دیتا ہے) کا کیا مقصد ہے؟ آپ نے فرمایا جو لوگ امیر المومنین علیہ السلام اور ہماری ولایت کے منکر ہوتے ہیں خدا انہیں دینا میں چند دنوں کی ڈھیل دیتا ہے بعد میں ان کی سخت گرفت کرتا ہے۔ میں (راوی) نے کہا حتیٰ اذا راوا ما یوعدون کی آیت کا کیا مقصد ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس سے حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور مراد ہے اور وہی "ساعت" ہیں جب وہ ظہور کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو پھر پتہ چلے گا کہ ان دو گروہوں میں سے بدترین ٹھکانہ کس کا ہے اور کمزور لشکر رکھنے والا کون ہے؟ اور جہاں تک اہل بیت کا معاملہ ہے تو ظہور قائمؑ کے وقت ان کی ہدایت میں خدا مزید اضافہ کردے گا اس لیے وہ حضرت قائم علیہ السلام کا انکار نہیں کریں گے۔



مریم (74,75,76)

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثاً وَرِئْياً قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدّاً حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَاناً وَأَضْعَفُ جُنداً وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَاباً وَخَيْرٌ مَّرَدّاً

ترجمہ

حالانکہ ہم ان سے پہلے بہت سے زمانوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے سامان بھی اچھے اچھے تھے اور دکھاوا بھی۔ تم یہ کہدو کہ جو شخص بھی گمراہی میں ہوگا خدائے رحمٰن ضرور اس کو بہت سی ڈھیل دیتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس سے ان کو ڈرایا گیا تھا یعنی عذاب یا قیامت تو اس وقت وہ جان لیں گے کہ مکان یا منزلت کن کے بدترین اور گروہ کن کا کمزور ہے۔ اور جنہوں نے

ہدایت پائی ہے خدا ان کی ہدایت کو اور زیادہ کردے گا اور باقیات الصالحات تمہارے پروردگار کے ازروئے ثواب بھی بہتر ہیں اور ازروئے انجام بھی۔

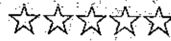
☆ تاویلالآیات (ج1 ص306ح13)
☆ تفسیر الصافی (ج3 ص20ح1)
☆ اثبات الھداۃ (ج3 ص447ب32ح44)
☆ المحجۃ (ص132)
☆ اصول کافی (ج1 ص357ح90)
☆ بحارالانوار (ج24 ص332ب67ح58)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج3 ص355ح142)
☆ تفسیر البرہان (ج5 ص138ح1)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ فوائدالاخبار، صفحہ 157
☆ الروض الانف، جلد 2 صفحہ 431

امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت (حَتّٰی إِذَا رَأَوْا مَا یُوعَدُونَ) سے مراد خروج مہدی آل محمد علیہ السلام ہے اور ساعۃ سے مراد وہ دن ہے اور وہ عذاب جو اللہ عزوجل اپنے ولی کے ذریعے مخلوقات پر نازل فرمائے گا اسی کی طرف یہ آیت مذکورہ اشارہ فرما رہی ہے (مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا) یعنی جب مہدی آل محمد علیہ السلام ظاہر ہونگے تو منکرین سب سے کمزور ترین گروہ ہونگے

سائل نے دریافت کیا (وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى) تو آپ نے فرمایا وہ دن جس میں ہماری امت میں اضافہ درا ضافہ ہوتا جائے گا یہ لوگ انکار نہ کریں۔



مریم (87)

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا

ترجمہ

ان کو شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جس کا کوئی عہد خدائے رحمٰن کے پاس ہو۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج5ص443)

☆ مهج الدعوات (ص334)

☆ بحار الانوار (ج95ص337)

☆ الصحیفۃ المھدیۃ (ص62)

☆ کامل الزیارات (ص174)

☆ مصباح المتهجد (ص713)

☆ مصباح الکفعمی (ص482)

☆ وسائل الشیعۃ (ج10ص398)

☆ بحار الانوار (ج101ص290)

☆ البلد الامین (ص269)

☆ مستدرک الوسائل (ج10ص315)

☆ الزام الناصب (ج1ص102)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ درمنثور سیوطی، جلد 1 صفحہ 6، بخاری شریف (ج 2 ص 96)

اصول کافی میں مرقوم ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْداً کے تحت یہ فرمائیں کہ حصول شفاعت کے لئے پروانہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آپؑ کے بعد آئمہ کی ولایت ہی خدا کی نظر میں عہد ہے۔

☆☆☆☆☆

مریم (96)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا

ترجمہ

بہ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے عنقریب خدائے رحمٰن ان کے لیے ایک محبت قرار دے گا۔

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 138 ح 1)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 102)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 30)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مہدی منتظر

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت کا سبب نزول امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تشریف فرما تھے آپؐ نے فرمایا یا علی کہو (الھم اجعل لی فی قلوب المومنین ودا) ترجمہ: یا اللہ مومنین کے دلوں میں بھی محبت ڈال دے۔ تو اللہ نے یہ آیت اتار دی۔

☆☆☆☆☆

مریم (97)

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا

ترجمہ

پس سوائے اس کے نہیں ہے کہ ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے اور غرض یہ ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے پرہیز گار لوگوں کو خوشخبری سناؤ۔

☆ تفسیر البرھان (ج 2 ص 39 ح 2)

☆ الکافی (ج 1 ص 429 ح 83)

☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 410)

☆ وسائل الشیعۃ (ج 18 ص 45 ب 7 ح 16)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 447 ب 32 ح 43)

☆ بحار الانوار (ج 63 ص 353 ب 67 ح 73

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 83 ح 299)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن (ص 241,242)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا متقین کو قیام قائم علیہ السلام کی خوشخبری دو اور دشمنوں کو قتل اور آخرت کے عذاب کی خبر دو۔

☆☆☆☆☆

طٰہٰ (113)

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا

ترجمہ

اور اسی طرح ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن اتارا ہے اور اس میں بار بار خوف دلایا ہے تا کہ وہ باز رہیں یا یہ ان کے لئے نصیحت تازہ کرے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 190 ح 1)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 38)

☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 321)

☆ المحجۃ (ص 134)

☆ بحار الانوار (ج 51 ص 46)

☆ نورالثقلین (ج 3 ص 395)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ (ص 328)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیہ مبارکہ میں أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْراً سے مراد حکومت مہدی آلِ محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور فتنہ سفیانی ہے۔

☆☆☆☆☆

طٰہٰ (115)

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً

ترجمہ

اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا پس اس نے خیال نہ رکھا اور ہم نے اسے عزم بالجزم نہ پایا۔

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 5 ص 503)

☆ تاویل الآیات (ص 313)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 103)

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 190 ح 1)

☆ اصول کافی (ج 1 ص 344 ح 22)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 70)

☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 324)

☆ المحجۃ (ص 136)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 39)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ ابوداؤد کتاب المہدی (ح، 4282)

☆ مسند احمد ابن حنبل (ص 1/99)

☆ ترمذی، ماجاء فی المہدی (ح 2230)

☆ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن (ح 4085)

☆ الدر المنثور (ص 6/85)

☆ سنن ابوداؤد، کتاب المہدی (ح 4110)

☆ بیہقی دلائل النبوۃ (ص 6/520)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین علیہم اجمعین کا عہد لیا گیا تھا مگر انہوں نے عہد میں پختگی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا جبکہ اس کے برعکس کچھ انبیاء "اولی العزم" کہا جاتا ہے اور اس لفظ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعد کے اوصیاء اور مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کی سیرت کے متعلق عہد لیا، تو انہوں نے اپنے عہد میں پختگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ چنانچہ ان کے عزم مصمم کی

وجہ سے انہیں" اولی العزم" کا نام دیا گیا بصائر الدرجات میں بھی یہ روایت مرقوم ہے۔ اصول کافی کی ایک روایت کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آئمہ طاہرین علیہم اجمعین اور ذریت حسین علیہ السلام کے آئمہ طاہرین علیہم السلام کا عہد لیا گیا تھا، لیکن انہیں وہ عہد یاد نہ رہا تھا۔



طٰہٰ(124-127)

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيراً قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسَى وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى

ترجمہ

اور جس نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا ہے تو ضرور اس کے لیے نہایت تنگ معیشت ونبویہ ہے اور روز قیامت ہم اسکو اندھا اٹھائیں گے اور اس وقت وہ کہے گا کہ پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دیکھتا تھا۔ اس وقت آواز قدرت آئے گی اسی طرح تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں تو نے انہیں ترک کیا اور بھلا دیا پس اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا چھوڑ دیا جائے گا۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا ایسے ہی تو تو نے کیا تھا یعنی جب ہماری نشانیاں تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے ان کو بھلا دیا تھا اور آج کے دن اسی طرح تو بھی اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے گا۔

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 5 ص 509)
☆ اصول کافی (ج 1 ص 361 ح 92)
☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 65)
☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 325)

☆ الرجعۃ (ص 40)

☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 255)

☆ نوادر الاخبار (ص 285)

☆ غایۃ المرام (ج 4 ص 215)

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 194 ح 2)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ح 7333)

☆ مشکوٰۃ المصابیح (ص 467)

اصول کافی کی ایک روایت میں مرقوم ہے کہ ذکر رب سے اعراض کا ایک مقصد امیر المومنین علی علیہ السلام اور امام وقت علیہ السلام کی رویت سے انحراف ہے۔

☆☆☆☆☆

طٰہٰ (132)

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى

ترجمہ

اور تو اپنے اہل کو نماز کا حکم دیتا رہ اور اس پر قائم رہ ہم تم سے روزی نہیں مانگتے (بلکہ) ہم خود تمہیں روزی دیتے ہیں اور (اچھا) انجام تو پرہیز گاری ہی کا ہے۔

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 40)

☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 322 ح 22)

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 201 ح 2)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ح 7315)

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے یہ آیت اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ صبح دروازے پر آتے اور فرماتے تھے السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا اہل بیت نبوۃ اور آیۃ تطہیر کی تلاوت کرتے۔

☆☆☆☆☆

طٰہٰ (135)

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ

ترجمہ

(اے رسول) کہدو (کہ) ہر ایک انتظار کرنیوالا ہے پس تم بھی انتظار کرو پھر عنقریب تم جان لوگے کہ سیدھی راہ والے کون ہیں اور ہدایت یافتہ کون؟

☆ تاویل الآیات (ص 323)

☆ الحجۃ (ص 137)

☆ غایۃ المرام (ج 4 ص 217)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 150)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن (ص 238)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ صراط سے مراد مھدی آل محمد علیہ السلام ہیں وہ ہدایت یافتہ ہے جو ان کی اطاعت کرے وہ قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق ہے۔

☆☆☆☆☆

الانبیاء (12,13,14,15)

فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ

ترجمہ

مت بھاگو، اور پلٹ آؤ اپنے مساکن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمھیں دیے گئے تھے۔ تاکہ تم سے جواب طلب کیا جائے۔ کہنے لگے ہائے شامت بے شک ہم ظالم تھے تو وہ ہمیشہ اسی طرح پکارتے

رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کھیتی کی طرح کاٹ کر اور آگ کی طرح بجھا کر ڈھیر کر دیا۔

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص451ب32ح62)
☆ تفسیر قمی (ج2ص205)
☆ روضۃ الکافی (ح15)
☆ الزام الناصب (ج1ص104)
☆ تفسیر کافی (ج8ص313ح487)
☆ مجمع البیان (ج5ص144)
☆ تاویل الآیات (ج1ص223ح2)
☆ منھج الصادقین (ج4ص454)
☆ تفسیر الصافی (ج2ص433)
☆ المحجۃ (ص18)
☆ حلیۃ الابرار (ج5ص313ب34ح7)
☆ غایۃ المرام (ج4ص210ب24ح6)
☆ تفسیر البرہان (ج1ص363ح17)(ج2ص381 , 383ح8)(ج2ص209ح4و7)(ج3ص208ح8)
☆ بحار الانوار (ج52ص288ب26ح26)(ص315ب27ح10)(ص341ب27ح91)
☆ تفسیر شبر (ص228)
☆ منتخب الاثر (ص422ف6ب1ح2)
☆ ینابیع المودۃ (ج3ص235ب71ح1)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مرقاۃ المفاتیح (ج10 ص146)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا، اس آیت کے بارے میں حضرت نے فرمایا: اس آیت کا ربط قیام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وقت سے ہے۔

☆☆☆☆☆

الانبیاء (38)

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

ترجمہ

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ کہ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔

☆ عیون اخبار الرضا (ج1 ص68 ب6 ح36)

☆ کفایۃ الاثر (ص231)

☆ مقتضب الاثر (ص23)

☆ اعلام الوریٰ (ص384)

☆ الصراط المستقیم (ج2 ص111)

☆ العدد القویۃ (ص71)

☆ اثبات الھداۃ (ج1 ص479)

☆ الانصاف (ص213)

☆ بحارالانوار(ج 36 ص 385)

☆ العوالم(ج 15 ص 257)

☆ نورالثقلین(ج 2 ص 212)

☆ منتخب الاثر(ص 62)

☆ کشف الاستار للنوری(ص 109)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم(ح 7281)

☆ مشکوٰۃ المصابیح(ص 467)

عبدالرحمٰن ابن سلیط امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ ہم بارہ افراد ہیں، ہمارے پہلے امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور آخرین میرا نواں فرزند ہے جو حق کے ساتھ قیام فرمائے گا اور اسکے وسیلے سے مردہ زمین زندہ ہوگی۔ دین اسلام کو سب ادیان پر غالب فرمائے گا۔ اسکی ایک غیبت ہوگی جسکی طولانی ہونے کی وجہ سے بعض لوگ مرتد ہو جائیں گے اور بعض لوگ ثابت قدم اس رہیں گے جو اذیت میں مبتلا رہیں گے: ان سے کہا جائے گا: اگر سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ الٰہی کب آئے گا؟ آگاہ رہو، جو زمانہ غیبت میں لوگوں کی اذیت اور تکذیب کو برداشت کرے گا اور صبر سے کام لے گا اس شخص کے مانند ہے جو ہمرکاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ میں شریک ہوا ہو۔



الانبیاء (105)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

ترجمہ

اور یقیناً ہم نے زبور میں بعد نصیحت کے یہ لکھ دیا تھا کہ بے شک زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

- ☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 77)
- ☆ مجمع البیان (ج 4 ص 66)
- ☆ جوامع الجامع (ج 2 ص 83)
- ☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 332)
- ☆ منہج الصادقین (ج 6 ص 125)
- ☆ مجمع البحرین (ج 2 ص 268)
- ☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 357)
- ☆ المحجۃ (ص 141)
- ☆ تفسیر القرآن الکریم لشبر (ص 322)
- ☆ مراۃ العقول (ج 3 ص 21)
- ☆ منتخب الاثر (ص 159)
- ☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 243)
- ☆ الزام الناصب (ج 1 ص 104)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب البرہان: (ج2ص805)

امام صادق علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: صالحین سے مراد حضرت قائم علیہ السلام کے انصار ہیں۔ دوسری روایت میں امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے، بندگان صالح سے مراد حضرت مہدی علیہ السلام کے انصار ہیں جو آخر الزمان میں آئیں گے۔

☆☆☆☆☆

حج (7)

وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا

ترجمہ

اور یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

☆ تفسیر در منثور (ج6ص50)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ح7333)

☆ مسند امام احمد حنبل

☆ مشکوٰۃ المصابیح (ص 467)

مسلک شافعی کے عالم فقیر عبدالرحمن سیوطی نے سنن ابن داود سے نقل کیا کہ وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری ذریت سے مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف زمین کا وارث نہیں بنے گا مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف روشن پیشانی اونچی ناک والے ہوں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے اسطرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجود سے بھری ہوگی۔



حج (39)

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ

ترجمہ

جن (مسلمان) لوگوں سے جنگ کی جاتی ہے انھیں (جنگ کرنے کی) اجازت اس لئے دی جاتی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا اور یقیناً اللہ تعالیٰ انکو مدد دینے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 104)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 563 ب 32 ح 640)

☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 338)

☆ المحجۃ (ص 142)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 227)

☆ غیبت نعمانی (ص 248)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 86)

☆ الصافی (ج 3 ص 380,381)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (7333)

عن ابی جعفر علیہ السلام ان الذین یقتلون بانہم ظلموان اللہ علی نصرھم لقدیر فی القائم واصحابی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جن لوگوں سے جنگ کی جاتی ہے انہیں جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا اور یقیناً! اللہ عزوجل انکو پوری پوری مدد دینے والا ہے ان افراد سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور انکے اصحاب کرام ہیں۔

☆☆☆☆☆

حج (40)

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ۔

ترجمہ

جو اللہ کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ اس کی مدد کرتا ہے اور اللہ بڑا طاقتور ہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 300)

☆ تفسیر صافی (ج 3 ص 381)

☆ تفسیر قمی (ج2ص87)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص563)

☆ المحجۃ (ص143)

☆ بحار الانوار (ج24ص165)

☆ منتخب الاثر (ص470)

☆ ینابیع المودۃ (ج3ص243)

☆ تفسیر فرات الکوفی (ص100)

☆ تاویل الآیات (ج1ص340)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ سنن ترمذی (ج2ص56)

امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد انتظار کرنا تاوقتیکہ مہدی آل محمد علیہ السلام قیام کریں اور آل محمد علیہم السلام کی کشائش ہو اور جب وہ قیام کریں تو ان کی مدد کرو تو یہ اللہ سبحانہ کی مدد ہوگی ظالمین، مفسدین کے خلاف اور حکومت الٰہی کے نفاذ کا وعدہ و دعویٰ پورا ہوگا جبکہ ہر مخلوق صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں گے۔



حج (41)

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ

اَلْمُنكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ

ترجمہ

یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

☆ ینابیع المودۃ (ص 70)

☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 382)

☆ المحجۃ (ص 143)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 165 ب 48 ح 9)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 3 ص 506 ح 181)

☆ منتخب الاثر (ص 470 ف 7 ب 1 ح 1)

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 300)

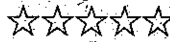
☆ تاویل الآیات (ص 340)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ کتاب الفتن، صفحہ 241

حسین بن علی بن بزیع نے زید بن علی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا۔ جب قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو وہ فرمائیں گے: اے لوگو! ہم وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے

تم لوگوں سے اپنی کتاب قرآن مجید میں وعدہ کیا ہے یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔



حج (45)

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ

ترجمہ

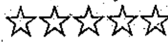
ایسا کنواں جو پانی سے پُر ہو اور اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا ہو ایسا محل جو ویران پڑا ہو۔

☆ تفسیر قمی (ج2ص85)
☆ تاویل الآیات (ج1ص345)
☆ بحار الانوار (ج24ص101)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج3ص507)
☆ تفسیر البرہان (ج3ص96)
☆ المناقب (ج2ص230)
☆ المناقب (ج2ص230)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مشکوۃ المصابیح (ص469)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے لیے نازل ہوئی ہے۔



حج (60)

ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ

ترجمہ

اور جو شخص اپنے دشمن کو اتنا ہی ستائے (سزا دے) جتنا کہ اسے ستایا گیا ہے پھر دوبارہ اس پر دشمن کی طرف سے زیادتی کی جائے تو خدا اس مظلوم کی ضرور مدد کرے گا بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔

☆ تفسیر صافی (ج 3 ص 388)

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 317)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 61)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 106)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ از سلیمان قندوزی حنفی

☆ ابن ماجہ، کتاب الفتن (ح 4088)

☆ ابن ماجہ، خروج المہدی (ح 4082)

☆ کنز العمال (ح 85)

تاریخ کا وہ دورِ ظلم وستم کی بدترین سفا کی جنگ بدر جنگ احد وغیرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوستایا گیا اور یہاں تک کہ کربلا کا حادثہ پیش آنا جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ مظلومین اور سید الشہداء کی ضرور مدد کرے گا ہمارے فرزند مہدی آل محمد علیہ السلام کے ذریعے جو اللہ سبحانہ کی مدد ہے اور وہ اپنے اجداد کا انتقام لیں گے۔



حج (65)

وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ

اور اس نے آسمان کو اس بات سے روک رکھا ہے کہ وہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر گر پڑے یقیناً اللہ تعالی لوگوں پر البتہ بڑا مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

☆ غایۃ المرام (ص692)

☆ کمال الدین (ج1 ص207 ب21 ح22)

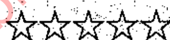
☆ تفسیر صافی (ج3 ص389)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الحاوی (ج2 ص73)

☆ کتاب البرہان (ج2 ص512)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر علی ابن ابیطالب علیہ السلام میرے خلیفہ اور جانشین ہیں اور انکی اولاد میں سے آئمہ اطہار میری حجتیں ہیں میں اس کو جنت میں داخل کروں گا جو انکے حق کا معترف ہوگا یہاں تک کہ جابر اٹھ کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمو ہ آئمہ اطہار کون ہیں حسن علیہ السلام والحسین علیہ السلام جنت کے سردار علی ابن الحسین علیہ السلام اور محمد باقر ابن علی علیہ السلام اے جابر تو ان سے ملاقات کرے گا تو جب ان سے ملے تو ان کو میرا اسلام کہنا اسی طرح گیارہ آئمہ طاہرین علیہم اجمعین کا تعارف کروانے کے بعد مہدی آل محمد علیہ السلام کا ذکر فرمایا اے جابر وہ میری امت کا مہدیؑ ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جبکہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اے جابر جس کسی نے ان آئمہ طاہرین علیہم اجمعین کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا ان ہی کے ذریعے اللہ نے آسمان کو روک رکھا ہے اور زمین قائم ہے۔



حج (78،77)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

ترجمہ

اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تا کہ تم

کامیاب ہو جاؤ۔اور خدا کی راہ مین جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے،اس نے تمھیں چن لیا ہے اور امور دین میں تم پر سختی نہیں کی۔تمہارے باپ ابراہیم کی ملت کو (تمہارا مذہب بنا دیا ہے) اسی نے تمہارا نام پہلے ہی سے مسلمان رکھا ہے اور اس قرآن میں بھی (تو جہاد کرو) تا کہ رسول تم پر گواہ بنیں اور تم لوگوں پر گواہ بنو پس نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور خدا کے احکام مضبوطی سے پکڑو،وہ کیا اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

☆ غایۃ المرام

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 62)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 17)

☆ الرجعۃ (ص 37)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 329)

☆ بحار الانوار (ج 53 ص 64)

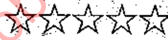
☆ تہذیب (ج 2 ص 77 ح 287)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ کتاب البرہان (ج 1 ص 420)

شافعی مسلک کے عالم ابراہیم بن محمد الحموینی سے اسناد مذکورہ کے ساتھ سلیم بن قیس الہلالی سے ایک روایت درج کی ہے ایک طویل حدیث میں جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اصحاب رسول اور تابعین کے دو سو سے زیادہ مجمع میں جو کہ ایک مجلس میں جمع تھے قسم دے کر چند امور کی بابت

وضاحت فرمائی جو کچھ آپ نے فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ اے گروہ انصار و مہاجرین اے گروہ اصحاب و تابعین انھیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے سورۃ الحج میں یہ آیات نازل فرمائی ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ خطاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کی تو حضرت سلمانؓ نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون لوگ ہیں کہ آپ ان پر گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں وہ لوگ جن کو خدا نے چن لیا اور ان پر دین میں سختی نہیں کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اس سے ۱۳ خاص مرد ہیں نہ کہ یہ امت" سلمانؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے نام بیان فرما دیں اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرا بھائی علیؑ اور میری اور ان کی اولاد سے گیارہ امام! تو اس وقت اصحابؓ اور تابعین کے دو سو سے زائد مجمع نے حضرت علی علیہ السلام کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں! اے اللہ ہاں بے شک۔



مومنون (101)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ

ترجمہ

پس جب (قیامت کو) صور میں پھونکا جائیگا تو اس دن نہ انکے درمیان رشتے ناطے رہ جائیں گے اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔

☆ الزام الناصب (ج1 ص106)

☆ تفسیر البرہان (ج5 ص356 ح6)

☆ تفسیر البرہان (ج3 ص120 ح6)

☆ دلائل الامامۃ (ص260)

☆ الحجۃ (ص146)

☆ دلائل الامامۃ (ص256)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم

☆ سنن ابن ماجہ

☆ صحیح بخاری

☆ ترمذی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ نے ارواح کو ابدان سے پہلے خلق فرمایا ہے اور اجسام کو بعد از خلق فرمایا اور ان سے آسمان و زمین کا تعارف فرمایا اور ان کو قیام مہدی آل محمد علیہ السلام کی وراثت سے اور ان کی ولادت کے بارے میں آگاہ کیا اور یہ ہی اس آیت مجیدہ میں مذکورہ ہے۔



نور(35)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

ترجمہ

اللہ تعالی آسمانوں اور زمین کا نور دینے والا ہے اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو وہ چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں ہو وہ قندیل ایسی ہو گویا وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے وہ زیتون کے برکت والے درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہو، جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی قریب ہے کہ اس کا تیل (خود بخود) روشن ہو جائے۔ اگر چہ اسے آگ نہ چھوئے وہ نور بالائے نور ہے اللہ جیسے چاہتا ہے اپنے نور کی راہ پر لگا دیتا ہے۔

☆ المحکم والمتشابہ (ص 4)

☆ بحار الانوار (ج 93 ص 3)

☆ عوالم النصوص علی الائمۃ الاثنی عشر (ص 21)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ اخبار الدول وآثار الاول (ج 1 ص 463)

جابر بن عبداللہ انصاری راوی ہیں کہ میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں گیا مولا انگشت مبارک سے زمین پر لکیریں کھینچ رہے تھے اور مسکراتے جا رہے تھے میں نے دائیں بائیں دیکھا کچھ نظر نہ آیا میں نے دریافت کیا مولا و آقا وہ کیا شے ہے جس کی وجہ سے آپ مسکرا رہے ہیں امیر المومنین علیہ السلام مزید مسرت سے فرماتے ہیں مجھے حیرت اور ہنسی آتی ہے اس شخص پر جو اس آیت کو پڑھتا ہے اور اس معرفت نہیں رکھتا میں نے عرض کیا مولا کون سی آیت؟ مولا نے فرمایا جابر اللہ آسمان و زمین کا نور ہے اور اس کے نور کی مثال "کَمِشْکَاۃ" امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اس

کے نور کا نمونہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں "فِيهَا مِصْبَاحٌ" اپنے سینے اقدس کی طرف اشارہ فرمایا وہ چراغ میں علیؑ ہوں" اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ "اَلزُّجَاجَةُ سے امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ہیں اور قندیل جس میں چراغ پوشیدہ ہے وہ حسن و حسین علیہم السلام ہیں "كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ "علی ابن الحسین علیہ السلام ہیں "شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ" وہ محمد باقر علیہ السلام ہیں "زَيْتُونَةٍ" سے مراد جعفر صادق علیہ السلام ہیں" لَّا شَرْقِيَّةٍ" سے مراد موسیٰ کاظم "غَرْبِيَّةٍ" سے مراد علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام ہیں "يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ" سے مراد محمد تقی علیہ السلام ہیں "وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ" سے مراد علی نقی علیہ السلام ہیں" نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ" سے مراد حسن عسکری علیہ السلام ہیں بڑی بے تابی سے جابر نے پوچھا مولاً "يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ" سے کیا مراد ہے فرمایا و اللہ مہدی آل محمد علیہ السلام مراد ہیں۔



نور (53)

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُل لَّا تُقْسِمُوا طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

ترجمہ

اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کیساتھ پوری کوشش سے قسمیں کھائیں کہ اگر تو انھیں حکم کریگا تو وہ البتہ نکل جائیں گے (اے رسولؐ) کہہ دو کہ قسمیں نہ کھاؤ (ہمیں) معقول فرمانبرداری مطلوب ہے، (نہ کہ قسمیں) یقیناً اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے پورا پورا خبر دار ہے۔

☆ نوادر الاخبار (ص264ح4)

☆ بحار الانوار (ج52ص305ب26ح76)

☆ حلیۃ الابرار (ج5ص351ب43ح1)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج3 ص616 ح213)

☆ منتخب الاثر (ص440 ف6 ب3 ح5)

☆ اثبات الھداۃ (ج3 ص528 ح768)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ فتوحات مکیہ (ج1 ص102، 107)

عبداللہ بن عجلان راوی ہیں کہ ہمارا ایک گروہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابن رسول اللہؐ ہمیں کچھ مہدی آل محمد علیہ السلام کے بارے میں آگاہ فرمائیں کہ ہم کیسے ان کے ظہور اقدس کو درک کر سکتے ہیں؟ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا جب صبح ظہور رونما ہوگی تو ہر شخص اپنے سرہانے ایک کاغذ پائے گا جسمیں تحریر ہوگا "اطاعت ہی کامیابی ہے"۔

☆☆☆☆☆

نور (55)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ

ترجمہ

اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو کہ ایمان لائے اور اعمال صالح بجالائے وعدہ کیا ہے کہ وہ بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ ان سے قبل والوں کو اس نے خلیفہ بنایا تھا۔

☆ الزام الناصب (ج1ص108)

☆ اثبات الھداۃ (ب32ح421)

☆ مجمع البیان (ج7ص152)

☆ اثبات الھداۃ (ب32ح422)

☆ الاحتجاج طبرسی (ج1ص256)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابن ماجہ (ج1ص289)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت کریمہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے اور ان کے صلب مطہرہ سے جو آئمہ طاہرین علیہم اجمعین ہیں ان کے بارے میں ہے اور ظہور مہدی آل محمد علیہ السلام تک ہے۔

☆☆☆☆☆

فرقان (26)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْماً عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيْراً

ترجمہ

سلطنت اس دن خدا ہی کی ثابت ہوگی اور وہ دن کافروں پر بہت ہی سخت ہوگا۔

☆ المحجہ (ص155)

☆ منتخب الاثر (ص 471)

☆ الزام الناصب (ج1 ص79)

☆ تاویل الآیات (ج1 ص372 ح4)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامت مھدی المنتظر (ص75)

امام تقی الجواد علیہ السلام سے روایت منقول ہے آپؑ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْماً عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيْراً ۔یعنی ملک اللہ کا ہے آج بھی آج سے قبل بھی اور آج کے بعد بھی اور جب مہدی آلِ محمد علیہ السلام قیام فرمائیں تو اللہ کی عبادت نہیں ہوگی مگر اطاعت کے ذریعے سے۔

☆☆☆☆☆

فرقان (34)

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ إِلٰى جَهَنَّمَ أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَاناً وَّأَضَلُّ سَبِيْلاً

ترجمه

وہ لوگ اپنے منہ کے بل جہنم میں جمع کیے جائیں گے وہی تو برے سے برے ہیں اور سب سے زیادہ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہوں گے۔

☆ تفسیر البرہان (ج5 ص456)

☆ غیبت نعمانی (ص 96)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام ؑ

کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی المنتظر (ص 29)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 311)

ایک طویل روایت جس کو کعب الاحبار نے نقل کیا ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ذریت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ہوں گے جو فسق و فجور سے بھری زمین کو عدل و انصاف سے تبدیل کر دیں گے (روایت جاری ہے)

☆☆☆☆☆

الشعراء (4)

إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ

ترجمہ

اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسمان سے ایک نشانی اتاریں، پھر ان کی گردنیں اس کے لئے جھک جائیں۔

☆ کمال الدین (ج 2 ب 35 ح 57)

☆ الارشاد (ص 359 ب 40 ح 3)

☆ روضۃ الکافی (ص 310 ح 483)

☆ الارشاد (ص359ب40ح8)

☆ تفسیر برہان (ج3ص180ح9)

☆ تفسیر صافی (ج4ص29)

☆ تاویل الآیات (ج1ص386ح2)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص563ب32ف39ح642)

☆ المحجۃ (ص159)، بحار الانوار (ج52ص284ب26ح13)

☆ منتخب الاثر (ص447ف6ب4ح1)

☆ ینابیع المودۃ (ج3ص246ب71ح35)

☆ کفایۃ الاثر (ص270)

☆ اعلام الوریٰ (ص408)

☆ کشف الغمۃ (ج3ص314)

☆ فرائد السمطین (ج2ص336)

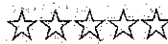
☆ نوادر الاخبار (ص267)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص200)

حسین بن خالد امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو ورع نہ رکھے گا اس کا کوئی دین نہیں اور جو تقیہ نہ کرے اس کا ایمان نہیں پروردگار کے نزدیک تم میں سے سب

سے زیادہ عزت دار وہ ہے جو زیادہ تقیہ پر عمل کرے راوی کہتا ہے میں نے کہا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب تک؟ حضرتؑ نے فرمایا: وقت معلوم کے دن تک جو کہ خروج قائم آل محمد علیہ السلام کا دن ہوگا اور جو خروج قائم آل محمد علیہ السلام سے پہلے تقیہ سے کام نہ لے وہ ہم میں سے نہیں راوی کہتا ہے میں نے کہا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم آل محمد علیہ السلام کون ہیں حضرتؑ نے فرمایا: میرے فرزندوں میں سے چوتھا فرزند جس کی وساطت سے خدا زمین کو ہر ظلم و ستم سے پاک کر دے گا اور وہ ایسا شخص ہے جس کی ولادت میں لوگ شک کرینگے اور اس کے خروج سے پہلے اس کی غیبت ہوگی خروج کے وقت زمین اس کے نور سے روشن ہوگی اور وہ لوگوں کے درمیان عدالت کو قائم کرے گا کسی پر ذرا برابر ظلم نہیں ہوگا اس کا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس کو آسمان سے ایک ندا کرنے والا ندا دیگا اور لوگوں کو ان کی طرف دعوت دے گا یہ ندا سب لوگ سن سکیں گے اور ندا یہ ہوگی: (الا ان حجة الله قد ظهر عندبيت الله فاتبعوه فان الحق معه وفيه) اور یہی قول خدا ہے إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ



الشعراء (21)

فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْماً وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ

ترجمہ

اس وقت جب کے میں تم سے ڈرا تو میں خود ہی تم سے بھاگ گیا تھا اور اب تو میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا کی ہے اور مجھے رسولوں میں سے قرار دیا ہے۔

☆ کمال الدین اتمام النعمۃ (ج1 ص328 ب32 ح10)

☆ اثبات الہداۃ (ج3 ص468)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 273)

☆ بحارالانوار (ج 52 ص 281)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 4 ص 49)

☆ بشارۃ الاسلام (ص 237)

☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 388)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مہدی منتظر (ص 55)

مفضل بن عمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب قائم قیام کرینگے تو فرمائیں گے کیوں کہ تم سے خوف تھا تم سے دور ہو گیا اور پروردگار نے مجھے حکومت بخشی اور مجھے مرسلین میں قرار دیا۔

☆☆☆☆☆

الشعراء (206,205)

أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ

ترجمہ

پس کیا تو نے غور کیا کہ اگر ہم انھیں کئی سال نفع پہنچایا، پھر ان پر وہ آ گیا جس کا یہ وعدہ دیے جاتے تھے۔

☆ تاویل الایات (ج1ص392)

☆ تفسیر البرہان (ج3ص198)

☆ غیبت نعمانی (ص179)

☆ حلیۃ الابرار (ج5ص273)

☆ المحجہ (ص161)

☆ بحار الانوار (ج24ص372)

☆ تاویل آیات (ج1ص392)

☆ تاویل الآیات الظاھرۃ (ج1ص392,393ح18)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ مسند احمد بن حنبل (88,35/3)

☆ سنن ابوداؤد (2485)

☆ ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی المھدی (2232)

☆ مستدرک الحاکم (600/4)

☆ الحلیۃ (101/3)

☆ شرح السنۃ (457/7)

☆ السلسلہ الصحیحۃ (336/2)

السید شرف الدین امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد مھدی

آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا خروج ہے۔

الشعراء (207)

مَا أَغْنَى عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ

ترجمہ

- اور جن چیزوں سے یہ نفع اٹھا چکے ہیں وہ ان کو کچھ فائدہ نہ دیں گی۔

☆ تفسیر البرہان (ج5ص508)

☆ تاویل الآیات (ج1ص392ح18)

☆ المحجۃ (ص161)

☆ بحارالانوار (ج24ص372)

☆ الزام الناصب (ج1ص110)

☆ تاویل مانزل من القرآن الکریم فی النبی وآلہ (ص203)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

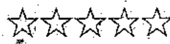
☆ ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج المہدی (4084)

☆ مستدرک الحاکم (463/4)

☆ النہایۃ فی الفتن (26/1)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا" قال هم بنوا امية الذين

متعوا ابدنیا ھم۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت سے مراد بنو امیہ ہے۔



الشعراء (227)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيراً وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ

ترجمہ

ہاں وہ لوگ مستثنے ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اللہ کی یاد زیادہ کی اور بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا انہوں نے بدلہ لیا۔اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے یہ جان لیں گے کہ کس کروٹ وہ پلٹتے ہیں۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 110)

☆ تفسیر البرہان (ج 5 ص 520)

☆ کمال الدین وتمام النعمۃ (ج 1 ص 248 باب 24 ح 6)

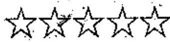
اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ آثار القیامۃ (ص 366)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 198)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسین علیہ السلام اپنے بابا کے بعد امامت کے امام

برحق اور سرداران جنت ہیں اور انکی والدہ خاتون جنت میں انکے والد سید الاوصیاء ہیں اور صلب حسین علیہ السلام سے نو آئمہ علیہم اجمعین ہیں اور ان میں نویں مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں جس نے انکی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔



النمل (59)

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُون

ترجمہ

کہہ دو کہ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے اور اسکے بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے منتخب فرمایا بھلا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

☆ مناقب ابن شہر آشوب (ج 3 ص 380)

☆ معجم احادیث امام المہدی (ج 7 ص 435)

ابن عباس فرماتے ہیں اصفیاء سے مراد اہلبیت رسول صلوات اللہ علیھم ہیں جس میں علی ابن ابیطالب، فاطمہ، حسن، حسین اور انکی اولاد تا قیامت شامل ہے۔ اور سب مخلوق سے بہتر ہیں۔



النمل (62)

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُون

ترجمہ

بھلا وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جس وقت بھی کہ وہ اسے پکارے اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور تمھیں زمین کے خلیفے مقرر کرتا ہے کیا اللہ تعالی کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (پھر بھی) تم بہت تھوڑی نصیحت حاصل کرتے ہو۔

☆ حلیۃ الابرار (ج5ص313)

☆ تفسیر صافی (ج 2ص 433)

☆ غایۃ المرام (ج4ص210)

☆ بحار الانوار (ج52ص288)

☆ ملحقات احقاق الحق (ج29ص605)

☆ نور الثقلین (ج1ص139)

☆ تفسیر شبر (ص228)

☆ منتخب الاثر (ص422)

☆ عقد الدرر (ص177)

☆ برہان المتقی (ص171)

☆ ینابیع المودۃ (ج3ص235)

☆ تفسیر برہان (ج6ص32)

☆ تفسیر عیاشی (ج2ص56)

☆ اصول کافی (ج8ص313)

☆ غیبت نعمانی (ص187)

☆ مجمع البیان (ج5ص144)

☆ تاویل الآیات (ج 1 ص 223)

☆ منہج الصادقین (ج 4 ص 454)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت سے مراد مہدیؑ آل محمدؐ ہیں جس وقت وہ مسجد الحرام میں داخل ہونگے مقام ابراہیم و خانہ کعبہ کے درمیان کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھیں گے اور خطبہ فرمائیں گے "اے لوگوں میں وارث آدم علیہ السلام ہوں میں وارث ابراہیم علیہ السلام ہوں میں وارث اسمٰعیل علیہ السلام ہوں میں ہی وارث محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں ہاتھ بڑھا کر فرمائیں گے آؤ یہ ہی قول اللہ عزوجل اس آیت میں فرما رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

النمل (65)

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

ترجمہ

کہہ دو کہ جولوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے؟

☆ معجم احادیث الامام المہدی (ج 6 ص 173)

☆ الاحتجاج (ج 2 ص 473)

☆ معادن الحکمۃ (ج 2 ص 282)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 763)

☆ البحار (ج 25 ص 266)

توقیع میں جو محمد بن علی بن ھلال کرخی کے خط کے جواب میں امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے لکھی ہے اس مرقوم ہے کہ: میں اور میرے اجداد اولین جن میں آدم، نوح، ابراھیم، موسی اور دوسرے انبیاء اور آخرین میں سے: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ابن ابی طالب اور دوسرے ائمہ صلوات اللہ علیھم اجمعین جو ماضی میں گذرے سب کے سب اللہ کے بندہ ہیں پھر امام عجل اللہ فرجہ الشریف نے یہ آیت تلاوت کی قُل لَّا يَعۡلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ٱلۡغَيۡبَ إِلَّا ٱللَّهُۚ وَمَا يَشۡعُرُونَ أَيَّانَ يُبۡعَثُونَ۔

النمل (71)

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلۡوَعۡدُ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ

ترجمہ

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟۔

☆ اثبات الھداۃ (ج1 ص479)

☆ الانصاف (ص213)

☆ البحار (ج36 ص385)

☆ العوالم (ج15 ص257)

☆ کشف الستار للنوری (109)

☆ نور الثقلین (ج2 ص212)

☆ منتخب الاثر (ص62)

☆ اعلام الوری (ص384)

☆ الصراط المستقیم (ج2 ص111)

☆ منتخب الانوار المضیئہ (ص78)

عبدالرحمن بن سلیط روایت کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف قیام حق ہے۔ انکی غیبت میں لوگ مرتد ہو جائیں اور دوسری ادیان پر ثابت قدم رہیں گے اور مومنین کو اذیت دی جائے گی اور کافرین کہیں گے: اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟۔



النمل (82)

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ

ترجمہ

جب ان لوگوں پر قیامت کا وعدہ پورا ہو گا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا نکال کھڑا کریں گے جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔

☆ تفسیر البرہان (ج6ص36)

☆ تفسیر قمی (ج2ص131)

☆ مجمع البیان (ج7ص234)

☆ الرجعۃ (ص81)

☆ تفسیر الصافی (ج4ص74)

☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص336)

☆ نور الثقلین (ج4ص98)

☆ جامع البیان (ج20ص11)

☆ عقد الدرر (ص 391 ب 12 ف 6)

☆ تفسیر ابن کثیر (ج 3 ص ۸۸۳)

☆ الدر المنثور (ج 5 ص 115)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 175)

☆ التبیان (ج 8 ص 106)

☆ لامام المہدی فی کتب اہلسنت

☆ البیان فی اخبار صاحب الزمان

ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ آخری زمانے میں خدا تمہیں ایک اچھی شکل وصورت اور عصا کے ساتھ مبعوث فرمائے گا اور اس سے تم اپنے دشمنوں پر ضرب لگاؤ گے۔

☆☆☆☆☆

النمل (83)

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ

ترجمہ

اور ہم ہر قوم کے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا پس انھیں صف آرا کیا جائے گا۔

☆ المحکم والمتشابہ (ص 3)

☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 377)

☆ بحارالانوار (ج 53 ص 118)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ لوامع الانوار البہیہ

☆ علامہ سفارینی (ج 2 ص 70)

☆ عقیدہ اہل السنۃ والاثر فی المہدی المنتظر (ص 172) طبع مدینہ منورہ۔

تفسیر نعمانی میں ان روایت کے ذیل میں جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے وارد ہوئی ہیں کہ ان لوگوں کی رد کے لئے جو رجعت کے منکر ہیں اللہ تعالی کے یہ قول ہیں: اس دنیا میں محشور کریں گے اور آخرت کے لیے محشور کرنے کے متعلق قرآن کی دوسری آیت ہے (اور ہم ان سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے) (سورۃ الکہف 47) یعنی: ہم آخرت کے لیے محشور کریں گے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ منکرین رجعت کی رد کے لیے دوسری آیت: (اور وہ آبادیاں جن کو ہم نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے وہ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے نہیں جائیں گے۔) (الانبیاء آیت 95) لیکن قیامت میں تو سب ہی پلٹائے جائیں گے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا۔

اوران لوگوں کی رد کے لیے مثال کے طور پر یہ آیت (اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب وحکمت سے میں نے تمھیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمھارے پاس ہے اس کے تصدیق کرنے والا ایک رسول بھی تمہارے پاس آیا ہوا ہے تو تمھیں ضرور اس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنہ ہوگی۔ (سورہ آل عمران آیت 81) ظاہر ہے کہ انبیاء کا یہ وعدہ نصرت زمانہ رجعت ہی میں پورا

ہوگا۔نیز یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے آئمہ علیہم السلام سے نصرت اور دشمنوں سے انتقام کا وعدہ کیا: اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو کہ ایمان والے اور اعمال صالح بجالانے والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور ان کو زمین میں نائب وخلیفہ بنائے گا جس طرح کہ ان سے پہلوں کو اس نے نائب وخلیفہ بنایا تھا اور ان کے دین کو جو کہ اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے یقیناً ان کے لیے مستحکم کریگا تا کہ ان کے خوف کو امن سے بدل دے پس وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ قرار دیں گے۔(سورۃ النور 55)اور یہ وعدہ بھی اسی وقت پورا ہوگا جب وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔یعنی رجعت میں علاوہ ازیں یہ آیت بھی رجعت کے لیے ہے:"اور ہم نے چاہا کہ زمین میں بے بس کیے گئے تھے ان پر احسان کریں اور انھیں امام بنادیں اور وارث قرار دیں"(سورہ قصص 5)اور یہ آیت بھی رجعت کے بارے میں ہے۔

"بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا۔وہ آپ کو آپ کی منزل (معاد) کی طرف ضرور لوٹادے گا۔"(قصص 85)ایک مثال اور ہے قول خدا ہے: کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے ان سے کہا مرجاؤ (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے) ان کو زندہ کردیا۔(سورۃ البقرۃ 243)ایک اور قول خدا رجعت کے لیے: اور موسیٰ نے اپنی قوم کی ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات) کے لیے منتخب کیا۔۔۔(سورۃ الاعراف:155)(پس اللہ تعالیٰ نے انھیں (ستر آدمیوں کو) موت کے بعد (زندہ کر کے) دنیا میں بھیجا اسی طرح حضرت عزیز علیہ السلام کا قصہ ہے جو قرآن میں موجود ہے۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے قول کی شرح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا:(رجعت میں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اور میری ذریت کے ذریعے مومنین کی نصرت فرمائے گا۔



النمل (93)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ

ترجمہ

ور کہو کہ اللہ کا شکر ہے وہ تمہیں عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم اُن کو پہچان لو گے اور جو کام تم کرتے ہو تمہارا رب ان سے بے خبر نہیں ہے۔

☆ تفسیر قمی (ج2 ص132)

☆ الرجعۃ (ص83)

☆ تفسیر الصافی (ج4 ص79)

☆ تفسیر البرھان (ج3 ص214)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج4 ص106)

☆ البحار الانوار (ج23 ص207)

آیات سے مراد امیر المومنین اور ائمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔ جب رجعت میں ائمہ علیہم السلام کی مبعوث ہوں گے اپنے دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے۔

☆☆☆☆☆

القصص (5)

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

ترجمہ

اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ان لوگوں پر جو اس سرزمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں احسان

کریں اور ان کو امام بنائیں اور ان کو ہم وارث قرار دیں۔

☆ اثبات الھداۃ (ج3ب32ح299)
☆ الزام الناصب (ج1ص111)
☆ الھدایۃ الکبری (ص73)
☆ مقتضب الاثر (ص6)
☆ مصباح الشریعۃ (ص63)
☆ المستقیم (ج2ص142)
☆ المختصر (ص152) الصراط
☆ نوادر الاخبار (ص128)
☆ اثبات الھداۃ (ج1ص708)
☆ حلیۃ الابرار (ج5ص358)
☆ بحار الانوار (ج25ص6)
☆ نفس الرحمن (ص94)

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں "اس آیت سے مراد آل محمد علیہم السلام ہیں کے خدا سختیوں کے بعد، انکے مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا اور وہ اہل حق کو آباد کریں گے اور دشمنوں کو زائل فرمائیں گے۔



القصص (6)

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ

ترجمہ

اور ان کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو (انہی کمزوروں کے ہاتھوں) وہ چیزیں دکھا دیں جن سے یہ لوگ ڈرتے تھے۔

- ☆ تفسیر البرہان (ج6 ص59)
- ☆ تفسیر قمی (ج2 ص110)
- ☆ الزام الناصب (ج1 ص111)
- ☆ الھدایۃ الکبری (ص73)
- ☆ مقتضب الاثر (ص6)
- ☆ مصباح الشریعۃ (ص ...)
- ☆ المحتضر (ص152)
- ☆ الصراط المستقیم (ج2 ص142)
- ☆ نوادر الاخبار (ص128)
- ☆ اثبات الھداۃ (ج1 ص708)
- ☆ حلیۃ الابرار (ج5 ص358)
- ☆ بحار الانوار (ج25 ص6)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند (اروان امام فی

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ(ص450)

اس آیت میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرین علیہم اجمعین کو موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل سے تشبیہ دی ہے اور ان کے اعداء کو فرعون اور ہامان اور اس کے لشکر سے تشبیہ دی ہے فرعون نے بنی اسرائیل کو قتل کیا پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرعون پر غلبہ حاصل کیا خدا تو سب کو ہلاک کر دیا اسی طرح اہل بیتؑ رسول کو بھی ان کے دشمنوں نے اذیت دے کر قتل کیا خدا کے وعدے کے مطابق ان کو دوبارہ رجعت کے وقت واپس دنیا میں لوٹایا جائے گا اور ان کو قتل کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

القصص(85)

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

ترجمہ

بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا، تجھے تیری منزل (معاد) کی طرف ضرور پلٹا دے گا۔

☆ تفسیر البرہان(ج6ص102)
☆ المحکم والمتشابہ(ص3)
☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص377)
☆ بحار الانوار(ج53ص118)
☆ تاویل الآیات(ج1ص423)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیہ (ص 6)

عمرو بن شمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جابرؒ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جابر پر رحمت نازل فرمائے ان کا علم اس حد تک جا پہنچا تھا کہ وہ اس آیت کی تاویل جانتے تھے۔ بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا، تجھے تیری منزل (معاد) کی طرف ضرور پلٹا دے گا۔ یعنی وہ رجعت کو جانتے تھے۔

☆☆☆☆☆

العنکبوت (1,2)

الم أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

ترجمہ

الم کیا لوگوں نے یہ گمان کرلیا کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اگر وہ اتنا ہی کہہ دیں کہ ہم ایمان لے آئے اور فتنہ میں نہ ڈالے جائیں گے۔

☆ دار السلام در احوال حضرت مھدیؑ (ص 387)

☆ کمال الدین (ج 2 ص 510)

☆ بحار الانوار (ج 53 ص 190)

☆ کتاب الارشاد (ص 360)

☆ غیبت نعمانی (ص 202)

☆ دار السلام در احوال حضرت مہدیؑ (ص387)

☆ الارشاد (ص360 ب40 ح15)

☆ قرب الاسناد (ص154)

☆ غیبت الطوسی (ص448)

☆ الخرائج والجرائح (ج3 ص1170)

☆ کشف الغمة (ج3 ص251)

☆ منتخب انوار المضیئة (ص38)

☆ اثبات الھداۃ (ج3 ص296)

☆ بحار الانوار (ج52 ص183)

☆ مرآۃ العقول (ج4 ص51)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج4 ص150)

☆ ملحقات احقاق الحق (ج29 ص390)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (2884)

☆ مسند احمد بن حنبل (121/6)

☆ سنن ابوداؤد (4280)

امام حسین عسکری علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کرکے فرمایا کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زمین

حجت خدا سے خالی ہو سکتی ہے نہیں کبھی بھی نہیں چاہے حجت خدا ظاہر ہو یا پوشیدہ (غائب) اس دوران سچ و جھوٹ کو اللہ سبحانہ واضح کر دیتا ہے اور سخت آزمائش ہوتی ہے تاکہ حق ثابت ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

العنکبوت (10)

وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ

☆☆☆☆☆

ترجمہ

اور تمہارے پروردگار کی طرف سے مدد پہنچے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ تھے۔

☆ تفسیر البرہان (ج6 ص114 ح1)

☆ تفسیر الصافی (ج4 ص112)

☆ بحار الانوار (ج9 ص229)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج4 ص153)

☆ الزام الناصب (ج1 ص112)

☆ تفسیر قمی (ج2 ص122)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسند احمد بن حنبل (316/6)

☆ سنن ابو داؤد (377,376/11)

☆ معجم طبرانی اوسط حدیث (9613)

☆ صحیح ابن حبان

☆ الموارد(1881)

☆ مجمع الزوائد(315/7)

آئمہ اہلبیت علیہم اجمعین نے فرمایا اس آیت مجیدہ میں نصرت سے مراد مہدی آل محمد علیہ السلام ہیں۔(وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ)یعنی القائم علیہ السلام۔

☆☆☆☆☆

العنکبوت(49)

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ

ترجمہ

ان لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں، جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور ہماری آیتوں کا انکار سوائے ظالموں کے کوئی نہیں کرتا۔

☆ تاویل مانزل من القرآن الکریم فی النبی وآلہ(ص231)

☆ تاویل الآیات(ج1ص432)

☆ بحارالانوار(ج23ص189)

☆ تفسیر صافی(ج4ص120)

☆ مستدرک الوسائل(ج17ص328)

☆ تفسیر قمی(ج2ص128)

☆ اثبات الھداۃ(ج3ص49)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

☆ ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی المہدی (2230)

☆ مسند احمد بن حنبل (471/1)

☆ سنن ابوداؤد (2482)

☆ طبرانی کبیر (133/10)

☆ مستدرک الحاکم (488/4)

ابو بصیر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اس آیت سے مراد ہم آئمہ طاہرین علیہم اجمعین ہیں اور کوئی نہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہارون بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتؑ نے فرمایا یہ آیت ہم آئمہ اطہار علیہم اجمعین کے لیے مخصوص ہے اور ہم ہی راسخون فی العلم ہیں۔

الروم (5,4)

يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

ترجمہ

اور اس دن ایمان والے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے خوش ہوں گے وہ جس کی چاہتا ہے نصرت کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بہت رحم کرنیوالا ہے۔

☆ دلائل الامامۃ (ص 248)

☆ تفسیر برہان (ج 6 ص 143)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 32)

☆ الحجۃ (ص172)

☆ تفسیر البرہان (ج3 ص258)

☆ دلائل الامامہ (ص464)

☆ حلیۃ الابرار (ج5 ص302)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰؑ بن مریم حاکما (395)

☆ مسند احمد بن حنبل (443,359/2)

☆ مسند ابن عوانہ (106/1)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے دوست اپنی قبروں میں شاد و مسرور رہیں گے اس دن کے بعد جب خروج مہدی آل محمد علیہ السلام ہو جائے گا

☆☆☆☆☆

الروم (50)

فَانظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

ترجمہ

پس تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانیوں کو دیکھو کہ وہ زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد کس طرح

زندہ کرتا ہے۔

☆ غیبت الطوسی (ص120)

☆ الزام الناصب (ج1)

☆ یوم الخلاص (ص386)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ السنن الوردۃ فی الفتن ابو عمرو الدانی (1058/5حدیث577,576)

☆ مستدرک الحاکم (558,557/4)

☆ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (ج2ص336ح711)

سند با معتبر ابو جعفر طوسی رقمطراز ہیں کہ اللہ سبحانہ القانی مہدی آل محمد علیہ السلام کے ذریعے مردہ زمین کو زندہ کرے گا۔

☆☆☆☆☆

لقمان (20)

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً

ترجمہ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھارے لئے تابع کر رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر دی۔

☆ کمال دین (ج 2 ص 438)

☆ امالی شیخ صدوق (ج 2 ص 154)

☆ تفسیر برہان (ج 6 ص 184)

☆ تفسیر الصافی (ج 4 ص 148)

☆ بحار الانوار (ج 51 ص 150)

☆ کفایۃ الاثر (ص 266)

☆ الخرائج والجرائح (ج 3 ص 1165)

☆ مناقب ابن شہر آشوب (ج 4 ص 180)

☆ الصراط المستقیم (ج 2 ص 229)

☆ منتخب الانوار المضیئۃ (ص 20)

☆ نوادر الاخبار (ص 220)

☆ الانصاف (ص 13)

☆ عوالم النصوص علی الائمۃ (ص 25,28)

☆ العوالم للامام الجواد علیہ السلام (ص 37,38)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 212)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الفتن، نعیم بن حماد (99 الف)

☆ الاحادیث الوردۃ (214/1)

محمد بن زیاد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے مولا سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا ظاہری نعمت امام ظاہر ہے اور غیب باطن نعمت امام غائب ہے میں نے دریافت کیا مولا کیا آئمہ طاہرین علیہم اجمعین میں سے کوئی غائب بھی ہوگا حضرتؑ نے فرمایا ہاں ایسا ایک غائب ہوگا لیکن اسکی یاد مومنین کے دل سے غائب نہیں ہوگی وہ آئمہ طاہرین علیہم اجمعین میں بارھواں ہے اس کے لیے خدا ہر مشکل کو آسان کردے گا خدا زمین کے خزانوں کو ظاہر کردے گا اور اس کے ذریعے ہر ظالم کو نیست و نابود کردے گا ہر شیطان اور شیطان صفت اسکے ہاتھوں سے ہلاک ہوگا جسکی ولادت لوگوں سے پوشیدہ ہوگی اور اس کا نام لینا جائز نہ ہوگا یہاں تک کے خدا اسکو اذن ظہور عطا کرے گا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

السجدہ (21)

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

ترجمہ

اور ہم ضرور انھیں بڑے عذاب کے علاوہ چھوٹا عذاب چکھائیں گے تا کہ وہ رجوع کریں۔

- ☆ تفسیر الصافی (ج 4 ص 158)
- ☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 232)
- ☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 444)
- ☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 386)
- ☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 564)
- ☆ بحار الانوار (ج 53 ص 114)
- ☆ تفسیر صافی (ص 397)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 148)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 112)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ترمذی، الفتن (2184)

☆ سنن ابن ماجہ، الفتن، باب جیش البیداء (504/2)

☆ مسند احمد بن حنبل (337,336/6)

محمد بن عباس امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں عذاب ادنی سے مراد دنیاوی مشکلات اور عذاب اکبر سے مراد مہدی آل محمد علیہ السلام کی تلوار ہے۔

☆☆☆☆☆

السجدہ (28)

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

ترجمہ

یہ لوگ کہتے ہیں اگر سچے ہو تو بتاؤ یوم فتح کب ہوگا

☆ تفسیر القرآن (ج 4 ص 199)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 147)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 211)

☆ تفسیر الصافی (ج 4 ص 160)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 233)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 445 ح 9)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسند احمد بن حنبل (84/1) ابن ماجہ (519/2)

☆ تاریخ کبیر، امام بخاری (317/1/1)

☆ السنن الوردة فی الفتن (1059/5)

☆☆☆☆☆

تفسیر صافی اور تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالی نے رجعت کے بارے میں اور ظہور مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے بارے میں بیان فرمائی ہے۔

☆☆☆☆☆

السجدہ (29)

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ

ترجمہ

آپ کہہ دیں اے پیغمبر! کہ فتح کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 440)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 233)

☆ تفسیر قمی (ج2 ص148)

☆ تفسیر الصافی (ج4 ص160)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسند احمد بن حنبل (259/6)

☆ مسند ابو یعلی (1668/4)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد خروج مہدی آل محمد علیہ السلام ہے جسکو دیکھ کر ایمان لانے والے کا ایمان بے سود ہوگا اور اس دن مومنین کے دل مسرور اور درجات بلند ہونگے۔

☆☆☆☆☆

السجدہ (29)

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ

ترجمہ

فتح اور کامیابی کے دن کافروں کا ایمان لانا ان کو فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی مہلت دی جائے گی۔

☆ تفسیر البرہان (ج3 ص289)

☆ تاویل الآیات (ج2 ص445)

☆ تفسیر قمی (ج2 ص148)

☆ تفسیر الصافی (ج4 ص160)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج4 ص233)

☆ المحجۃ (ص 174)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح بخاری (460/3)

☆ صحیح مسلم (2210/4)

☆ مستدرک الحاکم (520/4)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا فتح کے دن سے مراد جس دن مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف دنیا فتح کریں گے اس دن کافروں کا ایمان ان کو فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی مہلت دی جائے گی۔

☆☆☆☆☆

الاحزاب (33)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

ترجمہ

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اہل بیت! تم سے ہر قسم کی پلیدی کو دور رکھے اور یوں پاک و پاکیزہ رکھے جس طرح کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 6 ص 252)

☆ الکافی (ج 1 ص 350 ح 54)

☆ علل الشرائع (ج 1 ص 226 ح 2)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ البیان فی اخبار صاحب الزمان

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس آیت سے مراد آئمہ طاہرین علیہم اجمعین کی ولایت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف تک سب کو خدا نے رجس سے دور رکھا ہے جو بھی اس ولایت کے حصار میں داخل ہو گیا ایسا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں داخل ہوا۔

☆☆☆☆☆

الاحزاب (61,62)

مَلْعُونِيْنَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

ترجمہ

اور ہر طرف سے ان پر لعنت ہوتی رہے گی وہ جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور ایسے قتل کیے جائیں گے جیسا کہ قتل کیے جانے کا حق ہے۔ اللہ کا قاعدہ ان لوگوں میں جو پہلے گذر گئے (یہی تھا) اور تم اللہ کے قاعدہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 113)

☆ شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید (ج 7 ص 58)

☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 408)

☆ بحار الانوار (ج 8 ص 641)

☆ منتخب الاثر (ص 238)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ ابوداؤد (106/4)

☆ معجم طبرانی کبیر (163/1)

☆ مستدرک الحاکم (442/4)

☆ ترمذی، باب ماجاء فی المہدی (484/6)

ابن حدید نے شرح نہج البلاغہ میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے جو بنی امیہ کے ذکر پر مشتمل ہے تم منتظر رہو اور جب وہ پکارے اسکی مدد کرو اللہ عزوجل ہم اہلبیت علیہم اجمعین میں سے ایک مرد کے ذریعے تمہارے لیے آسانی پیدا کرے گا۔

☆☆☆☆☆

الاحزاب (71)

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

ترجمہ

وہ تمھارے عملوں کوتمھارے لئے درست کردے گا،اورتمھارے لئے تمھارے گناہ بخش دیگا

اورجس نے اللہ تعالی اوراسکے رسول کی اطاعت کی پس یقیناً وہ بہت بڑی مرادکوپہنچا۔

☆ تفسیر البرہان(ج6ص317)

☆ اصول کافی(ج1ص342ح8)

☆ تاویل الآیات(ج2ص479ح39)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ ابوداؤد(106/4)

☆ معجم طبرانی کبیر(163/1)

☆ مستدرک الحاکم(442/4)

☆ ترمذی، باب ماجاء فی المہدی

☆ (484/6)، مسند احمد بن حنبل(199/5)

ابوبصیر امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اس آیت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ اوراسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اورامیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور بعد کے آئمہ اطہار علیہم اجمعین کے مطیع ہوں اوراولامر امام زمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے مخلص مطیع رہیں۔



السباء(18)

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ

ترجمہ

ہم نے ان سبا والوں کی بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی کئی ظاہر بظاہر بستیاں بنائیں اور ہم نے ان میں چلنے پھرنے کا اندازہ مقرر کر دیا تم ان میں راتوں اور دنوں کو امن امان سے چلو پھرو۔

☆ علل الشرائع (ج1ص81)
☆ تفسیر صافی (ص414)
☆ اکمال دین واتمام النعمۃ (ج2ص438)
☆ غیبۃ الطوسی (ص345)
☆ اعلام الوریٰ (ص424)
☆ احتجاج طبرسی (ص313)
☆ تفسیر طبری (ج22ص72)
☆ تفسیر الثعلبی (ج8ص94)
☆ تفسیر منہج الصادقین (ج7ص421)
☆ البحار (ج52ص186)
☆ نور الثقلین (ج4ص343)
☆ الفتن لابن حماد (ج1ص329)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مسند احمد بن حنبل (26,27/3)

☆ الاحادیث الواردۃ فی المھدی (179/1)

حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے مولا صادق علیہ السلام سے دریافت کیا ابن رسول اللہ آپ پر قربان جاؤں اس آیت کی تفسیر فرمائیں مولا نے فرمایا "سیرو وافیھا لیالی وایا ما امنین" سے مراد مہدی آل محمد علیہ السلام ہمارے قائم ہیں جو مسافرت کریں گے اور امن کی حالت میں ہوں گے اور "ومن دخله کا امنا" سے مقصود جو کوئی مہدی آل محمد علیہ السلام کی بیعت کرے گا اور ان کے ساتھ ہوگا اور ان کے ہاتھ کو مس کرے گا تو وہ ہر بلا سے امان میں رہے گا۔

☆☆☆☆☆

السباء (51,52)

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ

ترجمہ

اے رسول کاش تم اس گروہ کو دیکھو جو دہشت سے دوچار ہوا اور ہمارے قبضہ قدرت سے فرار نہیں کر سکتے اور مکان قریب سے ان کی پکڑ ہوگی اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب اتنی دور سے ان کا ہاتھ ایمان کے لیئے کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

☆ بحاالانوار (ج52، ص186)

☆ الزام الناصب (ج1ص117)

☆ تفسیر مجمع البیان (ج8،228)

☆ الغیبۃ (ص304)

☆ تفسیر قمی (ج2،ص205)

☆ تفسیر عیاشی (ج2،ص52)

☆ تاویل الآیات الظاہرہ (ج2،ص478)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص564)

☆ تفسیر البرھان (ج3ص355)

☆ الحجۃ (ص180)

☆ البحار (ج52ص187)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الزواجر عن اقتراف الکبائر للہیثمی (204/1)

یہ آیت چند امور پر دلالت کرتی ہے۔

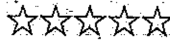
۱۔ اس گروہ کا دہشت و خوف میں گھر جانا

۲۔ اس گروہ کی نجات اور خلاصی

۳۔ مکان قریب سے آواز کا آنا

۴۔ ایمان کا لانا اور اس کی عدم قبولیت۔

کہا جاتا ہے یہ دہشت اور عدم قبولیت ایمان یا موت کے زمانے میں ہے یا بعث کے وقت، لیکن زمخشری ابن عباس سے روایت کرتے ہیں یہ آیت خسف بیداء کے لئے نازل ہوئی۔ ثعلبی، حذیفہ بن یمانی بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے نزول کا خسف بیداء میں روایت کرتے ہیں لیکن مخصوص روایات جو تواتر میں ملتی ہیں یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ رسول خدا اور آئمہ اطہار علیہم اجمعین اس آیت مبارکہ کو خسف بیداء کی جہت سے لشکر سفیانی کی ہلاکت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت کے لئے تفسیر میں لاتے ہیں۔ مجمع البیان میں اسی نکتہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن بن حسن بن علی و حضرت امام سجاد صلوات اللہ علیہم سے روایت مذکور ہے۔ غیبت نعمانی میں اسی روایت کو امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا گیا ہے۔ تفسیر عیاشی میں علی بن ابراہیم اور محمد بن عباس امام باقر علیہ السلام سے اس روایت کو نقل کرتے ہیں۔ اوپر دیے گئے حوالاجات میں اس آیت کی تفسیر میں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا، کاش تم ان لوگوں کو دیکھ سکو یعنی لشکر سفیانی کو جب وہ آسمانی صیحہ سے دہشت اور خوف میں مبتلا ہو جائیں گے تو وہ فرار نہ ہو سکیں گے اور ان کے قدم زمین میں دب جائیں گے اسے مقام کو مکان قریب کہا گیا ہے جب وہ اس حالت میں گرفتار ہو جائیں گے تو امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے کہیں گے ہم ایمان لے آئے اور ان کو قائم آل محمد علیہ السلام سے فرار کا کوئی مقام یعنی مکان بعید نہ ملے گا۔



السباء (52)

وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ

ترجمہ

اور مقام بعید سے ان کی اس تک رسائی کیونکر ممکن ہے۔

☆ البحار (ج52ص187)

☆ الغیبہ (ص205)

☆ تفسیر البرہان (ج6ص347ح1)

☆ تفسیر عیاشی (ج2،ص52)

☆ تاویلا لآیا تالظاہرہ (ج2،ص478)

☆ اثبا تالھداۃ (ج3ص564)

☆ تفسیر البرحان (ج3ص355)

☆ الحجۃ (ص180)

حارث ہمدانی امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں مولاؑ نے فرمایا مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا سب سے زیادہ انتظار کیا جائے گا آپؑ کے دائیں گال پر تل ہوگا اور مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مشرق کی طرف خروج فرمائیں گے جب یہ ہوگا تو سفیانی بھی خروج کرے گا شام سے اہل شام اسکے ساتھ ہو جائیں گے سوائے بعض حاملان حق کے علاوہ اللہ عزوجل ان شامیوں کو سفیانی کے ساتھ شامل خروج ہونے سے بچائے گا جبکہ ایک لشکر جرار کے ساتھ مدینے کی طرف آئے گا یہاں تک زمین بیدا تک پہنچے گا تو زمین میں اللہ عزوجل کے حکم سے دھنس جائیں گے۔



فاطر(24)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خلَا فِيهَا نَذِيرٌ

ترجمہ

یقیناً ہم نے تمھیں حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا اور کوئی امت ایسی نہیں مگر یہ کہ اس میں کوئی ڈرانیوالا نہ گزرا ہو۔

☆ تفسیر البرہان (ج6ص361ح1)

☆ تفسیر قمی (ج2ص183)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے نذیر سے مراد ہر زمانے کا امام معصومؑ ہے اور امام علیہ السلام نے امام وقت کی عظمت و کبریائی بیان فرمائی ہے۔

☆☆☆☆☆

فاطر (28)

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ

ترجمہ

اور لوگوں اور جانوروں اور چوپایوں میں سے (بھی) ایسے ہیں کہ انکے رنگ مختلف ہیں ماسوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے اسکے بندوں میں سے عالم لوگ ہی ڈرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج6ص362ح5)

☆ تاویل الآیات (ج2ص480ح6)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداؤد (ج2 ص589)

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ علماء سے مراد علی علیہ السلام اور ہر زمانے کا امام ہے۔

☆☆☆☆☆

یٰسین (30)

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

ترجمہ

اے افسوس ان بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا، مگر یہ کہ اسکے ساتھ وہ ٹھٹھا ہی کرتے رہے۔

☆ غیبت نعمانی (ص141)

☆ تفسیر البرہان (ج6 ص393ح1)

☆ الغیبۃ النعمانی (ص141ب10ح2)

☆ اثبات الھداۃ (ج3 ص532)

☆ البحار (ج51 ص112)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداؤد (ج2ص589)

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا "یادرکھو زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی نزدیک ہے خدا اپنے بندوں کی نادانی اور ظلم کی وجہ سے حجتؑ کے دیدار سے محروم کردے۔ اگر ایک گھڑی زمین حجت خدا سے خالی ہوجائے تو اہل زمین سمیت تباہ ہوجائے حجت (مہدیؑ آل محمدؐ) لوگوں کو پہچانتا ہوگا لیکن لوگ اس کو نہیں پہچانتے ہوں گے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا تھا لیکن ان کے بھائیوں نے انہیں پہچانا تھا۔

☆☆☆☆☆

یٰسین (33)

وآیة لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُون

ترجمہ

اور (یوں تو) مردہ زمین بھی انکے لیے ایک معجزہ ہے کہ ہم اس کو زندہ کردیتے ہیں اور وہ اس میں سے غلے پیدا کردیتے ہیں جن میں سے یہ کھاتے ہیں۔

☆ الزام الناصب (ج1ص117)

☆ البحار (ج52ص387)

☆ اثبات الھداۃ (ج3ص585)

☆ معجم احادیث الامام المھدی (ج7ص509)

کتاب غیبت سے روایت منقول ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مدینے میں ظالمین کو قتل کرینگے یہاں تک کہ بہت تھوڑے لوگ رہ جائیں اور شدید بھوک کا شکار ہو جائیں پھر مولاؑ نے فرمایا کہ لوگ صبح کرینگے ایسی حالت میں کہ انواع واقسام کے میوے تیار ہو چکے ہونگے اور اس ہی کو تناول کریں گے یہاں تک کہ اس میں اضافہ ہوتا جائے گا یہ ہی مراد اللہ عزوجل کے اس قول سے ہے (وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ)۔

☆☆☆☆☆

یٰسین (52)

قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ

ترجمہ

کہنے لگے وائے ہو ہمارے خوابگاہوں سے ہمیں کس نے اٹھایا، یہ وہی وعدہ ہے جو رحمٰن نے تم سے کہا تھا اور مرسلین نے سچی بات کہی۔

☆ اصول کافی (ج 7 ص 247)
☆ تاویل الایات (ص 491)
☆ البرہان (ج 4 ص 12)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 388)
☆ روضۃ کافی (ص 347)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج4 ص431)

حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں یعقوب کلینی نقل کرتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا صبر کرو استقامت سے رہو تا وقتیکہ مہدی آل محمد علیہ السلام ظہور کریں اور جب مخلوق کا آقا خروج کرے گا تو یہ لوگ کہیں گے "افسوس کس نے ہم کو ہماری قبروں سے نکالا یہ وہی خداوند رحمان کا وعدہ ہے۔



الصافات (83)

وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ

ترجمہ

اور یقیناً ابراہیم ضرور اسکے شیعوں میں سے تھا۔

☆ اثبات الھداۃ (ج1 ص656)

☆ الفضائل (ص158)

☆ روضۃ الکافی (ص151)

☆ احقاق الحق (ج13 ص59)

☆ مدینۃ المعاجز (ج4 ص37)

☆ بحار الانوار (ج36 ص213)

☆ العوالم (ج 15 ص 75)

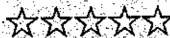
☆ مستدرک الوسائل (ج 3 ص 287)

☆ تفسیر صافی (ص 448)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداؤد (ج 2 ص 588)

حر عاملی ایک حدیث ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرش پر کچھ انور کو دیکھا تو عرض کی بارالہٰا یہ انوار کیسے ہیں جواب آیا یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، یہ نور علی علیہ السلام کا ہے، یہ نور فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ہے یہ نور حسن علیہ السلام ہے یہ نور حسین علیہ السلام کا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی پالنے والے میں 9 انوار اور دیکھ رہا ہوں جوان انوار کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اے میرے رب مجھے ان کی معرفت کروا جواب آیا اے ابراہیمؑ اول علی بن الحسین علیہ السلام ہیں پھر ان کے فرزند محمد بن علی علیہ السلام، پھر انکے فرزند جعفر بن محمد علیہ السلام ان کے فرزند موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام ان کے فرزند علی بن موسیٰ علیہ السلام ان کے فرزند محمد بن علی علیہ السلام ان کے فرزند علی بن محمد علیہ السلام ان کے فرزند حسن بن علی علیہ السلام اور پھر حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب مجھے ان کے شیعوں میں سے قرار دے اسی لیے اللہ سبحانہ نے قرآن میں خبر دی اور "ابراہیمؑ انکے شیعہ ہیں"



ص (17)

اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

ترجمہ

(اے رسول) جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر۔

☆ اثبات الهداة (ج1 ص656)

☆ التنزیل والتحریف (ص49)

☆ بحار الانوار (ج24 ص220)

☆ تاویل الآیات (ص492)

☆ اثبات الهداة (ج3 ص564ب32ح648)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الاشاعة لاشراط الساعة (ص315)

حر عاملی ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا "اے محمدؐ صبر کر" مولاؑ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کر جو تمہاری تکذیب کرتے ہیں، پرہیز کرو میں تماری نسل سے ایک ایسے شخص کو ان پر مسلط کروں گا جو ان سے انتقام لے گا۔

☆☆☆☆☆

ص (79-80)

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ـ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ

ترجمہ

ابلیس نے کہا اے پروردگار! مجھے مہلت دے (زندہ رکھ) اس دن تک جس دن مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے اللہ نے فرمایا بے شک تو ان لوگوں میں سے ہے جن کو مہلت دی گئی مگر ایک مقرر دن تک۔

- ☆ تفسیر عیاشی (ج2 ص242)
- ☆ دلائل الامامۃ (ص240)
- ☆ تاویل الآیات (ج2 ص509)
- ☆ تفسیر الصافی (ج2 ص183)
- ☆ المحجۃ (ص112)
- ☆ تفسیر البرہان (ج2 ص343)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

- ☆ ینابیع المودۃ (ج3 ص242)، مشکوۃ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ قیام قائم علیہ السلام ہی وقت معلوم کا دن ہے جب وہ مسجد کوفہ میں مبعوث ہوں گے تو ابلیس کہے گا کہ آج کا دن میرے لئے بہت بھاری ہے یہاں تک کہ امام قائم علیہ السلام ابلیس ملعون کو بالوں سے پکڑ کر اس کی گردن ماریں گے یہی وقت معلوم

کا دن ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔



ص (88)

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ

ترجمہ

اور کچھ مدت کے بعد ضرور تمھیں اسکی خبر کا علم ہو جائے گا۔

☆ روضہ کافی (ص 287)
☆ القطرۃ (ج 2 ص 244)
☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 510)
☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 451)
☆ المحجۃ (ص 183)
☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 441)
☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 200)
☆ روضۃ الکافی (ص 287 حدیث 432)
☆ الزام الناصب (ج 1 ص 118)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)۔

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 456)

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس "مدت" سے مراد خروج وحکومت مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔



الزمر (56)

أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ

ترجمہ

کہ تم میں سے کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس! میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے پہلو (قرب حاصل کرنے) میں کی ہے اور میں تو ہنسی مذاق کرنے والوں میں سے تھا۔

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 520 ح 27)

☆ امالی الطوسی (ج 2 ص 267)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ (ص 459)

سدیر صیرفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی نے آپ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو امامؑ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: ہم وہ ہیں جنہیں جنب اللہ کے نور سے خلق کیا گیا اور کافر حسرت کرے گا کاش میں ولایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے فرزند آئمہ طاہرین علیہم اجمعین مولا علی علیہ السلام سے لے کر

مہدی آل محمد علیہ السلام پر یقین رکھتا۔



الزمر (69)

وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

ترجمہ

اور زمین اپنے مالک کے نور سے روشن ہو جائیگی اور نوشتے رکھ دیے جائیں گے اور نبی اور گواہ حاضر کیے جائیں گے اور ان کے مابین ٹھیک (ٹھیک) فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔

☆ الارشاد (ص 410)

☆ الزام الناصب (ج 2 ص 280)

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 337)

☆ دلائل الامامۃ (ص 241)

☆ غیبت الطوسی (ص 467)

☆ روضۃ الواعظین (ج 2 ص 264)

☆ اعلام الوریٰ (ص 434)

☆ الخرائج والجرائح (ج 3 ص 1176)

☆ کشف الغمۃ (ج 3 ص 253)

☆ المستجاد (ص 281)

☆ منتخب الانوار المضیئہ (ص 190)

☆ الصراط المستقیم (ج 2 ص 251)

☆ تفسیر الصافی، ج 4 ص 331)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 515)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 335)

☆ نوادر الاخبار (ص 277)

☆ المحجہ (ص 184)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 356)

☆ الانوار البہیۃ (ص 381)

☆ ملحقات احقاق الحق (ج 29 ص 339)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 357)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر (ص 73)

شیخ مفید امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ظہور کرینگے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے نورانی ہو جائے گی اور لوگ اس وقت سورج کی روشنی کے محتاج نہیں ہونگے اور ظلمت واندھیرا ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

مومن (7)

الَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا

ترجمہ

وہ فرشتے جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو عرش کے آس پاس ہیں سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔

☆ عیون اخبار الرضا (ج 1 ص 237)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 528)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 10)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ (ص 485)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 314)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ جو فرشتے عرش کو اٹھائے رکھتے ہیں اور اس کے اردگرد موجود ہیں سب خدا کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ میری اور اے علیؑ تمہاری اور تمہارے فرزند امامؑ تا مہدیؑ آل محمدؐ کی ولایت پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے رحمت طلب کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

حم السجدة (16)

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ

ترجمہ

(ہم انھیں) حیات دنیا میں رسوا کرنیوالا عذاب دیں گے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ ہوگا

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 241)

☆ تفسیر غیبۃ نعمانی (ص 277)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 737)

☆ تفسیر البرھان (ج 4 ص 107)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 520)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبصیر! اب اس سے بڑھ کر عذاب اور کیا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر میں، اپنے اہل خاندان اور اہل وعیال کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اس کے اہل وعیال اپنے گریبان پھاڑنے لگیں گے اور چیخنے چلانے لگیں گے لوگ پوچھیں گے کہ کیا ہوگیا تم لوگوں کو بتایا جائے گا کہ ابھی ابھی فلاں شخص (کا چہرہ) مسخ ہوگیا۔ میں نے عرض کیا: یہ بات ظہور امام قائمؑ سے پہلے ہوگی یا ظہور کے بعد؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ظہور سے قبل۔

☆☆☆☆☆

حم السجدة (17)

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ

ترجمہ

ہم نے قوم ثمود کی ہدایت کی لیکن انہوں نے خود گمراہی کو ہدایت پر ترجیح دی پس ان کو رسوا کرنے والا عذاب صاعقہ یعنی بجلی کے عذاب نے آلیا۔

- ☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 804)
- ☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 108)
- ☆ اثبات الہداۃ (ج 3 ص 566)
- ☆ الایقاظ من الہجعۃ (ص 298)
- ☆ المحجۃ (ص 186)
- ☆ بحار الانوار (ج 52 ص 279)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

- ☆ صحیح مسلم
- ☆ سنن ابن ماجہ
- ☆ صحیح بخاری، ترمذی

سید شرف الدین امام الصادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: رسوا کرنے والا عذاب سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی تلوار کا عذاب ہے۔

☆☆☆☆☆

حم السجدہ (53)

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

ترجمہ

ہم عنقریب ان کو اطراف عالم میں بھی اور خود ان کی زات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کے ان پر ظاہر ہو جائے کہ یہ حق ہے۔

☆ تفسیر غیبت نعمانی (ص 277)

☆ المحجۃ (ص 188)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 114)

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 241)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 737)

☆ تاویل الآیات (ص 527)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم

☆ سنن ابن ماجہ

☆ صحیح بخاری

☆ ترمذی

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالی اپنی نشانیوں کو ان کے نفسوں ہی میں دکھائے گا کہ ان کے لیے

آفاق عالم کی فضا کو تنگ کر دے گا اس طرح وہ اللہ کی قدرت کو اپنے نفوس میں اور آفاق میں دیکھیں گے پھر اللہ تعالی کا یہ ارشاد کہ " تا کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے" اس سے مراد اللہ تعالی نے ظہور امام قائم علیہ السلام کو لیا ہے کہ یہ حق ہے اور یہ منجانب اللہ ہے، یہ سب مخلوق کو دکھایا جائے گا اور یہ لازمی ہونا ہے۔



شوری (1)

حم عسق

☆ المحجۃ (ص 190)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 64 ح 4)

☆ بحار الانوار (ج 60 ص 376)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 557)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 64 ح 4)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 240)

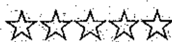
☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 542)

☆ تفسیر الصافی (ج 4 ص 366)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداؤد

علی بن ابراہیم امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا" حم" کا مطلب ہے ختم کیا گیا" ع" یعنی عذاب" س" یعنی سنین یوسف کے مقدار میں" ق" یعنی قذف و مسخ جو آخری زمانے میں سفیانی اور اس کے اصحاب اور طایفہ کلب جوتیں ہزار کی تعداد میں ہیں جو سفیانی کے ساتھ خروج کریں گے کے ساتھ پیش آئے گا (وذلک حین یخرج القائم بمکة وھو مھدی ھذه الامة) اور یہ حضرت قائم علیہ السلام کے زمانے میں خروج کریں گے جو اس امت کے مہدی علیہ السلام ہیں۔ اس آیت کی تفسیر کا خلاصہ اس روایت کی رو سے یوں واضح ہو گا کہ عذاب اور سختی کا حتمی طور پر آنا قیام قائم سے پہلے ہو گا اور پندرہ سال تک قحط کا ہونا جو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی مدت کے برابر ہے اور لشکر سفیانی کا قذف و مسخ ہونا امام زمانہؑ کے ظہور کے بعد ہی اس آیت کی تفسیر ہے۔ یحیٰی بن حسن بن بطریق کتاب تفسیر ثعلبی جس میں عظیم مفسرین کی تفاسیر ہیں میں نقل کرتے ہیں (سین سناء المھدی و ق قوة عیسی حین ینزل، فیقتل النصاری و یخرب البیع) یعنی سین کا اشارہ حضرت امام زمانہؑ کی سناء وضیاء ہے، ق، کا اشارہ حضرت عیسیٰؑ کی قوت کی طرف ہے جب وہ آسمان سے اتریں گے تا کہ اپنے انصار یعنی عیسائیوں کو قتل کریں اور عبادت گاہوں کو مسمار کر دیں



شوریٰ (17)

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ

ترجمه

اور تمہیں کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو۔

☆ البیان فی اخبار صاحب الزمان (ص 528)

☆ الفصول المہمۃ (ص 300)

☆ الصواعق المحرقۃ (ص 162)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ اسعاف المودۃ (ج 2 ص 453)

☆ ینابیع المودۃ (ص 514)

مقاتل بن سلیمان فرماتے ہیں کہ وہ مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں جو آخر الزمان میں خروج کریں گے، ساعت سے مراد وہی گھڑی ہے۔

☆☆☆☆☆

شوریٰ (18)

یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ آمَنُوا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيْدٍ

ترجمہ

جلدی اسکی طرف وہی کرتے ہیں جو ایمان رکھتے اور جو ایمان نہیں رکھتے اس سے ڈرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے آگاہ رہو جو بھی اس وقت معلوم میں جھگڑا کرے تو وہ ہی گہری گمراہی میں ہے۔

☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 251)

☆ طبری نوادر المعجزات (ص 198)

☆ الحجۃ (ص 191)، الزام الناصب (ج 1 ص 88)

☆ دلائل الامامۃ (ص 450)، اثبات الھداۃ (ج 2 ص 572)

☆ بحار الانوار (ج 31)، علل الشرائع (ج 1 ص 264)

☆ دار السلام دراحوال حضرت مھدیؑ (ص 603)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداؤد

مفضل بن عمر امام ابوعبداللہ صادق العلوم علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کے خدا کی قسم یہ مہدی آل محمد علیہ السلام کے سوا کچھ اور مراد نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

شوریٰ (20)

مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ

ترجمہ

جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کیلئے اس کی کھیتی میں زیادتی کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے کچھ حصہ دے دیتے ہیں اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 76)

☆ اصول کافی (ج 1 ص 361 حدیث 92)

☆ تفسیر صافی (ج 5 ص 451)

☆ الکافی (ج 1 ص 435)

☆ المحجۃ (ص 192)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 349)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 568)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ص 392)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اسکی کھیتی میں زیادتی کر دیتے ہیں سے مراد ہم آئمہ طاہرین علیہم اجمعین اور میں ہوں اور دولۃ الحق رزق طلب آخرت رکھتے والے کو میسر آئے گی وہ مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت کے دوران نصیب ہوگی طوبیٰ اور عظیم ترین دولت وراحت ہے۔

☆☆☆☆☆

شوریٰ (21)

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ترجمہ

اور اگر فیصلہ کی بات نہ ہو چکی ہوتی تو ضرور انکے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 120)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 86 ح 2)

☆ اصول کافی (ج 1 ص 361 ح 92)

☆ روضۃ الکافی (ص 278 ح 432)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ (مسلم شریف حدیث نمبر 7240 تا 7244، ابن ماجہ 4063 تا 4065)

ابو بصیر راوی ہیں کہ میں مولا جعفر صادق علیہ السلام سے تفسیر آیت پوچھی تو امام علیہ السلام نے فرمایا من کان یرید حرث الاخرہ سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام اور آئمہ طاہرین علیہم السلام ہیں نزدلہ فی حرثہ سے مراد ان کی حکومت ہے جو ان کو نصیب ہونا ہے ومن کا یرید حرث الدنیا نوتہ منھا ومافی الاخرۃ من نصیب سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت حقہ ہے جو دنیا پرستوں کو نصیب نہ ہو گی۔

☆☆☆☆☆

شوریٰ (23)

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

ترجمہ

اے پیغمبر! آپ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا مگر اپنی قربیٰ کی محبت کا سوال کرتا ہوں۔

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 77)

☆ الکافی (ج 1 ص 342)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 275)

☆ تفسیر الصافی (ج 4 ص 374)

☆ المحجۃ (ص 194)

☆ بحار الانوار (ج 23 ص 237)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 576)

☆ امالی صدوق (ص 141 ج 32)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ القول المختصر فی علامات مھدی المنتظر

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، ملیکۃ الجنت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا یعنی ہم خانوادہ رسالت جن میں ہمارے پہلے حضرت علی علیہ السلام اور آخری مہدی آل محمد عجل اللہ ظہور کہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

شوریٰ (41)

وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ

ترجمہ

اور البتہ جس نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیا پس یہ وہ لوگ ہیں کہ ان پر کوئی (الزام کی) راہ نہیں ہے۔

☆ تفسیر فرات (ص 150)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 549)

☆ تفسیر الصافی (ج 4 ص 380)

☆ المحجۃ (ص 196)

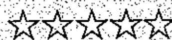
☆ بحار الانوار (ج 24 ص 229)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 4 ص 585)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 326,327)

امام باقر العلوم علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ہے اور جب وہ قیام کریں گے تو بنی امیہ اور لوگوں سے جنہوں نے آئمہ اطہار علیہم اجمعین کی ولایت کو جھٹلایا یعنی وہ جو ناصبی ہیں علی العلان دشمنی کرتے ہیں سے سخت ترین انتقام لیں گے۔



شوریٰ (45)

وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ

ترجمہ

اور تو انھیں دیکھے گا کہ وہ ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے اس (دوزخ) کے سامنے پیش کئے جائیں گے، وہ چھپی نظر سے دیکھتے ہوں گے۔

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 32)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 129)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 550)

☆ المحجہ (ص 189)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 229)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ب 32 ح 653)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ص 393)

☆ صحیح بخاری

جابر بن یزید کہتا ہے: امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کے حضرت قائم علیہ السلام کو دیکھیں گے۔



زخرف (28)

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

ترجمه

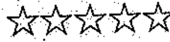
اور اس نے اسے اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا تا کہ وہ (اللہ تعالی کی طرف) رجوع کرتے رہیں۔

- ☆ کمال الدین (ج 1 ص 317)
- ☆ دارالسلام احوالات نصرت مھدیؑ (ص ۴۳)
- ☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 118)
- ☆ کفایۃ الاثر (ص 86)
- ☆ مناقب ابن شہر آشوب (ج 4 ص 26)
- ☆ الانصاف (ص 105)
- ☆ المحجۃ (ص 199)
- ☆ بحار الانوار (ج 25 ص 253)
- ☆ العوالم (ج 36 ص 315)
- ☆ العوالم (الامام الجواد علیہ السلام) (ص 39)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

- ☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 557)

سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی ہے خداوند متعال نے تا قیامت امامت کو ہماری نسل میں باقی رکھا ہمارا بارہواں مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہوگا جسکی دو غیبتیں ہونگی اور دوسری غیبت پہلی سے زیادہ طویل ہوگی۔



زخرف (61)

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ

ترجمہ

وہ قیامت کی ایک روشن دلیل ہے تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو اور میری تابعداری کرتے رہو یہی سیدھا راستہ ہے۔

☆ البیان فی اخبار صاحب الزمان (ص 528)
☆ الفصول المھمۃ (ص 300)
☆ الصواعق المحرقۃ (ص 162)
☆ نور الابصار (ص 186)
☆ اسعاف الراغبین (ج 3 ص 345)
☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 144)
☆ ینابیع المودۃ (ج 2 ص 453)
☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 497)
☆ منتخب الاثر (ص 149)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی

کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ص 401)

☆ صحیح بخاری (ج 2 ص 158)

☆ تفسیر در منثور (ج 6 ص 21)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر بن عبداللہ انصاری وہ علم الساعۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہیں اور ان کے شیعہ جو امیر المومنین علیہ السلام کی محبت پر کبھی شک نہیں کرتے اور یہ ہی تقدم فرمان اللہ سبحانہ ہے (فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون) میں تم ہی میں سے ایک منتقم بھیجوں گا۔

☆☆☆☆☆

زخرف (66)

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

ترجمہ

کیا وہ قیامت کا انتظار کرتے ہیں یہ کہ وہ ان پر اچانک آجائے اور وہ شعور ہی نہ رکھتے ہوں۔

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 145)

☆ المحجۃ (ص 201)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 164)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 571)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 565)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ص 400)

☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 249)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا الساعۃ سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے خروج کا وقت ہے۔

☆☆☆☆☆

الدخان (10-13)

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ

ترجمہ

تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر بظاہر دھواں نکلے جو لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دردناک عذاب ہے (پھر یہ لوگ گھبرا کے کہیں گے) کہ پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کردے ہم بھی ایمان لاتے ہیں (اس وقت) بھلا کیا ان کو نصیحت ہوگی جب ان کے پاس پیغمبر آچکے ہیں جو صاف صاف بیان کردیتے تھے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 162)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 264)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الدرّالمنثور (ج 5 ص 116)

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر "تفسیر قمی" میں نقل کرتے ہیں کہ اس دن سے مراد رجعت میں قبروں سے نکلنا ہے

☆☆☆☆☆

الجاثیه (14)

قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ

ترجمه

(اے رسول) کہہ دو ان لوگوں سے جو ایمان لا چکے کہ وہ ان لوگوں کو معاف کرتے رہیں جو اللہ تعالی کے دنوں کی امید نہیں رکھتے۔

☆ معانی الاخبار (ص 365)

☆ روضۃ الواعظین (ص 392)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 41)

☆ مشارق انوار الیقین (ص 187)

☆ الصراط المستقیم (ج 2 ص 264)

☆ تفسیر الصافی (ج 3 ص 80)

☆ الرجعۃ (ص 75)

☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 235)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 457)

☆ تفسیر البرہان (ج 2 ص 305)

☆ المحجہ (ص 108)

☆ بحار الانوار (ج 7 ص 61)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 526)

☆ ینابیع المودۃ (ج 3 ص 242)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 442)

امام محمد باقر علیہ السلام سے مثنی الحناط نقل کرتا ہے کے مولا نے فرمایا اللہ سبحانہ کے دن تین ہیں۔

1) مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے ظہور کا دن

2) رجعت کا دن

3) قیامت کا دن

مذکورہ بالا کتب میں یہ روایت موجود ہے جبکہ یہی فرمان امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

☆☆☆☆☆

ترجمہ

پس کیا قیامت کے سوا وہ اور کسی چیز کے منتظر ہیں کہ انہیں اچانک آ لے۔ سو اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں پس اب جب ان کی نصیحت بھی ان کے پاس آ گئی تو یہ آ گئی تو یہ ہیں کس خیال میں؟

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 125)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 211)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 276 ح 3)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 557)

مفضل بن عمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا مولاً اللہ عز وجل نے کیوں نہیں مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور و قیام کا وقت لوگوں کو بتایا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم یہ وہ وقت ہے جس کے بارے میں یہ آیت ویسا لونک عن الساعۃ ایان مرساھا قل انما علمھا عند ربی فی الکتاب۔ یعنی الساعۃ سے مراد وقت ظہور مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف ہے جسکے وقت کے بارے میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

☆☆☆☆☆

فتح (10)

يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ

ترجمہ

یقیناً جولوگ تیری بیعت کرتے ہیں ماسوائے اسکے نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کی ہاتھ ہے۔

☆ دارالسلام دراحوال حضرت مھدیؑ (ص 607)

☆ بحارالانوار (ج 13)

☆ ینابیع المودۃ (ص 434)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالمِ اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 452)

علامہ مجلسی بحارالانوار کی جلد ۱۳ میں روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ظہور کریں گے تو مسجد الحرام میں ہونگے ہاتھ اٹھائیں گے جس سے نور ساطع ہوگا اسی لیے خلاق عالم نے فرمایا جولوگ تیری بیعت کرتے ہیں ماسوائے اسکے نہیں کہ وہ اللہ سبحانہ کی بیعت کرتے ہیں سب سے پہلے جو مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ہاتھوں پر بیعت کرے گا وہ جبرائیل امین ہونگے پھر نقباء ملائکہ بیعت کرینگے۔

☆☆☆☆☆

فتح (25)

لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ

اگر وہ (مومن) جدا ہو جاتے تو انمیں سے جو کافر ہو گئے ہم ضرور انہیں دردناک عذاب کی سزا دیتے۔

- ☆ کمال الدین وتمام النعمۃ (ص 582)
- ☆ علل الشرائع (ج 1 ب 122 ح 3)
- ☆ تفسیر الصافی (ج 5 ص 43)
- ☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 489)
- ☆ المحجۃ (ص 206)
- ☆ حلیۃ الابرار (ج 1 ص 419)
- ☆ غایۃ المرام (ج 6 ص 22)
- ☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 70)
- ☆ منتخب الاثر (ص 290)
- ☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 241 ح 2)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابراہیم قرنی نقل کرتے ہیں کہ مولا نے فرمایا جب تک کسی کافر کے صلب میں مومن ہے اس وقت تک مہدی آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ظہور نہیں کریں گے اور جب کافرین کے صلب مومنین سے خالی ہو جائیں گے اور مومنین دنیا میں آ جائیں گے تو امام ظہور کریں گے اور دشمنان خدا کو نیست و نابود کر کے غلبہ کریں گے۔

☆☆☆☆☆

فتح (28)

هُوَ الَّذِیٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُ بِالۡهُدَیٰ وَدِینِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهُ عَلَی الدِّینِ كُلِّهِ

ترجمہ

وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو بھیجا ہدایت اور سچے و برحق دین کے ساتھ تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔

☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 338)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 413)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 448)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 363)

☆ بحار الانوار (ج 23 ص 318)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 212)

☆ ینابیع المودۃ (ج 5 ص 240)

☆ الکافی (ج 1 ص 432)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ البیان فی اخبار صاحب الزمان (ص 73)

محمد بن یعقوب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ دین حق سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امر یعنی وصی کی ولایت

اور یہ ولایت تمام ادیان پر قیام قائم علیہ السلام کے وقت ظہور ظاہر ہوگی اور متم نورہ سے مراد قائم کی ولایت ہے۔



ق(41)

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ

ترجمہ

غور سے سن لو جب ندا دور سے ہوگی اور ہر سننے والا سمجھے گا کہ قریب سے آئی جب لوگ حق کے ساتھ ایک چیخ سنیں گے اور وہ ہی تو خروج کا دن ہوگا۔

☆ تفسیر صافی (ج 5 ص 65)
☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 18)
☆ الزام الناصب (ج 1 ص 94)
☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 258,259)
☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 531)
☆ الرجعة (ص 41)
☆ نوادر الاخبار (ص 281)
☆ الایقاظ من الهجعة (ص 344)
☆ بحار الانوار (ج 11 ص 27)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ (ج 2 ص 82)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد رجعت کا زمانہ ہے۔" وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ" کی تفسیر میں علی بن ابراہیم قمی وغیرہ نے لکھا ہے آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے لوگو مہدیؑ آل محمدؐ حجۃ ابن الحسن العسکری علیہ السلام کا ظہور ہو گیا ہے جو نہایت قریب سے آتی محسوس ہو گی اور ہر ذی روح سنے گا زندہ یا مردہ۔

☆☆☆☆☆

ق (41-42)

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ

ترجمہ

اور کان لگا کر سن رکھو کہ جس دن پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے آواز دے گا جس دن کہ لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں گے وہی دن نکلنے کا دن ہو گا۔

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 306)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 303)

☆ تفسیر صافی (ج 5 ص 65)

☆ مختصر بصائر الدرجات (ص 18)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط الساعۃ

☆ ینابیع المودۃ (ص 446)

علی بن ابراہیم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ منادی حضرت قائم علیہ السلام اور ان کے والد کے نام سے دے گا اور " الصیحہ " سے مراد آسمان سے قائم علیہ السلام کی آواز ہے کہ یہ خروج کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

الذاریات (22)

وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوعَدُونَ

ترجمہ

اور آسمان میں تمہارے رزق ہے اور وہ (بھی) جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 32)

☆ غیبت الطوسی (ص 175)

☆ منتخب الانوار المضیئہ (ص 18)

☆ المحجہ (ص 211)

☆ بحار الانوار (ج 51 ص 53)

محمد ابن عباس اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں اس وعدے سے مراد خروج وظہور مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔



الذاریات (22,23)

وَفِی السَّمَاء رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ

ترجمہ

تمہارا رزق آسمان میں اور جس کا وعدہ دیا گیا آسمان وزمین کے پروردگار کی قسم کہ یہ حق ہے اسطرح جس طرح وہ آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔

☆ غیبت الطوسی (ص 176)

☆ المحجہ (ص 210)

☆ منتخب الاثر (ص 161)

☆ بحار انوار (ج 51 ص 53)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 127)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 615)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 313 ح 3)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ص 401)

☆ ترمذی (ص 1324)

ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا قیام ہے جو اللہ کا اٹل وعدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

القمر (1)

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ

ترجمہ

(قیامت کی) گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

☆ اثبات الھداۃ (ج 2 ص 615)

☆ بحار الانوار (ج 17 ص 351)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 340)

☆ تفسیر الصافی (ج 5 ص 99)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 175)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح بخاری

☆ صحیح مسلم

☆ ینابیع المودۃ

معصوم علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس گھڑی سے مراد ظہور و خروج مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔



الرحمن (41)

یُعۡرَفُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ بِسِیۡمٰهُمۡ فَیُؤۡخَذُ بِالنَّوَاصِیۡ وَالۡاَقۡدَامِ

ترجمہ

گناہ گار لوگ اپنے چہروں ہی سے پہچانے جائیں گے پھر وہ پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائینگے۔

☆ تفسیر الصافی (ج 5 ص 112)

☆ تاویل الآیات (ص 18)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 268)

☆ المحجۃ (ص 217)

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 195)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم

☆ صحیح بخاری (ص 253)

ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مولاؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ آیت مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی شان میں نازل ہوئی ہے وہ گناہ گاروں کو ان کے چہروں سے پہچانیں گے اور اپنی تلوار سے انہیں قتل کردینگے۔

الحدید (16)

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ

ترجمہ

کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لا چکے، وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالےٰ کی یاد اور (اس کیلئے) جو حق کی طرف سے نازل ہوا، عاجزی کریں اور وہ ان لوگوں کی طرف نہ ہوجائیں جو اس سے پہلے کتاب دیئے گئے پھر ان پر لمبی مدت گزاری پھر ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔

☆ کمال دین (ج 2 ص 688)

☆ الصراط السوی فی احوال المھدیؑ (ص 432)

☆ العدد العقویہ (ص 69)

☆ تفسیر الصافی (ج 5 ص 135)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 492)

☆ المحجہ (ص 219)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 242)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 291)

☆ بحار الانوار (ج 51 ص 53)

امام صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ ان کی طرح نہ ہو جانا جن کو کتاب دی گئی تھی انکی مدت طویل ہو گئی انکے دل سخت ہو گئے اور وہ دین سے خارج ہو گئے مولاؑ نے فرمایا یہ آیت مہدی آل محمد علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆

الحدید (17)

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

ترجمہ

یاد رکھو کہ یقیناً خدا زمین کو موت کے بعد پھر زندہ فرمائے گا ہم نے اپنی نشانیاں تمھارے لئے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تا کہ تم سمجھو۔

☆ کمال الدین (ج 2 ص 668)

☆ العدد القویہ (ص 69)

☆ تفسیر الصافی (ج 5 ص 135)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 291)

☆ المحجہ (ص 221)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 325)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 242)

☆ منتخب الاثر (ص 295)

☆ ینابیع المودة (ج 3 ص 252)

☆ غیبت الطوسی (ص 175)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 557)

شیخ صدوق علیہ الرحمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا زمین کی موت زمین کا کفر ہے چاہے کافر بیت ہی کیوں نہ ہو پھر خدا اس کو حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کے توسط سے زندہ فرمائے گا اور اہلیان زمین کو زندہ کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

☆☆☆☆☆

الحدید (19)

وَالَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءِ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ

ترجمہ

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، وہی لوگ ان کے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کا اجر اور ان کا نور انہی کے لئے ہوگا۔

☆ مجمع البیان (ج 9 ص 396)

☆ منہج الصادقین (ج 9 ص 185)

☆ تفسیر الصافی (ج 5 ص 136)

☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 525)

☆ غایۃ المرام (ج 4 ص 264)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 38)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 244)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 449)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 665)

امام باقر العلوم علیہ السلام سے روایت ہے کہ امامؑ نے فرمایا جو بھی مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا با معرفت انتظار کر رہا

☆☆☆☆☆

المجادلۃ (22)

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ

وہی لوگ تو اللہ کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہے وہ مراد پانے والے ہیں۔

☆ کفایۃ الاثر (ص 56,57)

☆ اثبات الھداۃ (ج 1 ص 577)

☆ غایۃ المرام (ج 4 ص 119)

☆ المحجۃ (ص 149)

☆ الانصاف للبحرانی (ص 305)

☆ العوالم المنصوص علی الائمۃ الاثنی عشر (ص 120)

☆ بحارالانوار(ج36 ص304)

☆ مستدرک الوسائل(ج12 ص279)

☆ احقاق الحق(ج13 ص53)

☆ تفسیرالبرہان(ج7 ص490)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ینابیع المودۃ(ج3 ص283)

علی بن ابراہیم نقل کرتے ہیں کہ حزب اللہ سے مراد آئمہ طاہرین علیہم اجمعین ہیں جو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے لے کر مہدیٔ آل محمد عجل اللہ تعالیٰ ظہور تک ہیں۔

☆☆☆☆☆

الصف(8)

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ

ترجمہ

خدا اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے۔

☆ الایقاظ من الھجعۃ(ص320)

☆ اثبات الھداۃ(ج3 ص448)

☆ بحارالانوار(ج23 ص318)

☆ النجمہ (ص 87)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 363)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 2 ص 212)

☆ تاویل الایات (ج 2 ص 676)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 527)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ مجمع الزوائد (ج 7 ص 317)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا یہ دعویٰ خالق کائنات مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی رہبری سے حاصل ہوگا۔

☆☆☆☆☆

الصف (9)

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

ترجمہ

وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اگر وہ مشرکوں کو نا خوش لگے۔

☆ بحار الانوار (ج 53 ص 73)

☆ تاویل الآیات (ص 662)

☆ تفسیر البرہان (ج 7 ص 529)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 130)

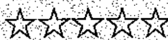
☆ الایقاظ من الھجعۃ (ص 279)

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 366)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مجمع الزوائد (ج 7 ص 315)

محمد ابن فضیل ابوالحسن امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس سے پہلے والی آیت میں (لیطفواء نور اللہ) سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے جس کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں (لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ) سے مراد اسلام کا تمام ادیان پر غالب آنا ہے جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام فرمائیں گے (واللہ متم نورہ) سے مراد ولایت مہدی آل محمد علیہ السلام ہے۔



التغابن (8)

فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْ أَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

ترجمہ

پس تم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جسے ہم نے نازل کیا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 130)

☆ الکافی (ج 1 ص 151 ح 6)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 27 ح 4)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مجمع الزوائد (ج 7 ص 317)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 553)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ اس آیت میں نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں (یعنی ہر زمانے کا امام معصوم آج مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف مراد ہیں)

☆☆☆☆☆

الطلاق (3)

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

ترجمہ

جو بھی اللہ سبحانہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اسکے لیے کافی ہے۔

☆ غیبت نعمانی (ص 283)

☆ دار السلام در احوال حضرت مھدیؑ (ص 595)

☆ حدیقۃ الشیعہ (ص 761 علامات ظہور)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح بخاری

☆ احادیث الانبیاء (حدیث نمبر 3347)

☆ بیہقی معرفۃ السنن والآثار (ص 5/455)

☆ کنز العمال (حدیث نمبر 12410)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے فرزند مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف صاحب الامر علیہ السلام سے کچھ لوگ معجزہ طلب کریں گے۔ ایک شخص حضرت الیاس علیہ السلام کا معجزہ ماورائے النسر طلب کرے گا۔ مہدی آل محمد علیہ السلام یہ آیت تلاوت کر کے پانی پر چل کر دکھائیں گے تو وہ شخص کہے گا آپ نے سحر کیا تو پانی حکم امامؑ سے اس شخص کو نگل لے گا اور یہ سات مرتبہ سات دن تک پانی کا عذاب ہوگا اور یہ اس شخص کی ہلاکت اور سزا ہوگی۔

☆☆☆☆☆

الملک (30)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ

ترجمہ

(اے رسول) کہدو کیا تم نے غور کیا کہ اگر تمہارا پانی گہرائی میں جذب ہو جائے پھر کون تمہارے لئے جاری پانی لائے گا۔

☆ کفایۃ الاثر (ص 120)

☆ الصراط المستقیم (ج 2 ص 118)

☆ الانصاف (ص 285)

☆ الحجۃ (ص 228)

☆ بحار الانوار (ج 8 ص 486)

☆ العوالم (ج 15 ص 175)

☆ کفایۃ المھتدی (ص 15)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 98)

☆ کمال الدین (ج 1 ص 325)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

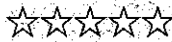
☆ صحیح بخاری

☆ فضائل المدینہ (حدیث نمبر 1878)

☆ صحیح مسلم

☆ کتاب الفتن (حدیث نمبر 7176)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں کہ اگر تمہارا امام تمہاری نظروں سے غائب ہو جائے اور تم نہ جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے تو کون ہے جو اس امامؑ کو ظاہر کرے تا کہ آسمان وزمین کی تمہیں خبریں دے اور اللہ کے حلال وحرام کو بیان کرے۔ امامؑ نے فرمایا خدا کی قسم اس آیت کا مطلب ومعنی ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا۔



القلم (15,16)

إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ

ترجمہ

جس وقت اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتا ہے کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں۔ عنقریب ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 133)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 367)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 771)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 280)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ درمنثور (ص 5/116)

☆ المطالب العالیہ ابن حجر (حدیث نمبر 4555)

☆ تفسیر ابن کثیر (ص 2/221)

امام جعفر صادق علیہ السلام (اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ آیَاتُنَا قَالَ أَسَاطِیْرُ الْأَوَّلِیْنَ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُوْم) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ اشخاص جو آل محمد علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہیں جیسے مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی تھی۔

☆☆☆☆☆

المعارج (1)

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ

ترجمہ

ایک سوال کرنیوالے نے ایک عذاب مانگا۔

☆ الحجہ (ص 233)

☆ غیبت النعمانی (ص 281)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 38)

☆ بحار الانوار (ج 52 ص 188)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح بخاری

☆ کتاب الفتن (حدیث نمبر 793)

ایک آگ مغرب سے چلے گی اور ایک بادشاہ اس کو اس کے پیچھے سے بڑھاتا ہوا لائے گا، یہاں تک کہ خنہ سعد بن ہمام کے پاس ان لوگوں کی مسجد کے قریب جا پہنچے گا اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلائے نہ چھوڑے گی اور آل محمدؐ پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان سب کو جلا کر خاک کر دے گی اور وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔



المعارج (23-26)

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ

ترجمه

جو اپنی نمازوں پر قائم رہنے والے ہیں اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کیلئے ایک مقرر حق ہے اور جو لوگ جزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔

☆ تفسیر مقبول (ص 682)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 123)

☆ الکافی (ج 8 ص 287)

☆ روضہ الکافی (ص 287 ح 432)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ ابوداؤد کتاب المہدی (ح، 4282)

☆ مسند احمد ابن حنبل (ص 1/99)

☆ ترمذی ماجاء فی المہدی (ح 2230)

☆ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن (ح 4085)

☆ الدر المنثور (ص 6/85)

☆ سنن ابوداؤد

☆ کتاب المہدی (ح 4110)

☆ بیہقی دلائل النبوۃ (ص 6/520)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یَوْمِ الدِّیْنِ سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

المعارج (26)

وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ

ترجمہ

اور جو لوگ جزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 2 ص 200)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 161)

☆ روضہ کافی (ص 287 ح 432)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 736)

☆ روضۃ الکافی (ص 287)
☆ اصول کافی (ج 8 ص 287)
☆ تفسیر الصافی (ج 2 ص 212)
☆ اثبات الھداۃ (ج 3 ص 451)
☆ المحجۃ (ص 183)

عاصم بن حمید کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں روز جزا سے مراد قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

المعارج (44)

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ

ترجمہ

ان کی آنکھیں عاجز کرنے والی ہوں گی، ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ دیئے جایا کرتے تھے۔

☆ تاویل الایات (ج 2 ص 726)
☆ المحجۃ (ص 236)
☆ بحار الانوار (ج 53 ص 120)
☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 125 ح 2)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (بااختلاف الفاظ)

- ☆ صحیح مسلم
- ☆ سیوطی
- ☆ ابوعمروالدانی
- ☆ ابویعلی
- ☆ الحاوی
- ☆ ابونعیم
- ☆ ابن ماجہ
- ☆ کنزالعمال

میسر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا وہ دن قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

الجن (24)

حَتّٰی إِذَا رَأَوْا مَا یُوعَدُونَ فَسَیَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً

ترجمہ

یہاں تک کہ وہ اسے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا تو وہ یہ سمجھ لیں گے کہ مددگار کی حیثیت سے کون زیادہ کمزور ہے اور تعداد کی حیثیت سے کون زیادہ کمزور ہے۔

☆ تفسیر مقبول (ص 687)

☆ تفسیر صافی (ج 2 ص 380)

☆ ینابیع المودۃ (ص 515)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 391)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 134)

☆ الرجعۃ (ص 88)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ طبرانی کی معجم کبیر (حدیث نمبر 4/4270)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا مَا یُوعَدُونَ سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اوران کے انصار ہیں جن کا خروج وقیام وعدہ الٰہی ہے۔

☆☆☆☆☆

الجن (26)

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً

ترجمہ

وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

☆ تفسیر صافی (ج 5 ص 238)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 144)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 391)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 391)

☆ تفسیر صافی (ج 5 ص 238)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ سنن ابن داود (ح 4265)

☆ سنن ترمذی (ح 2178)

بحوالہ کافی امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ رسول ہیں جنہیں اللہ سبحانہ نے مرتضیٰ کیا اور امام رضا علیہ السلام سے کتاب الخرائج والجرائح میں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتضیٰ ہیں اور ہم ان کے وارث ہیں جن کے اللہ سبحانہ نے اپنے غیب میں سے جس چیز کو چاہا اس پر مطلع کیا پس جو کچھ ہو چکا ہم اسے جانتے ہیں اور جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے ہم اسے بھی جانتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

الجن (27)

فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَداً

ترجمہ

منتخب کرے کہ اسکے آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے نگہبان مقرر فرما دیتا ہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 144 ح 18)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 380)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ج 1 ص 87)

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کو ان واقعات سے آگاہ فرمایا جو بعد از رونما ہونگے جیسے قیام مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، رجعت و قیام وغیرہ۔

☆☆☆☆☆

المزمل (10)

وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا

ترجمہ

اور لوگ جو کچھ بھی کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور ان کو خوبی کے ساتھ چھوڑ بیٹھو۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 125)

☆ التنزیل والتحریف (ص 49)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 503)

☆ اثبات الہداۃ (ج 3 ص 564)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 220)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 150)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ سنن ابوداود (ج 2 ص 588)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے (وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ) اے حبیبؐ آپ صبر کریں ان کے جھٹلانے پر پس میں ان سے انتقام لینے والا ہوں آپ میں سے کسی ایک مرد کے ذریعے سے اور وہ ہوگا میرا قائم علیہ السلام جسکو میں نے ظالموں کے اوپر مسلط کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

المزمل (20)

وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْراً وَأَعْظَمَ أَجْراً وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ

اور اللہ سبحانہ کو قرض حسنہ دیتے رہو اور بھلائی میں سے جو کچھ تم اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجو گے تم اسے اللہ تعالی کے ہاں پاؤ گے وہ بہتر اور اجر کے لحاظ سے سے بہت عظمت والا ہوگا اور تم اللہ سے بخشش مانگتے رہو یقیناً اللہ سبحانہ بڑا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

☆ ثواب الاعمال (ص 927)

☆ تفسیر البرہان (ج 1 ص 515)

☆ تفسیر العیاشی (ج 1 ص 151)

☆ ثواب الاعمال (ص 927)

☆ تفسیر صافی (ص 515)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ج 2 ص 395)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس قرض حسنہ کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا اس سے امامؑ وقت کی مالی مدد مراد ہے۔

☆☆☆☆☆

المدثر (1,2)

یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَأَنذِرْ

ترجمہ

اے جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو اٹھو اور ہدایت کرو۔

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 393)

☆ الزام الناصب (ج 2 ص 382)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 244)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 453)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتبؒ عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مصنف ابن ابی شبیہ (ج 5 ص 197)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا (قُمْ فَـأَنذِرْ) اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجعت میں لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے۔

☆☆☆☆☆

المدثر (4)

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

ترجمہ

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔

☆ الکافی (ج 6 ص 455)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 145 ح 6)

☆ وسائل الشیعۃ (ج 3 ص 365)

☆ حلیۃ الابرار (ج 2 ص 216)

☆ غایۃ المرام (ج 7 ص 6)

☆ بحار الانوار (ج 41 ص 159)

☆ تفسیر نور الثقلین (ج 5 ص 353)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مصنف ابن ابی شیبہ (ج 5 ص 199)

معلی بن خنیس امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے ایک دن حضرت علی علیہ السلام بنی دیوان کی طرف جارہے تھے راستے میں انہوں نے ایک دینار میں تین لباس خریدے ایک قمیض جس کی لمبائی پاؤں تک تھی اور احرام کا ایک ٹکڑا جس کی لمبائی گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک تھی اور ایک رداء جو آدھے بدن کو ڈھانپ رہا تھا جب بنی دیوان پہنچے اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور نعمت لباس کا شکر ادا کیا اور فرمایا مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسا لباس زیب تن کریں۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا لیکن آج کے مسلمان یہ لباس نہیں پہن سکتے اور اگر ایسا لباس زیب تن کرینگے تو لوگ ان کو پاگل اور ریاکار کہیں گے خدا فرماتا ہے اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اپنے لباس کو زمین سے رگڑ نہ کھانے دو جب قائم آل محمد علیہ السلام قیام کرینگے تو یہی لباس زیب تن کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

المدثر (8)

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ

ترجمہ

پس جب صور میں پھونکا جائے گا۔

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 732)

☆ تفسیر رجال کشی، المحجۃ (ص 238)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ سنن ابن ماجہ (ص 307,308)

بلاشبہ ہم میں سے ایک امام پوشیدہ و مستور ہوگا اور جب اللہ کا ارادہ ہوگا کہ اپنے امر کو ظاہر کرے تو ان کے دل میں یہ بات ڈال دے گا پس وہ ظاہر ہوں گے اور اللہ کے حکم سے قیام کریں گے۔

☆☆☆☆☆

المدثر (10)

عَلَى الْكَافِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْر

ترجمہ

کافروں پر سخت دن ہوگا آسان نہ ہوگا۔

☆ تاویل الآیات (ص 708)

☆ تفسیر صافی (ج 5 ص 276)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 156 ح 5)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 135)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مستدرک الحاکم (ج 4 ص 439)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو اذن ظہور ملے گا تو وہ مسرور ہو جائینگے اور بہت زیادہ خوش ہو جائینگے بحکم خدا قیام فرمائینگے اس آیت کی یہی معنی ہیں۔

☆☆☆☆☆

المدثر (11,12,13,14,15,16)

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا وَبَنِينَ شُهُودًا وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا
ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا

ترجمہ

مجھے اس سے بھگت لینے دو جسے میں نے وحید (اکیلا) پیدا کیا۔ اور اسے بہت سامان دیا اور آنکھوں کے سامنے رہنے والے بیٹے دیئے۔ اور اس کے لیے بہت کچھ ساز و سامان بہم پہنچا دیا۔ پھر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور بڑھا دوں۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ وہ تو ہماری نشانیوں کا دشمن ہے۔

☆ حلیۃ الابرار (ج 5 ص 407)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 135)

☆ المحجۃ (ص 240)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 325)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 734)

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 402)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ صحیح مسلم (ص 310,392)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا اس آیت سے مراد ابلیس لعین ہے جس کو اللہ نے اکیلا پیدا کیا بغیر ماں باپ کے اور وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا اس سے مراد وہ حکومت ہے جو وقت معلوم کو ہوگی یعنی جس دن امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام کریں گے۔ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ كَلَّا اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا سے مراد آئمہ اطہار علیہم اجمعین سے دشمنی میں دوسرے راستے کی طرف بلائے گا اور ان کو اللہ کی آیات سے روکے گا یعنی نشانیوں سے روکے گا۔

☆☆☆☆☆

المدثر (20,19)

فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ

ترجمہ

خدا اسے قتل کرے کیسی غلط فکر کی ہے پھر خدا اسے قتل کرے کیسی غلط فکر کی ہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 402)

☆ المحجۃ (ص 241)

☆ بحار الانوار (ج 8 ص 210)

☆ تفسیر قمی (ج 2 ص 395)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 733)

☆ تفسیر نورالثقلین (ج 5 ص 454)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 101)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ مصنف ابن ابی شیبہ (ج 5 ص 197)

صاحبِ تفسیر صادق آلِ محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت سے مراد مولا امیر المومنین علیہ السلام ہیں جن کے قاتل سے دوبار مہدی آلِ محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف بدلہ لیں گے۔

☆☆☆☆☆

المدثر (31)

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَاناً وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلاً كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ

ترجمہ

اور ہم نے جہنم کے داروغہ سوائے فرشتوں کے اور کوئی نہیں کیے ہیں۔ اور ہم نے گنتی ان کی نہیں مقرر کی ہے مگر اس لئے کہ کافروں کے واسطے آزمائش ہوتا کہ وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے یقین کرلیں اور جو ایمان لے آئے ہیں ان کہ ایمان اور بڑھ جانے اور جن کو کتاب دی گئی ہے وہ اور

ایمان لانے والے شک نہ کریں اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور کفار یہ کہیں کہ اللہ نے اس مثل سے کیا غرض رکھتی ہے؟ اللہ جس سے چاہتا ہے یونہی توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرما دیا کرتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا اور یہ تو آدمی کے لئے صرف ایک نصیحت ہے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 160 ح 9)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 136)

☆ تاویل الآیات (ص 710 طبع ایران)

☆ تاویل الآیات (ص 711)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 137)

☆ الامام المہدی فی کتب اہلسنت

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 315)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ (وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً) نار سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہیں جو اپنا نور عالم پر آشکار فرمائیں گے اور ان کا خروج اہل مشرق و مغرب کے لیے ہوگا اور ملائکہ وہ ہیں جو آل محمد علیہم السلام کے علم کے مالک ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

المدثر (34)

وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ

ترجمہ

اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 136)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 737)

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 161)

اللہ کا بقیہ علی کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الاشاعة لاشراط الساعة (ص 315)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے (وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ) سے مراد صبح مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف ہے۔ (والمراد بالصبح القائم)

☆☆☆☆☆

المدثر (37)

لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ

ترجمہ

نہ آدمیوں کے لیے ڈرانے والی (خصوصاً) اس کے لیے جو تم میں سے یہ چاہے کہ آگے بڑھ جائے یہ پیچھے رہ جائے۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 137)

☆ تاویل الآیات (ص 712)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند باروان امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 315)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے اس آیت سے مراد خروج مہدی آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف سے ایک دن قبل کا دن ہے۔ جو چاہے حق قبول کر کے ساتھ ہو جائے یا ان کو چھوڑ دے۔

☆☆☆☆☆

المدثر (46)

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ

ترجمہ

ہم نے روز جزا کو جھٹلایا۔

☆ تفسیر البرہان (ج 4 ص 402)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 736)

☆ روضہ کافی (ص 287 ح 432)

☆ بحار الانوار (ج 24 ص 325)

☆ تفسیر فرات الکوفی (ص 194)

☆ القطرۃ من بحار مناقب النبی والعترۃ (ج 2 ص 252)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ فتوحات مکیہ (باب 366)

اس آیت کی تفسیر میں روایت ہوئی کہ اس روز سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کہ خروج وقیام کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

المدثر (50,51)

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ

ترجمہ

گویا وہ وحشی گدھے ہیں۔ جو شیر سے بھاگتے ہیں۔

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 137)،

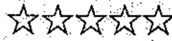
☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 161 ح 9)،

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 734 ح 6)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (با اختلاف الفاظ)

☆ الاشاعہ لاشراط (323)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ خروج مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وقت دشمنان اہلبیتؑ اس طرح بھاگیں گے جیسے گدھے شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں۔



المدثر (53)

كَلَّا بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ

ترجمہ

ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ وہ آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔

☆ تفسیر البرہان (ج 8 ص 161 ح 9)

☆ الزام الناصب (ج 1 ص 138)

☆ تاویل الآیات (ج 2 ص 737)

اللہ کا بقیہ علیؑ کا فرزند بارواں امام فی کتب عالم اسلام (باختلاف الفاظ)

☆ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ (ص 324)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں آخرت سے مراد مہدی آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی حکومت ہے۔

